صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 11 فروری 2019ء بمطابق 05 جمادی الثانی 1440 ہجری صبح دس بجکر سینتیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

اَلرَّحۡمٰنُ ۙ O عَلَّمَ الۡقُرۡاٰنَ ؕ O خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ ۙ O عَلَّمَهُ الۡبَیَانَ O اَلشَّمۡسُ وَالۡقَمَرُ بِحُسۡبَانٍ O وَّالنَّجۡمُ وَالشَّجَرُ یَسۡجُدٰنِ O وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الۡمِیۡزَانَ ۙ O اَلَّا تَطۡغَوۡا فِی الۡمِیۡزَانِ O وَاَقِیۡمُوا الۡوَزۡنَ بِالۡقِسۡطِ وَلَا تُخۡسِرُوا الۡمِیۡزَانَ O وَالۡاَرۡضَ وَضَعَهَا لِلۡاَنَامِ ۙ O فِیۡهَا فَاکِهَةٌ ۙ وَّالنَّخۡلُ ذَاتُ الۡاَکۡمَامِ۔

(ترجمہ): رحمٰن نے۔ اس قرآن کی تعلیم دی ہے۔ اُسی نے انسان کو پیدا کیا۔ اور اسے بولنا سکھایا۔ سورج اور چاند ایک حساب کے پابند ہیں۔ اور تارے اور درخت سب سجدہ ریز ہیں۔ آسمان کو اُس نے بلند کیا اور میزان قائم کر دی۔ اِس کا تقاضا یہ ہے کہ تم میزان میں خلل نہ ڈالو۔ انصاف کے ساتھ ٹھیک ٹھیک تولو اور ترازو میں ڈنڈی نہ مارو۔ زمین کو اس نے سب مخلوقات کے لئے بنایا۔ اس میں ہر طرح کے بکثرت لذیذ پھل ہیں کھجور کے درخت ہیں جن کے پھل غلافوں میں لپٹے ہوئے ہیں۔ صَدَقَ اللّٰہُ الۡعَظِیمِ۔

جناب سپیکر: جزاک اللہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، جی نگہت اورکزئی صاحبہ!

رسمی کارروائی

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شکریہ جناب سپیکر صاحب، مہربانی کریں، مائیک ذرا کھول دیا کریں پلیز، تھینک یو جناب سپیکر صاحب، میں آپ کی مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ جناب سپیکر صاحب، کل سے لوڈ شیڈنگ چونکہ پورے صوبے میں گیس کی لوڈ شیڈنگ ہے اور اس کے علاوہ تو بجلی کی لوڈ شیڈنگ ہے اس کے خلاف پہلی مرتبہ ٹرائبل ایریا میں لنڈی کوتل میں عورتیں مرد بچے، وہ اس ناروا لوڈ شیڈنگ کے خلاف جب باہر نکلے تو ان پہ لیویز نے جو وہ فائرنگ کی اور ڈائریکٹ فائرنگ کی جس سے کافی عورتیں زخمی ہوئیں اور مرد بھی زخمی ہوئے۔ جناب سپیکر صاحب! ہم یہ میسج کیوں دے رہے ہیں اپنے صوبے کے لوگوں کو اور خاص کر اب جبکہ انضمام ہوگیا ہے فاٹا کا ہمارے صوبے کے اندر تو جناب سپیکر صاحب، یہ جو ہم ایک میسج دے رہے ہیں اور یہ پہلی دفعہ آج کے دنوں میں ہو رہا ہے کہ کہیں کوئی مرتا ہے اس کو شہید کا نام دے دیا جاتا ہے کہیں پہ کسی کو اٹھا کر لے جایا جاتا ہے۔ جناب سپیکر صاحب ہم لوگ اپنے لیے اور دہشت گرد نہ بنائیں، ہم لوگ ان لوگوں کے ساتھ جو رویہ رکھنا چاہیئے ہمیں، ہمیں وہی رویہ رکھیں کیونکہ یہ ہمارے بنیادی حقوق میں ہے ہم لوگ ٹیکس دیتے ہیں، ہم لوگ ہر چیز پہ بجلی پہ ٹیکس دیتے ہیں سوئی گیس پہ ٹیکس دیتے ہیں Even یہ کہ اگر آپ دیکھیں تو ٹیکسوں کی بھر مار ہوتی ہے لیکن پہلی دفعہ ٹرائبل عورت جب گھر سے نکلی ہے اور اس پہ لیویز کی جو فائرنگ ہوئی ہے، میں تو آج چاہتی تھی کہ میں ان کے لیے چوڑیاں لے کر آؤں ان لیویز کے لیے جنھوں نے فائرنگ کی ہے، میں ان کے ہیڈز کی بات نہیں کر رہی ہوں لیکن لیویز جو ہے وہ اگر یہ سمجھتی ہے کہ وہ یہ تمام تر لوگوں کو خوفزدہ کر کے اور ان کو ان کے Rights سے یا ان کے حوصلے پست کر دیں گے تو جناب سپیکر میں یہاں سے تمام ہاؤس کی طرف سے اس کی مذمت کرنا چاہتی ہوں اور میں یہ بتا دینا چاہتی ہوں جناب سپیکر، آپ نے مجھے موقع دیا۔ ایک دوسری بات بھی آپ کے سامنے لاؤں گی کہ جناب سپیکر، کچھ اخباروں میں کوئی دیکھے اس سے کچھ ابہام پیدا ہو رہا ہے، کچھ اخبارات کچھ جو ہمارے انگلش کے اخبارات ہیں میڈیا ہے جو کہ اپنا ایک رول پلے کر رہا ہے لیکن اس میں گورنر صاحب کے اور ساتھ ہی سی ایم صاحب کے جو اختلافات ہیں کہ گورنر صاحب کہتے

ہیں کہ میں نے اپنے پاس مواصلات رکھنی ہے، میں نے اپنے پاس داخلہ رکھنا ہے، میں نے اپنے پاس جو ہے تو وہ لوکل گورنمنٹ رکھنی ہے، سر ہمارے آئین کے مطابق چیف ایگزیکٹیو جو ہے وہ ہمارا صرف سی ایم ہے-----

جناب سپیکر: نگہت بی بی، انہوں نے انہوں نے تردید کر دی ہے کہ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ٹھیک ہے سر، ہم یہ صرف چاہتے ہیں کہ بہت Smoothly جو ہے تو ہمارے فاٹا کے لوگ جو ہیں، وہ ہمارے ساتھ اس دھارے میں شریک ہوں اور ہم چاہتے ہیں کہ ان کو اتنا Facilitate کیا جائے تاکہ وہ ایک مفید شہری بن کے Already وہاں پہ ہمارے وہاں جو کچھ بھی ہو رہا ہے وہ، آپ کو بھی پتہ ہے، ہم سب کو بھی پتہ ہے تو میں چاہتی ہوں کہ جو عورتوں پہ یہ گولی چلی ہیں، اس کی باقاعدہ تحقیقات ہونی چاہئیں اور جو بھی اس میں ملوث ہے، چاہے سپاہی ملوث ہے، چاہے کوئی بڑا آفیسر ملوث ہے، اس کو سزا دینی چاہیئے۔

جناب سپیکر: الحاج قلندر لودھی صاحب آنریبل منسٹر فار فوڈ!

حاجی قلندر خان لودھی (وزیر خوراک): میری چھوٹی بہن نے جو باتیں کیں جی بڑی اچھی باتیں کیں اور لیویز والوں نے اگر لیڈیز پر کوئی فائرنگ کی ہے، اس کی تو میرے خیال میں پورے ہاؤس میں اس کو Discourage ہی کرتا ہے پورا ہاؤس اور اس کی تحقیق سامنے آ جائے گی۔ جہاں تک انہوں نے دوسری بات کی ہے گورنر اور چیف منسٹر کے اختلافات کی، ایسی کوئی بات نہیں، اگر جو ہے وہ آپ نے دے دی تھی اور چیئر نے بتا بھی دیا ہے کہ انہوں نے اس کو Deny کر دیا ہے لیکن ہر ایک کو پتا ہے کہ یہ FATA merge ہونے کے بعد سی ایم ہی چیف ایگزیکٹیو ہے، پورے صوبے کے اختیارات ان کے پاس ہیں اور ان کے پاس ہی رہیں گے، یہ تو کوئی دو رائے ہو نہیں سکتی اس لیے ان کا ہم مشکور ہیں کہ یہ بڑی اہم جو باتیں ہوتی ہیں، انہیں فلور پر لے آتے ہیں لیکن اس قسم کا کوئی مسئلہ اختلاف آپس میں نہیں ہے اور سی ایم ہی چیف ایگزیکٹیو ہے صوبے کا۔

جناب سپیکر: جی اورنگزیب نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب: شکریہ جناب سپیکر، میں آپ کی توجہ اور پورے ہاؤس کی توجہ ایک اہم نوعیت کے مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں سپیکر صاحب اس دفعہ پورے ملک میں اور ہمارے صوبے میں ہزارہ ڈویژن میں اللہ تعالیٰ نے بڑی مہربانی کی بڑی بارشیں بھی ہوئیں، برف باری بھی ہوئی لیکن جناب سپیکر صاحب،

انتہائی دکھ اور افسوس کی بات ہے کہ گلیات روڈ خصوصی طور پر آٹھ آٹھ دن برف باری کے بعد بند رہتا ہے اور اس دفعہ بھی ابھی کل تک وہ کہہ رہے تھے کہ ہم روڈ کھولیں گے لیکن اس وقت تک جو مری روڑ ہے گلیات کا، ابھی تک سپیکر صاحب، نہیں کھلا ہے۔ اور جب میں نے خود وہاں پہ وزٹ کیا ہے اور میں نے دیکھا ہے، مجھے پی کے ایچ اے والوں نے بتایا ہے کہ ہماری مشینری لگی ہوئی ہے اور اس نے روڈ کھول دیا ہے جب میں موقع پر گیا تو ادھر ایک مشین کھڑی تھی سپیکر صاحب، اس مشین میں ڈیزل نہیں تھا میں نے آپریٹر سے پوچھا، اس نے کہا ہمارے پاس ڈیزل نہیں ہے، تو میں نے کہا کس وقت آجائے گا؟ اس نے کہا یہ توحید آباد ساتھ ہی کوئی چھ سات کلومیٹر ہے، وہاں سے آرہا ہے تو میں ڈونگا گلی میں رکا ایک ڈیڑھ گھنٹہ اس کے بعد پھر میں جب آیا تو میں نے پوچھا ڈیزل پہنچا ہے؟ تو اس نے کہا ابھی تک ڈیزل نہیں پہنچا جناب سپیکر صاحب، میں حکومت کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں، ایک تو سیاح گلیات برفباری کے دوران آتے ہیں اور پھر گلیات کے لوگوں کا کاروبار بھی سیاحوں کے اوپر ہوتا ہے، تین دفعہ یہ روڈ آٹھ آٹھ دن دس دس دن بند رہا ہے۔ اور ٹھیکیدار کے پاس جو مشینری ہے وہ انتہائی کمزور مشینری ہے، پنجاب کے روڈز باڑیاں تک برف باری کے دوران کھل جاتے ہیں جبکہ نتھیا گلی اور چھانگلہ گلی اور ڈونگا گلی کا یہ روڈ ایک ایک ہفتہ دس دس دن بند رہنا موجودہ حکومت کے دور میں تو یہ ان لوگوں کے لیے سخت تکلیف دہ کا باعث بنتا ہے، میں یہاں پہ سی اینڈ ڈبلیو کے جو لنک روڈز ہیں، ان لوگوں کو میں Appreciate کرتا ہوں کہ سی اینڈ ڈبلیو کے لنک روڈز تین چار دنوں کے اندر اندر کھل جاتے ہیں لیکن مری روڈ کا بند رہنا دس دن پندرہ دن، تو یہ ان لوگوں کے لیے بھی، سیاحوں کے لیے بھی اور مقامی لوگوں کے لیے بھی بڑی تکلیف کی بات ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ کے پی ایچ ہے، یہ مری روڈ کے پی ایچ اے کا ہے؟

<u>سردار اورنگزیب:</u> جی، کے پی ایچ اے کے پاس ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> خیبر پختونخوا۔

<u>سردار اورنگزیب:</u> خیبر پختونخوا کی جو اتھارٹی ہے، اس کے پاس ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> ہائی وے اتھارٹی، ہائی وے اتھارٹی۔

سردار اورنگزیب: لیکن سپیکر صاحب! آپ خود بھی ضلع ایبٹ آباد سے تعلق رکھتے ہیں، اگر آپ اس مشینری کو دیکھیں تو آپ بھی حیران رہ جائیں کہ دو گھنٹے کے بعد مشین خراب ہو جاتی ہے، ڈیزل کا ختم ہونا اتنا بڑا ٹینڈر ہوتا ہے اس روڈ کا اور ٹھیکیدار کے پاس ڈیزل نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی قلندر خان لودھی صاحب، منسٹر فوڈ، آج آپ اکیلے ہی ہیں اور جواب دیں، دوسری بات یہ ہے کہ You are the chief اور ممبرز کی تعداد دیکھ لیں Kindly ذرا اس پہ سسٹم بنائیں۔

حاجی قلندر خان لودھی (وزیر خوراک): جی، نلوٹھا صاحب نے جو بات کی ہے جی تو اس میں آپ کو بھی پتہ ہے، ہم سب کو بھی پتہ ہے کہ ہزارہ ڈویژن میں بہت زیادہ بارشیں ہوئی ہیں شکر الحمد اللہ اور خاص کر گلیات میں، تو برفباری بھی بہت زیادہ ہوئی جس سے ہمارے روڈیں بند ہیں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ کام بھی سی اینڈ ڈبلیو کے پاس ہونا چاہیئے اور سی اینڈ ڈبلیو کے پاس جس طرح سابقہ دور میں اپنی مشینری ہوا کرتی تھی اور 'سٹینڈ بائی' رہتی تھی، ہر جگہ جدھر بھی کوئی ایسا Incident ہو جاتا تھا تو وہ پہنچ جاتے تھے، کوئی پٹرول کا بھی مسئلہ نہیں ہوتا تھا، تو یہ جو لنک روڈوں کی انہوں نے تعریف کی سی اینڈ ڈبلیو کی، تو انہوں نے وہ کھول دیئے ہیں اور مین روڈ تک، ڈونگا گلی میں انہوں نے وزٹ کیا وہاں ان کا وہ ڈیزل کا مسئلہ کیا یہ اس کی میرے خیال میں کوئی تحقیق ہونی چاہیئے جی کیونکہ اگر کے پی ایچ اے کا ہائی اتھارٹی کا اگر کنٹریکٹر اس قابل نہیں ہے اور اس کے پاس مشینری بھی نہیں ہے اور پھر ویسے ہی اس نے Engage کیا تو غلط ہے، میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ کام بھی، یہ سارا کام سی اینڈ ڈبلیو کے پاس ہونا چاہیئے وہ لائن ڈیپارٹمنٹ ہے، اس کی ذمہ داری ہے، وہ زیادہ بہتر طریقے سے اپنا کام کر سکے گا جی، تو اس کا یہ ابھی پتہ کرتے ہیں محکمے والے شاید اس کا کوئی جواب دیں گے تو پھر میں شیئر کر لوں گا نلوٹھا صاحب سے کہ انہوں نے کیا، اس وقت کیا پوزیشن ہے جی۔

جناب سپیکر: جی اورنگزیب نلوٹھا صاحب!

سردار اورنگزیب: سپیکر صاحب، میری یہ رائے ہے کہ جس طرح سی اینڈ ڈبلیو کے پاس ایک اپنی ذاتی مشین ہے برف ہٹانے کے لیے تو محکمے کے پاس بے تحاشہ پیسہ بھی ہوتا ہے، فنڈ بھی ہوتا ہے، اگر محکمہ اپنی مشینری جدید قسم کی مشینری رکھ لے تو میرے خیال کے مطابق محکمہ اپنے طور پہ اگر یہ روڈوں کی صفائی کا کام کرے تو یہ دو تین دنوں میں جتنی بھی برف پڑے، اس دفعہ تو یقیناً برف بھی زیادہ پڑی ہے لیکن مشینری جو تھی، وہ انتہائی ناقص مشینری تھی ٹھیکیدار کے پاس، جس کی وجہ سے سیاحوں کو بھی تکلیف ہوئی اور مقامی

لوگ سپیکر صاحب، کھانے پینے کی اشیاء اور بہت سے بیمار جو ہیں وہ ہسپتال بر وقت نہ پہنچنے پر Death بھی ان کی ہوئی ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب، کیا یہ بہتر نہیں ہے کہ ہم کے پی ایچ اے، سی اینڈ ڈبلیو اور جی ڈی اے، ان تینوں کو یہاں بلائیں اور آپ جو نمائندے ہیں اس علاقے کے ہیں، وہ بھی بیٹھیں اور ہم بھی بیٹھیں اور اس کا مستقل بنیادوں پہ حل نکالیں Because there are three departments، تینوں اپنے اپنے وہ کام کر رہے ہیں، وہ اگر کوئی مشینری آ جائے تو میرے خیال میں اس ایشو کا یہی حل نکلتا ہے۔ جی لودھی صاحب۔

وزیر خوراک: نلوٹھا صاحب کے علم میں ہے، آپ کے بھی علم میں ہو لیکن میں مزید اس کو Hightlight کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، لودھی صاحب کے بعد۔

وزیر خوراک: یہ جو Concept ہے جی کنٹریکٹر کا رکھنے کا تو یہ Concept جو ہے کنٹریکٹر کو دینے کا، وہ یہ ہے کہ وہ Emergency basis پر ایک مشینری، اسے دس مشینوں کی ضرورت ہے تو اس کا کام ہے اسے Arrange کرنا۔

جناب سپیکر: نہ، اگر اکٹھا ایک میٹنگ آپ سارے لوگ ہوں۔

وزیر خوراک: وہ ٹھیک ہے، وہ تو آپ کی رولنگ ٹھیک ہو گئی ہے نا، جی وہ تو آپ نے ٹھیک کہا، وہ ہم کریں گے اور اس پر اس سے پوچھیں گے لیکن یہ جو محکمہ کے پاس فرض کریں دو مشینیں ہیں اور روڈیں ہمارے دس جگہ سے بند ہو گئے ہیں تو وہ اس میں وہ اتنا تو وہ نہیں کر سکیں گے، مشکل ہے۔

جناب سپیکر: لیکن لودھی صاحب یہ مین روڈیں تو کھول دیتے ہیں، اب لوگ پھنسے ہوئے ہیں جو اندر رورل ایریاز کے اندر ہیں، وہ روڈیں بڑے بند ہیں۔

وزیر خوراک: جی نہیں، وہ تو انہوں نے نلوٹھا صاحب نے کہہ دیا ہے کہ لنک روڈیں سی اینڈ ڈبلیو نے کھول دیئے ہیں، یہ جو خیبر پختونخوا ہائی وے اتھارٹی کا ہے وہ اس کا کنٹریکٹر نااہل ہے، اس نے مین روڈ کو نہیں کھولا، تو کنٹریکٹر کو Depute کرنے کا مسئلہ یہ ہوتا ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ وہ Lump sum اس کا وہ ٹھیکہ ہوتا ہے، اس کے اگر برف نہیں پڑتی پھر بھی وہ بعض اوقات اس کی 'پے منٹ' ہو جاتی ہے کہ بھئی کوئی سلپیں آتی ہیں؟ ان پر بھی وہ لے لیتے ہیں تو اس کو اپنا رکھنا چاہیئے، اس کے پاس مشینری اس کے

Mustاس کے پانچ پانچ چھ چھ کلو میٹر پر جیسے پہلے رکھتے تھے اور کیمپ اپنا ان کا ہوتا تھا، وہاں ڈیزل بھی ان کے پاس سٹاک ہوتا تھا اور پانچ کلو میٹر ایک نے کھولا، پانچ دوسرے نے کھولا اور اس طرح سے وہ روڈ کھل جاتا تھاWhen day to dayتو اب اس کو یہ ہے کہ اگر ڈیپارٹمنٹ کے پاس اگر ایک دو مشینیں ہوں گی تو وہ نہیں کر سکیں گے کنٹریکٹر اس لیے رکھا جاتا ہے، اس میںConceptیہ ہے کہ کنٹریکٹر زیادہ سے زیادہ مشینری کوMobilizeکرے اورIn timeان کو کھول کے دے، اگر ایسا نااہل کنٹریکٹر ہے تو اس کو توPunishmentہونی چاہیئے۔

جناب سپیکر: بس ان کو بلاتے ہیں ادھر اور یہ کہ ان سے ڈسکشن کر کے اپنا ایک ٹائم وضع کریں۔

جناب محمد ظاہر شاہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر میں آپ کے علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں، کورم کی نشاندہی کرنا چاہتا ہوں کہ پورا نہیں ہے، لہذا رولز کے مطابق اجلاس جاری نہیں رہ سکتا۔

جناب سپیکر: کاونٹ کریں جی۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: 24 ممبرز ہیں، دس منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں، پہلے دو منٹ کے لئے۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: پھر کرتے ہیں بات شاید دو منٹ میں جو لوگ سوئے ہوئے ہیں آ جائیں، آپ کی تعداد بہر کیف زیادہ ہے۔I appreciate Madam، سب کو آنا چاہیئے، مجھے افسوس ہے کہ ایک منسٹر صاحب بیٹھے ہیں، باقی ابھی دوسرے بھی آ گئے ہیں اور باقی نہیں ہیں اب جن کا بزنس ہے، وہ ہے نہیں۔ پلاننگ اینڈ ڈیویلپمنٹ، سپورٹس، ٹورازم، یوتھ آفیئرز، ہیلتھ، اسٹیبلشمنٹ، ہوم ڈیپارٹمنٹس کے یہ کوئسچنز ہیں توWho will answer۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: پورا ہو گیا، کاؤنٹ کریں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: اوکے۔ ایک منٹ ٹھہر جائیں ابھی گھنٹیاں۔ پورا ہو گیا ہے کورم،Let's count۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: دومنٹ کے لئے مزید جی کیونکہ کورم پورا نہیں ہوا۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

Mr. Speaker: Quorum is complete.Ji Kundi Sahib!

جی کنڈی صاحب۔ کنڈی صاحب کا مائیک کھولیں۔

جناب احمد کنڈی: تھوڑا سا ٹائم بھی تھا اور لودھی صاحب بھی بیٹھے ہوئے تھے تو میں نے کہا ذرا فائدہ اٹھالیں کیونکہ اکثر جب میں بات کرتا ہوں تو وقت کی تنگی آجاتی ہے جس کی وجہ سے پوری بات نہیں ہوسکتی سر، میں آپ کے پاس بھی حاضر ہوا تھا اور ایڈجرمنٹ موشن بھی اس پر میں Submit کرا رہا ہوں، ہمارے گنے کا ایشو تھا گورنمنٹ نے 180 روپے فی من جو کہ 40 ہوتا کلو ہے، وہ ریٹ مقرر کیا ہوا ہے اور یہ ریٹ تقریباً کچھ پانچ چھ سالوں سے چلا آرہا ہے، لیکن اس میں مسئلہ یہ ہے کارخانہ دار 180 کی فی من پیمنٹ نہیں کر رہے ہیں جس پر لوکل لیول پر ہر ضلع میں تقریباً احتجاج بھی ہوا۔ شروع میں انہوں نے 150 روپے فی من پیمنٹ زمینداروں اور کسانوں کو کرتے رہے، اس کے بعد احتجاج ہوا، میں نے خود بھی ڈی آئی خان میں احتجاج کیا جس کے بعد کمشنر ہاؤس میں ہماری میٹنگ ہوئی اور انہوں نے 173.50 روپے فی من مقرر کیا اور وہ پیمنٹ کر بھی رہے ہیں۔ کارخانہ دار اور زمیندار کا جو مسئلہ ہے، وہ یہی شکوہ کر رہے ہیں، جو صوبائی حکومت ہمیں ایکسپورٹ پر سبسڈی نہیں دے رہی، اگر ہمیں سبسڈی دی جائے تو ہم یہ پیمنٹ کرنے کو تیار ہیں جو ساڑھے چھ روپے رہ رہی ہے۔ میں صرف یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ پہلے بھی زمیندار پسا ہوا ہے، نہ پانی کی فراہمی ہے، بیج مہنگا ہو چکا ہے کھادیں مہنگی ہو چکی ہیں، اور ہر چیز کے نرخ بڑھ رہے ہیں مہنگائی بڑھ رہی ہے لیکن گنے کی جو قیمت ہے جو حکومت نے مقرر کی ہوئی ہے، کم از کم وہ تو زمیندار اور کسان کو ادا کی جائے، پہلے تو آپ کارخانہ دار کو وہ سبسڈی دیتے تھے جو کہ پچیس تیس کروڑ روپے بن رہی ہے، میرے خیال میں یہ صوبائی حکومت کے لئے اتنا مسئلہ نہیں ہے لیکن اس پر اگر سنجیدگی کا مظاہرہ کریں تو یہ مسئلہ حل ہو سکتا ہے اور مجھے یقین ہے، لودھی صاحب سینئیر ممبر ہیں اور فلور آف دی ہاؤس ایک ایسی کمٹمنٹ کریں گے کہ ہم جو پیغام لے کر آئے ہیں زمینداروں کی طرف سے، ان میں خوشحالی آئے گی اور وہ خوش بھی ہوں گے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جی قلندر خان لودھی صاحب، یہ بھی آپ سے Related ہے۔

حاجی قلندر خان لودھی (وزیر خوراک): جو سوال انہوں نے اٹھایا، یہ بالکل Genuine ہے اور انہوں نے بالکل ٹھیک بات کی ہے۔ اس میں بات یہ ہے جی، جب اس کا ریٹ مقرر ہوتا ہے، پچھلے چار پانچ سالوں

سے Continuously یہی ہمارا 180 ریٹ آرہا ہے، گنے کا ریٹ آرہا ہے اور مل کا ہمارا ریٹ آرہا ہے 175 روپے، تو اس میں یہی ریٹ چل رہا ہے ہمارا جو فوڈ کا ڈائریکٹر ہے، وہ کین کمشنر ہے اور جو ڈی سی ہے ہر ڈسٹرکٹ کا، وہ ڈپٹی کین کمشنر ہوتا ہے تو اس میں جو بھی باتیں ہیں، ہمارا جو گنا ہے، وہ تقریباً مردان اور پشاور میں ہے، ہماری دو ملیں اس طرف ہیں اور ہمارے چار ملیں ڈی آئی خان میں ہیں، تو ڈی آئی خان میں گنا بہت زیادہ ہے، اب اس میں بات یہ ہے کہ جو گنا اس کا ریٹ جو ہے، وفاق سے ایک ٹیم آتی ہے اور وہ سارے صوبے کا وزٹ کرتی ہے اور ہمارے مل کے مالکان اور Growers بھی ہوتے ہیں اور اس میں یہ Jointly ایک پرائس اس کی مقرر کی جاتی ہے، تو وہ پورے پاکستان میں ایک پرائس ہے، وہ پنجاب میں بھی ہے، اگر فرض کیا کہ ہم اگر اس صوبے میں گنے کا ریٹ کسی وجہ سے Growers کی بہتری کے لئے زیادہ کر دیتے ہیں تو ہماری جو ریکوری ہے، وہ زیادہ جو ہے وہ پنجاب کے گنے کی ہے تو پھر تو ہمارا بارڈر ساتھ ملتا ہے ڈی آئی خان کے ساتھ، پھر تو وہ گنا وہاں سے زیادہ آجائے گا، اس کو چونکہ ہم بند بھی نہیں کر سکتے کیونکہ پورا پاکستان ایک مارکیٹ ہوتا ہے، اس میں تو ہم اس کو بند نہیں کر سکتے اور پھر اس وقت ہمارے Growers اور Affect ہوں گے اس لئے پورا ایک ہی ریٹ مقرر کیا جاتا ہے چاروں صوبوں میں، تو ہمارا جو ستر پرسنٹ گنا ہے، اس کی گروتھ پنجاب میں ہوتی ہے اور بیس پرسنٹ سندھ میں ہے، باقی کوئی دس پرسنٹ جو ہم بھی کرتے ہیں اور بلوچستان میں تو ہے ہی نہیں تقریباً؟ تو اس میں پنجاب ہمارے ساتھ ہے، اگر ہمارا ریٹ زیادہ ہو اور ہم کر بھی لیں تو ہمارے Growers کو فائدے کی بجائے نقصان ہوگا۔ دوسری بات یہ ہے کہ چونکہ ہمارا غریب صوبہ ہے تو اس میں وہ جو سبسڈی جو مرکز بھی دیتا ہے، وہ 50 فیصد مرکز دے رہا ہے اور 50 فیصد صوبہ پنجاب دے رہا ہے اور سندھ بھی رہا ہے، ہم نے پچھلے دو تین سالوں سے، تین چار سالوں سے، اس لئے یہ سبسڈی نہیں دی کہ ہمارا تو Already بڑے مشکل حالات میں ہیں اور ہمارا صوبہ اتنا فعال نہیں ہے، اس لئے ہم وہ سبسڈی نہیں دے سکتے اور دوسری بات، مزے کی جو بات ہے کہ مجھے، ہمیں جو چینی کی ضرورت ہے، وہ پورے صوبے میں ساڑھے آٹھ لاکھ ٹن کی ضرورت ہے جبکہ ہماری گروتھ جو ہے وہ پانچ لاکھ ٹن ہے، ہم Deficit صوبہ ہیں، Deficit صوبے میں ہم ان کو امپورٹ کرنے کے لئے لائسنس یا ان کو Allow نہیں کر سکتے کہ ہمارے صوبے میں پہلے ہی چینی پوری ہی نہیں تو وہ ہمیں کیسے کہتے ہیں مل والے کہ انہوں نے سٹاک کیا ہے، تو غلط سٹاک ہے اس پر تو اور دفعات بھی لگ سکتی ہیں کہ، اپنا سٹاک جمع کرتے ہیں اور اپنے صوبے کو نکالتے نہیں ہیں چینی کو اور وہ اس لئے رکھتے

ہیں کہ ہم باہر اس کو امپورٹ کریں اور پھر سبسڈی بھی ساتھ مانگتے ہیں۔ وہ پچھلی دفعہ بھی ہمارے دو تین سال سے ہمارا تو خیال بنا تھا لیکن انہوں نے یہ کہا کہ آپ پچھلے تین سالوں کی بھی ہمیں سبسڈی دیں، تو اس کے لئے پھر کوئی چالیس پچاس کروڑ روپے بن جاتے ہیں میرے خیال میں صوبہ اس کو Afford نہیں کر سکتا۔ جہاں تک انشورنس اس کی، بالکل انہیں 180 روپے دینا چاہیئے، چونکہ مل مالکان نے بیٹھ کر ان کے سائن ہوئے ہیں، ان کے نمائندے بیٹھتے ہیں Growers بیٹھتے ہیں، اس میں یہ سارے سائن ہوتے ہیں اور اس کے بعد ہم ان کو اس کا پابند کرتے ہیں، اگر Mutually ان کی آپس میں کوئی انڈرسٹینڈنگ ہو جاتی ہے تو بعض اوقات تو ایسا ہے کہ ہم نے 180 روپے ریٹ مقرر کیا ہوا ہے، بعض اوقات تو شروع شروع وہ تنگ کرتے ہیں Growers کو، بعد میں Growers کی باری ایسی آجاتی ہے کہ ان کے پاس وہ اس سے زیادہ Off the record ان کو پیسے دیتے ہیں لیکن پیسہ تو 180 روپے فی من اس کا مقرر ہے تو میں، ہمیں یہ کہتے ہیں بالکل یہ۔

Mr. Speaker: Point of order. The answer is sufficient. Question's Hour.

وزیر خوراک: سر جی ایک کمشنر جو ڈی آئی خان میں ہے، اس کو Appreciate کرتے ہیں، اس نے بڑا اچھا فیصلہ لیا ہے اور اس کے بعد اگر ابھی اور کوئی شکایت ہے تو یہ اپنے وہ Growers کو، میں اسی فلور سے یہ کہتا ہوں کہ اپنے ریکارڈ کے تحت اپنے متعلقہ ڈی سی کے ساتھ، ہم ان لوگوں پر ایکشن لیں گے، اگر انہوں نے ان کو پیمنٹ صحیح نہیں کی ہے یا اگر پھر ٹائم پر نہیں کرتے۔

جناب سپیکر: محمود جان صاحب کوئی بات کرنا چاہتے ہیں، ذرا شارٹ شارٹ تاکہ ہم کوئسچنز آور اس کے بعد پوائنٹ آف آرڈر میں دوں گا۔

جناب محمود جان (ڈپٹی سپیکر): تھینک یو جناب سپیکر، قلندر لودھی صاحب نے تو کافی تفصیلی بات کی ہے لیکن میری ریکویسٹ ہو گی کہ جس طرح انہوں نے ڈی آئی خان کی بات کی ہے، اسی طرح ہمارے مردان میں اور خزانہ میں دو شوگر ملیں ہیں پچھلے سال بھی یہ ایشو میں نے منسٹر صاحب کے ساتھ Takeup کیا تھا جو ریٹ کا مسئلہ ہے، حکومت ایک ریٹ فکس کر چکی ہے لیکن اس پر Implementation نہیں ہو رہی ہے سر، پچھلی دفعہ بھی 180 ریٹ فکس ہوا تھا لیکن 160، 165، 145 دیئے جا رہے تھے، اس دفعہ بھی میں منسٹر صاحب سے ریکویسٹ کروں گا کہ گورنمنٹ نے 180 روپے فکس کئے ہوئے ہیں اسی پر

Implementation ہو،اس لئے کہ بعض ملز مالکان 170 اور 175 روپے دے رہے ہیں۔ تھینک یو جی۔

<u>Mr. Speaker</u>: Now the Question's Hours, after that I will give you, Sir, Now the Question's Hour اس پر ڈیٹیل ڈیبیٹ کرتے ہیں، یہ بار بار کوسچن اٹھتا ہے۔ اس پر اکرم درانی صاحب، سارے بیٹھے تھے، ایک دفعہ پھر بھی اس کا ابھی تک Many time Solution نہیں نکلا۔ یہ گنے والا جوایشو ہے۔ اس پر ہم ڈیبیٹ کر لیتے ہیں۔ کوسچن آورز تھوڑا کرتے ہیں پھر اس کے بعد چلتے ہیں۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

<u>جناب سپیکر</u>: 'کوئسچنز آور': کوئسچن نمبر 663، محترمہ ثوبیہ شاہد صاحبہ۔ آئی ہیں؟

Question No. 663, lapsed. Next Question No. 664, lapsed. Question No. 658, Sobia Shahid, lapsed. Question No. 771, Hidayat ur Rehman Sahib، ہیلتھ کے بارے میں ہے۔

* 771 _ <u>جناب ہدایت الرحمان</u>: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال چترال میں ڈائیلائسز کی مد میں ایک مریض کا خرچہ ماہوار 40 سے 50 ہزار روپے آتا ہے جو کہ غریب مریضوں کی دسترس سے باہر ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت اس سلسلے میں کیا اقدامات اٹھا رہی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب ہشام انعام اللہ خان (وزیر صحت) (جواب وزیر قانون نے پڑھا)</u>: (الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال چترال میں بعض مریضوں کا ڈائیلائسز کا خرچہ 40 سے 50 ہزار روپے آتا ہے، ایک مریض پر فی ڈائیلائسز کا خرچہ 5 ہزار روپے آتا ہے، ڈائیلائسز کے عمل کا تواتر مریض کی حالت پر منحصر ہے، بعض ایسے مریض ہیں جن کو ڈائیلائسز کا عمل ہفتے میں دو یا تین بار بھی کرنا پڑتا ہے اور جن مریضوں کو زیادہ ڈائیلائسز کی ضرورت ہوتی ہے، ان کا خرچہ اوسطاً 40 سے 50 ہزار روپے آتا ہے۔

(ب) اس سلسلے میں عرض ہے کہ محکمہ صحت آئندہ مالی سال کے بجٹ میں ڈائیلائسز سے متعلقہ ادویات MCC لسٹ میں شامل کی جائیں گی جس کی وجہ سے ہسپتال انتظامیہ ڈائیلائسز کی ادویات خریدے گی جس سے مریضوں کا ڈائیلائسز کا خرچہ کم کرایا جاسکے گا۔

Mr. Speaker: The Question is taken as read, supplementary.

جناب ہدایت الرحمان: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: آپ Satisfied ہیں جواب سے، ہدایت الرحمان صاحب۔

جناب ہدایت الرحمان: اس پر میں بات کرنا چاہوں گا۔

جناب سپیکر: کریں بات۔

جناب ہدایت الرحمان: چونکہ آج سے کوئی ڈھائی مہینے پہلے میں نے چترال کے ڈاکٹروں سے متعلق سوال اٹھایا تھا، اس پر مجھے یہ جواب ملا تھا۔ کہ ایک ہفتے کے اندر چترال کے ڈاکٹروں کا مسئلہ حل ہو گا لیکن آج ڈھائی مہینے گزر گئے، اس پر کوئی کام نہیں ہوا۔ آج تک کوئی ایک ڈاکٹر بھی چترال نہیں آیا، اس لئے پہلے سوال پر میں مطمئن نہیں ہوا تو اس سوال پر میں کیسے مطمئن ہو سکتا ہوں جناب سپیکر؟ یہ اسمبلی ہے، انتہائی معزز فورم ہے لیکن اس میں اس طریقے سے جھوٹ بولنا، وعدہ خلافی کرنا، یہ یقیناً اچھی چیز نہیں ہے۔ اسی طریقے سے دوسرے اداروں میں، بلدیات میں میں دس مرتبہ ایک ٹی ایم او چینج کرنے کے لئے گیا، اس پر کوئی عمل نہیں ہوا، ہماری بات نہیں مانی جاتی ہے، محترم سپیکر۔ اسی طرح جناب منسٹر ٹورازم چترال کے کافی فنڈز کوئی پچپن ساٹھ کروڑ روپیہ ہے، اس میں میرے ساتھ کوئی مشاورت نہیں ہو رہی ہے۔ ہمارے محترم وزیر زادہ صاحب جو ہمارے اقلیتی ممبر ہیں، اس کے مشورے سے سارے کام، سارے فنڈز کی تقسیم کی جا رہی ہے۔ یقیناً ہمارے مینڈیٹ کے ساتھ انتہائی بدسلوکی اور بے احترامی ہو رہی ہے اور اگر آپ چترال میں میرا مینڈیٹ تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں تو میں صوبے میں آپ کا مینڈیٹ تسلیم کرنے کے لئے بالکل تیار نہیں ہوں۔ اور میرے بغیر ان شاء اللہ وہاں پر کچھ بھی نہیں کر سکتا ہے وہ۔۔۔۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: جی اکرم خان درانی صاحب، سپلمنٹری۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب۔ ہمارے ہدایت الرحمان صاحب واحد ایم پی اے ہیں جو چترال سے تعلق رکھتے ہیں اور وہ ممبر بھی ہمارے لئے بڑے معزز ہیں، اسی اسمبلی کا رکن ہے لیکن وہ وہاں پر نمائندگی کرتا ہے تقریباً ہزار گیارہ سو یا گیارہ ہزار لوگوں کا نمائندہ ہے اور تقریباً پورے چترال کا جو نمائندہ ہے، اس کو جس طریقے سے یہاں پر حکومت نظر انداز کر رہی ہے، یہ میرے خیال میں اس ہاؤس کی اور آپ کے چیئر کی بے توقیری ہے۔ یہ آپ کا ایم پی اے ہے، تو میرے خیال میں منسٹر صاحب اور وہاں پر دوسرے بھی جو منسٹرز ہیں، اگر وہ اس طرح کا رویہ رکھتے ہیں کہ وہاں پر جو لوگوں لیکشن سے اور

ووٹ کے ذریعے 'الیکٹڈ' ایم پی اے ہے، وہ تو وہاں پر ایم پی اے بھی نہیں سمجھ رہے ہیں۔ اور جو ہمارے ا سی رکن کو میں انتہائی عزت واحترام کے ساتھ، اس کو بھی وہ مقام ضرور آپ دے دیں۔ ایم پی اے ہے لیکن میرے خیال میں اس طرح رویہ جو ہے، یہ ہمارے یہاں پر پورے نظام کے لیے مفید اور سود مند نہیں ہے، تو آپ اپنی تھوڑی سی رولنگ اور ہدایات دے دیں کہ کم از کم ممبر اسمبلی کا استحقاق مجروح نہ ہو، پھر لوگ مجبور ہو جاتے ہیں جو یہاں پر صورتحال بن جاتی ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: ہر ممبر اس ہاؤس کا خواہ ٹریژری بینچز سے یا اپوزیشن سے ہے وہ قابل احترام ہے، سب کے برابر حقوق ہیں اس ہاؤس کے اوپر اور میں نے پہلے بھی سب ممبرز سے کہا تھا کہ کسی کا بھی اگر استحقاق کا معاملہ ہو، وہ لائیں، ہم آنکھیں بند کر کے اس کو کمیٹی کے سپرد کریں گے اور پوری ڈیٹیل میں ہم جائیں گے۔ لاء منسٹر صاحب۔

<u>جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون)</u>: تھینک یو، جناب سپیکر، ہیلتھ سے Related سوال ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: لاء منسٹر صاحب ایک سیکنڈ مجھے دے دیں۔ یہاں پر آج کیڈٹ کالج بٹراسی کے کیڈٹس، کوئی 46 کیڈٹس، اسمبلی کی کارروائی دیکھنے کے لیے آئے ہیں، میں ان کے پرنسپل بریگیڈیئر عبدالحفیظ صاحب اور ان کے سٹاف اور تمام کیڈٹس کو پورے ایوان کی طرف سے خوش آمدید کہتا ہوں۔ جی لاء منسٹر صاحب۔

<u>وزیر قانون</u>: سر، ہم بھی خوش آمدید کہتے ہیں، سٹوڈنٹس جب بھی آتے ہیں تو بہر حال سر، ہمارے لیے بھی ایک Experience ہوتا ہے کہ وہ دیکھ رہے ہوتے ہیں کہ ہماری اسمبلی میں کیا ہو رہا ہے، Most Welcome۔ سر، ہیلتھ کے بارے میں سوال ہے اور ہدایت الرحمان صاحب، انہوں نے پوچھا ہے۔ ہیلتھ منسٹر صاحب نے آج ریکویسٹ کی تھی کیونکہ وہ بیمار تھے، تو اس وجہ سے مجھے آج صبح ہی بتایا گیا ہے کہ آپ جواب دیں گے سر! ہدایت الرحمان صاحب ہمارے بہت زیادہ آنریبل ممبر ہیں اور انہوں نے شکایت بھی کی ہے کہ اور میرے خیال میں سر، یہ ایک Achievement بھی ہے۔ یہ چترال ضلع اس صوبے کا واحد ضلع ہے جہاں پر ایم این اے بھی ایک ہے اور ایم پی اے بھی ایک ہے، تو اندازہ سر آپ لگائیں کہ پورے ضلعے کے لیے اگر ایک ایم پی اے ہے تو اس کے اوپر کتنی ذمہ داری ہے اور لوگ کتنا اس سے Expect کرتے ہیں؟ تو میں Understand بھی کرتا ہوں۔ جہاں تک میرا ذاتی مسئلہ ہے، ہدایت صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، میرے پاس جب بھی آفس میں آئے ہیں، مجھے جو بھی خدمت انہوں نے بتائی ہے تو میں نے ہمیشہ بھائیوں کی طرح اور As a Colleague، کیونکہ ہاؤس میں مجھے پتہ ہے، میں بھی

پانچ سال اپوزیشن میں رہ چکا ہوں، مجھے پتہ ہے کہ لوگوں کی توقعات ہوتی ہیں، تو میں نے کوشش کی ہے کہ ان کا جو بھی مسئلہ ہو میں حل کر سکوں۔ سر، سوال کے اوپر میں آتا ہوں پہلے، سوال میں انہوں نے جو پوچھا ہے، اس کا تو سر پورا جواب دیا گیا ہے، اس میں یہ ہے جی کہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال چترال میں ڈائیلاسز کی مد میں ایک مریض کا خرچہ انہوں نے پوچھا ہے تو ڈیپارٹمنٹ نے بھی یہی کہا ہے کہ چالیس سے لے کر پچاس ہزار روپے تک ایک مریض کا خرچہ آتا ہے۔ اور فی ڈائیلاسز کا پانچ ہزار روپے آتا ہے، اس کے علاوہ کچھ لوگوں کو زیادہ ضرورت پڑتی ہے ہفتے میں دو تین مرتبہ، باقی کو مہینے میں دو یا تین مرتبہ کچھ لوگوں کو ڈائیلاسز کرنا پڑتی ہے، جن مریضوں کو زیادہ ڈائیلاسز کی ضرورت ہے تو ان کا خرچہ 40 سے 50 ہزار روپے Average ان کا خرچہ ہے۔ دوسرا حصہ سر ان کا یہ ہے کہ حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟ تو سر، اس کے بارے میں جواب یہ ہے کہ ادویات کے بارے میں ہے ڈائیلاسز کے بارے میں وہ MCC لسٹ میں جو ہے اس آئندہ سال کا جو مالی بجٹ ہے، آئندہ مالی سال کا جو بجٹ ہے سر، تو اس میں یہ MCC لسٹ میں شامل ہو جائیں گی۔ تو اس سے فائدہ یہ ہوگا کہ یہ جو Average ابھی 40 سے 50 کا جو خرچہ آرہا ہے جو زیادہ ڈائیلاسز کر رہے ہیں تو ان کا خرچہ کم ہو جائے گا، تو میں شکریہ بھی ادا کرتا ہوں ہدایت الرحمان صاحب کا کہ انہوں نے ایک اچھا مسئلہ اٹھایا اور حکومت نے بھی اس پر ایکشن لیتے ہوئے یہ کمٹمنٹ کر دی ہے کہ آئندہ سال سے MCC لسٹ میں یہ ادویات شامل ہو جائیں گی تو یہ کریڈٹ وہ لے سکتے ہیں، بتا سکتے ہیں کہ میرے سوال کی وجہ سے کمٹمنٹ ہوا ہے اور خرچہ جو ہے ڈائیلاسز کے اوپر وہ بھی کم آئے گا۔ سر، میں آخری بات، انہوں نے جو بات کی ہے تو سر، It is very clear اگر یہاں پر اپوزیشن میں کوئی ممبر بیٹھا ہوا ہے، چترال سے وہ واحد ایم پی اے ہیں، یہاں پر سارے سیکرٹریز صاحبان، ایڈیشنل سیکرٹریز صاحبان، سارے ڈیپارٹمنٹس، وہ بیٹھے ہوئے ہیں، ہیلتھ کے سیکرٹری بھی یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں، وہ اگر یہ کسی چیز کے اوپر وہ مطمئن نہیں ہیں ہیلتھ سیکرٹری یہاں پر موجود ہیں اور یہیں سے میں فلور آف دی ہاؤس سے ڈائریکشنز دیتا ہوں کہ سیکرٹری ہیلتھ صاحب نہیں جائیں گے ہاؤس سے اور یہیں پر وہ بیٹھیں گے آج ہدایت الرحمان صاحب سے مل کر جائیں گے، جو بھی ان کا ایشو ہوگا، وہ جو ڈاکٹرز کی انہوں نے نشاندہی کی ہے اور جو اگر ان کا کوئی مسئلہ ہو اوہ پوائنٹ آؤٹ کریں گے اور In generally دوسرے حصے میں سر، In generally یہ ان کا حق ہے، ہم ان کے اوپر کوئی احسان نہیں کر رہے ہیں، یہ الیکٹڈ ممبر ہیں، لوگوں نے ان کو ووٹ دیا ہوا ہے اور سارے بیوروکریٹس، یہاں پر جتنے بھی بیٹھے ہوئے ہیں، جتنے بھی،

معزز ہیں ہمارے لیے سیکرٹریز بھی معزز ہیں کیونکہ وہ بھی حکومت کا کام کر رہے ہیں اپنا کوئی ذاتی کام کوئی نہیں کر رہا ہے لیکن فلور آف دی ہاؤس سے چیف منسٹر سے بھی ڈائریکٹنز آئے ہیں، یہاں سے ایک بار پھر یہ ڈائریکٹنز As a Cabinet member میں ایشو کر رہا ہوں کہ جو بھی ایم پی اے ہو گا اس کو آپ فوقیت دیں گے کیونکہ وہ Public representative ہے اور جہاں سے بھی ہمیں شکایت موصول ہوئی کہ ایم پی اے کو اس کا Due privilege اس کا جو ہے، وہ نہیں دیا گیا ہے تو یہ میرا وعدہ ہے کہ ان شاء اللہ پھر ایسے آفیشلز کے خلاف ہم قانون کے مطابق کارروائی کریں گے۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو، سلطان صاحب، آپ کے بڑے اچھے Comments ہیں، میں Appreciate کرتا ہوں۔ اپوزیشن اور گورنمنٹ گاڑی کے دو پہیے ہیں، سارے برابر ہیں، لہذا کسی کا بھی Privilege breach نہیں ہونا چاہیئے کوئسچن نمبر 777، جناب وقار خان صاحب۔

* 777 _ <u>جناب وقار احمد خان:</u> کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا حلقہ PK-7 میں واقع آر ایچ سی دیولئی میں ایکسرے مشین فعال ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب نفی میں ہے تو محکمہ مذکورہ مشین کو مرمت کرنے یا نئے ایکسرے پلانٹ کب تک لگانے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب ہشام انعام اللہ خان (وزیر صحت):</u> (الف) جی ہاں، آر ایچ سی دیولئی میں ایکسرے مشین فعال ہے۔

(ب) جیسا کہ جز (الف) میں درج ہے۔

<u>جناب وقار احمد خان:</u> میں مطمئن ہوں سر۔

<u>جناب سپیکر:</u> اب انہوں نے جواب تو Conclude کر دیا ہے۔

<u>جناب وقار احمد خان:</u> جو جواب آیا ہے میں اس سے مطمئن ہو۔ سر، ایک صرف مشین خراب تھی تو دوسری لگائی ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> آپ مطمئن ہیں؟

<u>جناب وقار احمد خان:</u> جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو۔ سوال نمبر 773، جناب وقار احمد خان جو دوسرا کوئسچن ہے۔

* 773 _ <u>جناب وقار احمد خان:</u> کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آر ایچ سی دیولئی کے لئے موجودہ مالی سال میں لائف سیونگ ڈرگ (Life Saving Drugs) کی مد میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے اور مذکورہ مد میں سے اب تک کتنی رقم خرچ کی گئی ہے، نیز اس سے کتنے مریض مستفید ہو چکے ہیں، اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب ہشام انعام اللہ خان (وزیر صحت): (الف) اس سلسلے میں عرض ہے کہ موجودہ مالی سال 2018-19 میں آر ایچ سی دیولئی ضلع سوات کے لئے ضلعی حکومت نے مبلغ 4 لاکھ 66 ہزار روپے برائے ادویات کی خریداری کے لئے مختص کئے ہیں جس میں اب تک مبلغ 2 لاکھ 33 ہزار روپے کی ادویات خریدی گئی ہیں۔ مذکورہ آر ایچ سی میں موجودہ مالی سال یعنی 1/7/2018 اور 31/12/2018 تک کل 18774 مریضوں کا علاج ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر: وقار صاحب، مطمئن ہیں؟

جناب وقار احمد خان: جی جی، میں اس سے بھی مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: دونوں سے مطمئن ہیں، شاباش، تھینک یو۔

Mr. Speaker: What about third Question No. 776? Waqar Khan Sahib, 776, Waqar Khan Sahib. Answer may be taken as read, supplementary.

* 776 _ جناب وقار احمد خان: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) گاؤں سمئی پایاں (یونین کونسل شاہ ڈیری) تحصیل کبل سوات میں ایک بی ایچ یو قائم ہے جس میں تمام سہولیات موجود ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ بی ایچ یو میں ملازمین کی تعداد اور عہدہ کی تفصیل فراہم کی جائے، آیا یہ تعداد حکومت کی پالیسی کے مطابق ہے اس کی بھی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب ہشام انعام اللہ خان (وزیر صحت) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) مذکورہ بی ایچ یو میں ملازمین کی تعداد حکومت کی پالیسی کے مطابق ہے جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

1 میڈیکل آفیسر 1۔

2۔ ہیلتھ ٹیکنیشن 2۔

3۔ ایل ایچ وی 1۔

4۔ای پی آئی ٹیکنیشن۔2۔

5۔ بہشتی 1۔

6۔وارڈاردلی 1۔

7۔دائی 1۔

8۔چوکیدار 1۔

جناب وقاراحمد خان: سوال سے تو مطمئن ہوں سر، لیکن ایک میڈیکل ٹیکنیشن ہے اس کا تبادلہ کیا گیا ہے اور اس بی ایچ یو پر Burden بہت ہے، تو Kindly منسٹر صاحب دوسرے میڈیکل ٹیکنیشن کا بندوبست فوری کرلیں۔کیونکہ یہ رورل ایریا ہے، بہت زیادہ لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے آبادی زیادہ ہے سر۔

جناب سپیکر: جی، سلطان خان صاحب۔

وزیر قانون: جی سر، وہ جواب سے مطمئن ہیں، جو انہوں نے پوائنٹ آؤٹ کیا ہے تو آنریبل سیکرٹری صاحب ہیں He is here in the House تو Kindly، وہ نوٹ کرلیں اور ان کو Provide کر دیں تاکہ لوگوں کو تکلیف نہ ہو جی۔

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 766، جناب وقار خان صاحب۔

* 766 _ جناب وقاراحمد خان: کیاوزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) یونین کونسل قلاگے، تحصیل کبل، ضلع سوات میں ایک عدد بی ایچ یو قائم ہے جس میں تمام سہولیات موجود ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ بی ایچ یو میں سہولیات اور ملازمین کی تعداد حکومت کی پالیسی کے مطابق ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب ہشام انعام اللہ خان(وزیر صحت) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) مذکورہ بی ایچ یو میں ملازمین کی تعداد حکومت کی پالیسی کے مطابق ہے جس کی تفصیل درجہ ذیل ہے:

نمبر شمار	نام آسامی	منظور شدہ تعداد	پر	خالی
1	میڈیکل آفیسر	1	1	_
2	ہیلتھ ٹیکنیشن	2	2	_

3	ایل ایچ وی	1	1	ـ
4	ای پی آئی ٹیکنیشن	2	2	ـ
5	وارڈار دلی	1	1	ـ
6	دائی	1	ـ	1
7	چوکیدار	1	1	ـ

جناب وقار احمد خان: جناب سپیکر صاحب،

جناب سپیکر: مطمئن ؟

جناب وقار احمد خان: نہیں سر۔

Mr. Speaker: اچھا، Answer is taken as read.

جناب وقار احمد خان: اس میں جی میں نے سہولیات کا پوچھا تھا سر، لیکن سہولیات کا کوئی بھی جواب نہیں دیا گیا ہے کہ کیا سہولیات ہیں اس میں، میں وضاحت کر لوں سر؟ سترہ مہینے سے بجلی کا بل جمع نہیں ہوا تھا، پچھلے پانچ مہینے سے بجلی کاٹی گئی ہے، میٹر واپڈا والے لے کر گئے ہوئے ہیں، پانچ مہینے سے سر، تو جب بی ایچ یو میں بجلی نہ ہو سر، دوسرا پانی کی سہولتیں نہیں ہیں سر، اس کی پائپ لائن کی بہت بوسیدہ حالت ہے، کافی عرصے سے پانی کا بہت بڑا مسئلہ ہے، تو جب بی ایچ یو میں بجلی نہ، پانی نہ ہو تو باقی سہولیات آپ خود اندازہ لگا لیں کہ باقی سہولیات کیا ہوں گی سر؟

جناب سپیکر: نگہت بی بی سپلیمنٹری، مائیک کھولیں جی، یہ پھر خفا ہوں گی، That is open now.۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر چونکہ ہیلتھ کا معاملہ ہے تو میرے ہیلتھ کو اوپر دو تین سوالات بھی ہیں اور ایڈ جرنمنٹ موشنز بھی ہیں، تو چونکہ سیکرٹری صاحب بیٹھے ہوئے ہیں اور منسٹر صاحب نہیں ہیں تو میں آپ کے توسط سے صرف اتنا کہنا چاہتی ہوں کہ برن سنٹر جو کہ مطلب ہمارے صوبے میں موجود ہے اور یہ سر، دو ہزار جب اے این پی اور پیپلز پارٹی کی گورنمنٹ تھی تو یہ 98 فیصد تک مکمل ہو چکا تھا۔ اس میں دو فیصد ہے تو وہ کچھ اس میں رہ گیا تھا تو پھر وہ گورنمنٹ ختم ہو گئی ہے، تو سیکرٹری صاحب سے میری ریکویسٹ ہے آپ کے توسط سے کہ یہ دو پرسنٹ بھی اگر مکمل کر دیا جائے اس پر تیس چالیس کروڑ کا خرچہ آتا ہے، کوئی 'تھرموسٹیٹ' کا معاملہ ہے۔

جناب سپیکر: سیکرٹری صاحب یہاں پر تشریف رکھتے ہیں آپ بھی بعد میں مل لیں ان سے، ٹھیک ہے؟ اچھا پوائنٹ ہے آپ کا۔ جی، سلطان خان صاحب۔

وزیر قانون: سر، یہ وقار خان صاحب کا جو کوئسچن ہے، میں شکریہ بھی ادا کرتا ہوں، ہونا بھی اسی طرح چاہیئے، میرے خیال میں سر، اگر صرف اس لیے کہ کسی کو Embarrass کرنا ہو تو سوال کا پھر وہ جو Weight ہوتا ہے یا جو اس کا وزن ہوتا ہے وہ رہتا بھی نہیں ہے۔ انہوں نے سوال کر لیا تھا جو Written میں آگیا ہے تو ڈیپارٹمنٹ کے جواب سے مطمئن ہیں، اس سوال میں انہوں نے تھوڑا، ایک جز جو ہے، سہولیات کی طرف، ایک تو انہوں نے جو ملازمین کی تعداد اور جو منظور شدہ ہے وہ میرے خیال میں وہ اس سے مطمئن ہیں، صرف وہ سہولیات کی طرف دو چیزیں انہوں نے پوائنٹ آؤٹ کی ہیں، ایک تو میٹر ہے بجلی کا، اور دوسرا جو ہے پانی کی سپلائی ہے، یہ دو چیزیں انہوں نے پوائنٹ آؤٹ کی ہیں، تو یہاں پر چونکہ میں بار بار یہی کہہ رہا ہوں کہ اگر منسٹر نہیں بھی ہیں تو یہ ہماری کیبنٹ کی Collective Responsibility ہوتی ہے کہ ہم جواب بھی دے سکیں اس کے اوپر، ہم ڈائریکشنز اور وہ بھی دے سکیں تو چونکہ سیکرٹری صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، گزارش فلور آف دی ہاؤس سے یہی ہے کہ وہ نوٹ کر لیں دونوں چیزیں، ایک جو ہے Electricity meter، ہو سکتا ہے ابھی سوال پوچھنے کے بعد چونکہ ٹائم گزرا ہو گا، اگر ہوا ہے تو ٹھیک ہے، اگر نہیں ہوا ہے تو میں یہیں سے ڈائریکشنز اس کے لیے بھی ایشو کر رہا ہوں کہ وہ وہاں پر جو Concerned officials ہیں، وہ دیکھ لیں تاکہ یہ میٹر جلد سے جلد بحال ہو سکے۔ دوسرا جو واٹر سپلائی کا مسئلہ ہے تو وہ بھی جو ہے، یہ دونوں چیزیں، On an urgent basis یہ دونوں چیزیں بحال ہو جائیں اور پھر میری ڈیپارٹمنٹ سے یہی ہے کہ جو Concerned MPA ہیں، ان کو انفارمیشن بھی آج یا کل دے دیں کہ انہوں نے کیا Steps اٹھائے ہیں اور کیا انہوں نے کیا ہے؟ اور میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: Thank you, Sultan Sahib, it's a very important issue افسوس کی بات ہے کہ ایک ہاسپٹل ہے بی ایچ یو اور اس میں Electricity بھی نہیں ہے اور پانی بھی نہیں ہے، آپ نے ایشورنس دی ہے، آپ دو ہفتوں کے اندر اندر اس کو، ہر صورت میں اسی فلور پر آ کر آنریبل ممبر کو بتائیں کہ جی جی، یہ کام ہو گیا ہے۔ تھینک یو ویری مچ۔

وزیر قانون: Sir, then let it be part of the record کہ آپ نے جو رولنگ دی ہے After two weeks, we will give our reply to the honourable Member کہ ہم نے کیا کیا ہے سر۔

Mr. Speaker: Very important issue.

وزیر قانون: سر، نگہت بی بی نے جو برن سنٹر کے حوالے سے بات کی ہے تو۔۔۔۔

جناب سپیکر: برن سنٹر کا۔

وزیر قانون: تو ان کو بتانا چاہ رہا ہوں کہ اور سارے ہاؤس کو بھی، کہ یہ برن سنٹر جس طرح وہ کہہ رہی ہیں، It's almost complete، اس کے بارے میں پچھلے دن کسی میٹنگ میں میں بیٹھا ہوا تھا، تو بات بھی ہوئی تھی، ان شاء اللہ We will take the honourable Member to the burn centre جب اس کو ہم کھولیں گے جی۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب آپ کوئی ٹائم بتا سکتے ہیں کہ کب یہ فنکشنل ہو جائے گا؟

وزیر قانون: سر، بجائے اس کے کہ میں ہاؤس میں۔۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں سیکرٹری صاحب بیٹھے ہیں وہ آپ کو چٹ بھیجیں اور تھوڑی دیر بعد آپ ہمیں ٹائم بتائیں کیونکہ یہ بڑا ہی عرصہ گزر گیا، تو سیکرٹری صاحب آپ کو چٹ بھیجیں اور ہمیں آپ ٹائم بتائیں، برن سنٹر صوبے کا واحد برن سنٹر ہے۔

وزیر قانون: سر، ہاں مجھے اگر بتا دیں، بلکہ سر، میں یہ ریکویسٹ کروں گا، سر، میں ریکویسٹ یہی کروں گا کہ اگر مہینہ لگتا ہے تو مجھے دو مہینے کا ٹائم بتائیں تاکہ اگر اس سے پہلے شروع جائے تو بہتر ہو گا جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: تو سیکرٹری صاحب کی چٹ کا Wait کرتے ہیں، ابھی آپ تک پہنچتی ہے۔ کوئسچن نمبر 770، جناب وقار احمد، آپ تو پورے ہیلتھ کو لے آئے ہیں، جناب وقار صاحب۔

* 770 _ جناب وقار احمد خان: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) موجودہ حکومت نے صحت کے محکمہ میں ایمرجنسی کا اعلان کیا ہے اور صوبے کے تمام دیہی علاقوں میں صحت کی بنیادی سہولیات دی جارہی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت کی مروجہ پالیسی کے مطابق کتنی آبادی کے لئے ڈسپنسری، بی ایچ یو تعمیر کیا جاتا ہے، یونین کونسل علی گرامہ تحصیل کبل سوات میں صحت کا کوئی یونٹ کام نہیں کر رہا، آیا حکومت اس سلسلے میں مذکورہ یونین کونسل کو صحت کی سہولت دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب ہشام انعام اللہ خان (وزیر صحت) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(الف) صوبائی حکومت حادثات یا وباء کی صورت میں ضرورت کے مطابق علاقائی بنیاد پر خاص وقت کے لئے ایمرجنسی کا اعلان کرتی ہے، تاہم صوبے کے تمام دیہی علاقوں میں صحت کی بنیادی سہولیات کی جارہی ہیں۔

(ب) اس سلسلے میں عرض ہے کہ حکومت کے مروجہ معیار کے مطابق پانچ ہزار سے کم نفوس پر مشتمل آبادی والے علاقے کے لئے ڈسپنسری، پانچ ہزار یا دس ہزار نفوس پر مشتمل آبادی والے علاقے کے لئے بی ایچ یو تعمیر کیا جاتا ہے، فی الوقت حکومت ڈسپنسریوں کی تعمیر نہیں کر رہی ہے۔ جہاں تک یونین کونسل علی گرامہ تحصیل کبل سوات میں صحت کے یونٹ کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں عرض ہے کہ محکمہ صحت خیبر پختونخوا مالی مشکلات کی وجہ سے صوبے میں مزید نئے ہسپتالوں کی تعمیر و توسیع کی حوصلہ شکنی کر رہی ہے البتہ موجودہ حکومت بنیادی مراکز صحت میں مزید سہولیات دینے پر توجہ دے رہی ہے۔

<u>جناب وقار احمد خان</u>: جواب تو ڈیپارٹمنٹ نے دیا ہے لیکن سر، میری ایک ریکویسٹ ہے چالیس ہزار آبادی ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی؟

<u>جناب وقار احمد خان</u>: چالیس ہزار یونین کونسل علی گرامہ کی آبادی ہے، بنیادی ایمرجنسی ہیلتھ کی، انہوں نے جواب نہیں دیا ہے کہ فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے یہاں نئی ڈسپنسری یا نئے بی ایچ یو کی تعمیر مشکل ہے، تو میرا سوال یہ ہے سر، کہ یہ تو ابھی سے نہیں ہے یہ تو حلقہ بندیاں چینج ہو گئی ہیں تو نیا حلقہ آیا ہے، تو پچھلے پانچ سال میں بھی اس میں کوئی کام نہیں ہوا ہے، یونین کونسل علی گرامہ میں اور اب بھی وہاں پر چالیس ہزار آبادی ہے ٹوٹل اور اس میں نہ ڈسپنسری ہے، نہ بی ایچ یو ہے، تو ایمرجنسی کے لیے وہاں کے لوگ کہاں جائیں گے سر؟ تو ایمرجنسی Basis پر میری یہ ریکویسٹ ہے حکومت سے کہ وہاں پر یا بی ایچ یو یا ڈسپنسری کی Need basis پر ضرور اس کے لیے کچھ کریں۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی سلطان محمد خان۔

<u>وزیر قانون</u>: سر، میں ایک بار پھر یہی کہہ رہا ہوں کہ آنریبل ممبر صاحب نے جو ایشو اٹھایا ہے تو یہ ہم سب Understand کرتے ہیں کیونکہ اگر ہمارے حلقوں میں بھی اگر کمی بیشی ہوتی ہے تو ہم اس کو پوائنٹ آؤٹ کرتے ہیں اور اپنے لوگوں کو ریلیف دینا چاہتے ہیں، کچھ چیزیں جو ہیں وہ چونکہ، جس طرح جواب میں بھی کہا گیا ہے کہ Standardized ہوتی ہیں کہ کتنی آبادی کے لیے آپ بی ایچ یو دے سکتے ہیں، کتنی آبادی کے لیے آپ ڈسپنسری دے سکتے ہیں اور کتنی آبادی کے لیے آپ آر ایچ سی دے سکتے ہیں؟ وہ تو اپنی جگہ پر ہے لیکن آنریبل ممبر صاحب چونکہ ہمارے لیے معزز ہیں، ان کی جو باتیں ہیں وہ ہمارے لیے بہت زیادہ معیاری اور بہت زیادہ بھاری ہیں، تو یہی میں ان کو ایشورنس دے سکتا ہوں اور دے رہا ہوں کہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے میں کہہ رہا ہوں کہ وہ اس کے اوپر ورکنگ کرے اور اس کے اوپر سروے کرے اور دیکھ لے کہ جہاں پر وہ چاہ رہے ہیں کہ نئی سہولت جو ہے وہ دی جائے، تو ایک سروے

کر لیں وہ شیئر کر لیں آنریبل ایم پی اے صاحب کے ساتھ بھی تاکہ یہ ایم پی اے اور ڈپارٹمنٹ آپس میں انفارمیشن شیئر کر کے، میری طرف سے تو اگر پوائنٹ ون پرسنٹ بھی اگر گنجائش ہوئی تو ضرور بننا چاہیئے وہاں پر کیونکہ وہ لوگوں کیلئے وہ بنا رہے ہیں، اپنے لئے وہ بنا نہیں رہے ہیں، تو ڈیپارٹمنٹ ان کے ساتھ Coordinate کرلے، اور یہ سروے وہ کرلے، اگر پوائنٹ ون پرسنٹ بھی چانس ہوا تو ضرور نیکسٹ بجٹ میں اس کو اے ڈی پی میں Consider کر لیں گے۔

جناب سپیکر: جی وقار خان صاحب، تھینک یو، اگلے دو کوئسچنز محترمہ ثوبیہ شاہد صاحبہ کے ہیں، وہ نہیں ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، وہ برن سنٹر کے بارے میں جواب نہیں آیا۔

جناب سپیکر: ہاں، برن سنٹر کا آگیا جواب، جی، سلطان خان صاحب۔

وزیر قانون: سر، یہ نگہت بی بی نے جو برن سنٹر کے حوالے سے جو ایشو اٹھایا تھا تو میرے خیال میں ہم تو مہینے دو مہینے کی بات کر رہے تھے، نگہت بی بی خوش قسمت ہیں جو بات وہ کہتی ہیں، وہ مان لی جاتی ہے، مجھے جو جواب ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے آیا ہے کہ It's fully operational اور صرف بات یہ رہتی ہے کہ سی ایم صاحب نے اس کا ابھی افتتاح کرنا ہے، بس وہ Fully operational ہو گیا ہے۔

Mr. Speaker: It's fully operational?

وزیر قانون: جی ہاں۔

Mr. Speaker: That's good.

تو مطلب نگہت بی بی، اللہ نہ کرے، (قہقہے) اللہ نہ کرے، برن سنٹر بہر کیف شکر ہے، تیار ہے۔ اللہ بچائے، لیکن فنکشنل ہے نا، That is functional۔

Minister Law: Yes, Sir.

جناب سپیکر: That's good یہ بہت بڑی،-----

جناب رنجیت سنگھ: جناب سپیکر، مین بھی اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: اس ایشو پر بات کرتے ہیں؟

جناب رنجیت سنگھ: جی ہاں، برن سنٹر پر۔

جناب سپیکر: رنجیت سنگھ صاحب۔

جناب رنجیت سنگھ: شکریہ جناب سپیکر، سر، برن سنٹر کے حوالے سے ایک پوائنٹ ہے کہ جو کافی ٹائم سے لے کر ہم بحث بھی اس پر کر چکے ہیں لیکن کوئی ہمیں ابھی تک پتہ نہیں ہے کہ برن سنٹر میں ہماری ینارٹی کا کوٹہ تھا جس میں ایک اپوائنمنٹ بھی کسی نان مسلم کو اقلیتی بندے کو نہیں دی گئی، اس کے حوالے سے بھی ہمیں بتائیں اور ابھی ڈائیلا سز کی بات ہو رہی تھی، ادھر ہی ساتھ کڈنی سنٹر پشاور یہاں پر یو اے ای کی مدد سے چھ ڈائیلاسز کی جو مشینیں پڑی ہوئی ہیں، میں خود ہاسپیٹل گیا ہوا ہوں، اور ان کے خود ڈاکٹرز سے بات ہوئی ہے، انہوں نے کہا سٹاف نہ ہونے کی وجہ سے، یہاں پر، ہمارے پاس سٹاف نہیں ہے جس کی وجہ سے ہم انہیں استعمال نہیں کر سکتے اور سیکرٹری ہیلتھ سے بھی ہماری بات چل رہی ہے لیکن وہ کافی مہینوں سے ہمارے پاس پڑی ہیں، ریکویسٹ ہے کہ اس کیلئے ہمیں سٹاف مہیا کیا جائے، کیونکہ میں نے خود دیکھا ہے کہ ہمارے Family patients تھے، کو رات کو بارہ بجے کا ٹائم دیا جا رہا ہے، ڈائیلا سز کیلئے، وہ جاتے ہیں، نو بجے بیٹھتے ہیں، رات بارہ بجے ڈائیلا سز ہوتا ہے اور صبح چار بجے آتے ہیں، یہ دو میجر ایشوز ہیں، اگر اس پر کوئی تھوڑا بہت ہمیں بتایا جائے کہ کیا وجہ ہے، سٹاف کیوں نہیں ہے اور سیکنڈلی برن سنٹر میں اقلیتوں کو کوٹہ کیوں نہیں دیا گیا؟

جناب سپیکر: میرے خیال میں ہیلتھ منسٹر ابھی نہیں ہیں، یہ کوئسچن آپ محفوظ کر لیں، اور پھر اس کا جواب ڈیپارٹمنٹ سے لے کے دے دیں گے، فریش کوئسچن، تاکہ اس کی ڈیٹیل چاہیئے، From the Department. This is not the supplementary, so now, I request Mr. Inayatullah Khan Sahib. Question No. 688.

*688_ جناب عنایت اللہ: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) خیبر پختونخوا ایم ٹی آئی ریفارمز ایکٹ کے تحت صوبے میں کتنے ہسپتال چل رہے ہیں اور ایم ٹی آئی ریفارمز ایکٹ کے زیر انتظام کے بعد سے لے کر اب تک ان ہسپتالوں میں کتنی بھرتیاں کی گئی ہیں؛

(ب) ایم ٹی آئی ریفارمز ایکٹ کے تحت صوبے میں چلنے والے ہسپتالوں کی سالانہ آمدنی کتنی ہے اور کس کس مد میں کتنی کتنی رقم موصول کی گئی ہیں، ہر ایک مذکورہ ہسپتال کی علیحدہ علیحدہ تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب ہشام انعام اللہ خان (وزیر صحت) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): صوبہ خیبر پختونخوا میں ایم ٹی آئی ریفارمز ایکٹ کے تحت کل آٹھ ہسپتال کام کر رہے ہیں، ان ہسپتالوں کی تفصیل اور ایم ٹی آئی ایکٹ کے بعد ان میں بھرتیوں کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

1- خیبر تدریسی ہسپتال پشاور	300
2۔ لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور	1357
3۔ حیات آباد میڈیکل کمپلیکس پشاور	573
4۔ ایوب ٹیچنگ ہسپتال ایبٹ آباد	457
5۔ مفتی محمود میموریل ٹیچنگ ہسپتال ڈی آئی خان۔	44
6۔ خلیفہ گل نواز تدریسی ہسپتال بنوں۔	122
7۔ مردان میڈیکل کمپلیکس مردان۔	188
8۔ قاضی حسین احمد میموریل ہسپتال نوشہرہ۔	195

(ب) ایم ٹی آئی ریفارمز ایکٹ کے تحت صوبے میں چلنے والے ہسپتالوں کی سالانہ آمدنی کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

1۔ خیبر تدریسی ہسپتال پشاور	154282721-00روپے
2۔ لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور	157098706-00روپے
3۔ حیات آباد میڈیکل کمپلیکس پشاور	79813865-00روپے
4۔ ایوب ٹیچنگ ہسپتال ایبٹ آباد	104571450-00روپے
5۔ مفتی محمود میموریل ٹیچنگ ہسپتال ڈی آئی خان۔	12124003-00روپے
6۔ خلیفہ گل نواز تدریسی ہسپتال بنوں۔	23871500-00روپے
7۔ مردان میڈیکل کمپلیکس مردان۔	99 Millionروپے
8۔ قاضی حسین احمد میموریل ہسپتال نوشہرہ۔	82512078-00روپے

ایم ٹی آئی ریفارمز ایکٹ کے تحت خلیفہ گل نواز ٹیچنگ ہسپتال بنوں کو میڈیکل ٹیچنگ انسٹیوٹ کا درجہ دیا گیا اب تک کی بھرتی کی تفصیل درج ذیل ہے:

1- پروفیسرز	01
2- اسسٹنٹ پروفیسرز	13
3- سینئر رجسٹرار	04
4- جونئر رجسٹرار	03

6-میڈیکل آفیسرز	65
7-چارج نرسز	32
8-فرماسسٹ	04
9-کل بھرتیاں	122

کل آمدن سال 18-2017 میں 23871500-00 روپے ہے، تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں جو پہلا حصہ ہے سوال کا، اس سے مطمئن تو نہیں ہوں، لیکن ظاہر ہے میرے پاس کوئی دلیل بھی نہیں ہے، کہ میں اس پر سوال اٹھا سکوں کیونکہ میرا خیال ہے کہ بھرتیاں زیادہ ہوئی ہیں، تعداد کم دی گئی ہیں، لیکن جو دوسرا حصہ ہے، ایم ٹی آئی ایکٹ کے حوالے سے، ہسپتالوں کی آمدنی کا، اس میں آپ کو Discrepancy بتاتا ہوں، اس وقت خیبر ٹیچنگ ہاسپٹل اور ایل آر ایچ کے اندر ایک جیسے ریونیوز دکھائے گئے ہیں۔۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker</u>: No talking please, House in order, please.

<u>جناب عنایت اللہ</u>: یعنی ایل آر ایچ میں بھی پندرہ کروڑ روپے کی انکم دکھائی گئی ہے، اور کے ٹی ایچ میں بھی دکھائی گئی ہے، سر، آپ کو پتہ ہے ایل آر ایچ بہت بڑا ہاسپٹل ہے، ایل آر ایچ کا بہت بڑا ریونیو ہے۔ اور کے ٹی ایچ جو ہے، In terms of patients in take چھوٹا ہاسپٹل ہے، یہ تو میں منسٹر صاحب سے چاہوں گا کہ اس پر ریسپانڈ کریں کہ یہ جو دونوں ہسپتالوں کا ریونیو دکھایا گیا ہے، مجھے یہ ٹھیک نہیں لگ رہا ہے لیکن میں ایک دو چیزیں اور بتانا چاہتا ہوں، اور میں چاہتا ہوں کہ اسی سے Relevant ہے وہ یہ جو ایم ٹی آئی ایکٹ پاس ہوا تھا، ایم ٹی آئی ایکٹ کے تحت یہ لازمی تھا، کہ ان ہاسپٹلز کے اندر کلینیکل اور فنانشل آڈٹ ہوگا، تین مہینے بعد کلینیکل اور فنانشل آڈٹ ہوگا، میرے علم کے مطابق وہ کلینیکل اور فنانشل آڈٹ نہیں ہو رہا ہے، اور یہ جو ریکروٹمنٹس ہو رہی ہیں، یہ ریکروٹمنٹس بھی جو آپ کا طریقہ کار ہے، پی ٹی آئی حکومت نے جو این ٹی ایس اور ایٹا کے تھرو اپوائنٹمنٹ کا طریقہ کار مقرر کیا ہے، اس کے ذریعے سے نہیں ہو رہا ہے، یہ Basically وہ اپنا ٹیسٹ لے لیتے ہیں، انٹرویو میں انہوں نے بہت زیادہ ESTA CODE کے وہ آٹھ نمبر ہیں، وہ نہیں دے رہے ہیں، ESTA CODE کے اندر آپ کے آٹھ نمبر Allowed ہیں، وہ نہیں دے رہے ہیں، بہت زیادہ نمبر دے رہے ہیں، اور ان اپوائنٹمنٹ کے اندر Pick and choose ہو رہا ہے، اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اس سوال، ایک تو یہاں سے منسٹر صاحب بھی بتائیں، آپ بھی رولنگ دے دیں، اور منسٹر صاحب بھی کہ جو کلینیکل آڈٹ ہے، اور فنانشل آڈٹ ہے کہ جو کہ ہاسپٹل

کے اندر ایم ٹی آئی ایکٹ کے تحت کرانا ضروری ہے، وہ کرا کے ، اگر وہ ہوا ہے تو اس کی کاپیز ہمیں Provide کی جائیں اور دوسرا میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جو اپوائنٹمنٹس ہوئی ہیں، ان کا بھی آڈٹ ہو جائے کہ آپ نے ان اپوائنٹمنٹس کے لئے کیا پروسیجر اور طریقہ کار مقرر کیا ہوا ہے؟ کیا جو حکومت کا Set procedure ہے، جس کے تھرو میرٹ ریکروٹمنٹ کرتے ہیں، اور آپ لوگوں کو این ٹی ایس اور ایٹا کے ذریعے سے Initial screening test کرتے ہیں اور پھر اکیڈمکس کو اپنا ویٹیج دیتے ہیں، اس کے بعد آپ انٹرویو کو اپنا ویٹیج دیتے ہیں، مجھے لگتا ہے اس میں ESTA CODE کا فارمولا اور آپ کی حکومت کا، پی ٹی آئی کی حکومت کی جو میرٹ کی جو پالیسی ہے، اس کو Violate کیا جا رہا ہے، اس لئے میں بھرتیوں کے اوپر بھی ایک پورے آڈٹ کا ڈیمانڈ کرتا ہوں اور جو فنانشل انہوں نے دیا ہوا ہے، اس پر بھی میں کم از کم-----

<u>جناب سپیکر</u>: آنریبل لاء منسٹر، پلیز ریسپانڈ۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: یہ فگرز جو ہیں، یہ ٹھیک نہیں ہے۔ اور-----

<u>جناب سپیکر</u>: آنریبل اپوزیشن لیڈر، جناب اکرم خان درانی صاحب۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: فنانشل آڈٹ اور کلینیکل آڈٹ، اور ریکروٹمنٹ کے آڈٹ، یہ تین چیزیں میں ڈیمانڈ کرتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر</u>: سپلیمنٹری پلیز، جناب اکرم خان درانی صاحب۔

<u>جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف)</u>: جناب سپیکر صاحب، جس طرح عنایت اللہ خان صاحب نے کہا، ہماری تو یقیناً بڑی امیدیں تھیں کہ ہاسپیٹلز کی جو مینجمنٹ ہے، وہ بھی ٹھیک ہو جائے گی اور فوری طور پر وہ اقدامات ہوں گے، جو وہاں پر ضروریات ہیں لیکن وہاں پر اس میں بہتری تو نہیں آئی ہے۔ بلکہ ابھی جتنی بھی وہاں پر اپوائنمنٹ ہوئی ہیں، وہ وہاں پر صرف انٹرویوز کے ذریعے ہوئی ہیں اور ان کو وہاں پر میرٹ کے لوگ نہیں مل رہے تھے، بلکہ ریٹائرڈ لوگوں کو بھی دوبارہ وہاں پر لایا گیا جو کہ وہاں پر خانہ پری ہوئی ہے، میں صرف خلیفہ گل نواز کی یہاں پر بات کر لوں، یہاں پر انہوں نے کہا ہے کہ اس میں جو بھرتیاں ہوئی ہیں، 122 وہ بتا رہے ہیں، اس 122 میں وہاں پر جو ٹیسٹ و انٹرویو کا طریقہ ہے، وہ بھی ذرا پھر بتا دیں کہ انہوں نے جو وہاں پر جو سلیکشن کرنی تھی، وہ کس طریقے سے کی اور میں ابھی بھی جو 122 فگر ہے، یہ غلط ہے۔ سیکرٹری صاحب بھی نوٹ کر لیں، منسٹر صاحب بھی نوٹ کر لیں، میں نے ہفتہ پہلے یا

پانچ دن پہلے سیکرٹری صاحب کو خود بھی فون کیا کہ وہاں پر ابھی بھرتی ہوئی ہے، پندرہ لوگوں کی اور نہ وہاں پر کوئی ٹیسٹ ہوا نہ کوئی انٹرویو ہے، سلیکشن اپنی مرضی سے لوگوں کی گی ہے، تو سیکرٹری صاحب نے مجھے کہا کہ وہ بالکل خود مختیار ہیں، ہمارے کنٹرول میں فی الحال نہیں ہے، میں نے کہا کہ پاکستان کے اندر ہے یا پاکستان سے باہر ہے؟ اگر آپ مجھے As a Secretary آپ کے پاس کنٹرول نہیں ہے، اور وہ خود اتنے ذمہ دار لوگ ہیں تو میرے خیال میں پھر تو ہمیں خود ان سے نمٹنا پڑے گا، تو پھر آپ لوگ بھی کوئی گلہ نہ کریں کیونکہ وہ خود مختار لوگ ہیں اور خود لوگ وہاں پر پھر مل بیٹھ کر فیصلہ کرینگے۔ ایک تو یہ ہے کہ وہاں پر جو لسٹ ہے، یہ بالکل غلط ہے، اس سے بہت زیادہ ہوئے ہیں، یہ نوٹ کر لیں، یا ان کو پھر وہاں پر بلائیں، جتنی بھی اپوائنٹمنٹس ہوئی ہیں، تو ایک تو یہ ہے کہ اس ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے، اگر انہوں نے غلط اعداد و شمار دیئے ہیں اور وہاں پر زیادہ ہیں تو میرے خیال میں ایک تو منسٹر صاحب اس پر بات کر لیں، دوسرا عنایت اللہ خان نے کہا کہ ابھی خلیفہ گل نواز اور بنوں میڈیکل کالج کے اشتہارات آئے ہیں لیکن وہ ڈائریکٹ صرف انٹرویو ہیں، باقی صوبوں میں تو جو بھی ڈیپارٹمنٹس ہیں، اس کے پھر ٹیسٹ ہوتے ہیں، اس میں کوالیفائیڈ لوگ آ جاتے ہیں، اور اس کے بعد پھر دس لوگ یا پانچ لوگ جو میرٹ پر آتے ہیں، تو ان کو انٹرویو کے لئے بلاتے ہیں، وہاں پر ابھی جو اپوائنمنٹ کا طریقہ کار بنایا گیا ہے، وہ بھی بالکل اپنے منظور نظر لوگوں کے لئے بنایا گیا ہے، تو وہاں پر یہ تدریسی ہسپتال جو ہیں، قریب بنوں کا ہسپتال ہے، یہ لکی مروت، و کرک، بنوں و شمالی وزیرستان کے سارے لوگ جتنے بھی ہیں، ادھر ہی آتے ہیں، میرا تو ینگ منسٹر تھا، میری تو بڑے توقعات تھیں اور اپوزیشن نے تو جتنی پذیرائی کی کہ یہی ایک منسٹر ہے لیکن اس دن سے غائب ہے، ابھی دوبارہ ہمیں نظر نہیں آ رہا ہے، تو یہ اتنا اس صوبے کا وسیع شعبہ ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> ان کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔

<u>قائد حزب اختلاف:</u> اللہ ان کو صحت دے، مسلسل جب اجلاس آتا ہے تو اس کی طبیعت ٹھیک نہیں ہوتی ہے اور چونکہ سلطان صاحب جوابات دے رہے ہیں، ہم ان شاء اللہ ان کے جوابات سے مطمئن ہیں، وہ صحیح جواب دینگے۔ تو ایک تو یہ ہے کہ ابھی اس سال کی اے ڈی پی میں بہت زیادہ پیسے رکھے گئے ہیں، خلیفہ گل نواز، میں نے منسٹر صاحب کو ادھر بلایا اور میں نے ان کو کہا کہ خدارا ایک میٹنگ آپ بلالیں، وہاں سے ہمارے لوگ پشاور میں آتے ہیں اور پیسے اب اتنے زیادہ ہیں کہ ہم بیٹھیں اور اس کو ٹھیک کر لیں، اس نے کہا کہ ہفتے میں ٹھیک کریں اور دو مہینے گزر گئے، دو مہینے کے بعد ہفتہ نہیں آ رہا ہے، تو سیکرٹری صاحب

ایک کو بلالیں، وہاں پر جو بورڈ ہے، اور موجودہ اے ڈی پی میں جتنی زیادہ اماؤنٹ ہے کہ ہم اس کو بتادیں کہ وہاں پر کیا کیا ضروریات ہیں؟ اولیت ہم کس چیز کو دے دیں، تو یہ کچھ باتیں تھی جو کہ بہت اہم تھیں، میں نے آپ کے سامنے رکھیں۔ مہربانی۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی ثناء اللہ صاحب، سپلیمنٹری۔

<u>صاحبزادہ ثناء اللہ</u>: جناب سپیکر صاحب، عنایت اللہ خان صاحب نے جو سوال کیا ہوا ہے، یہ خیبر پختونخوا میں ایم ٹی آئی ریفارمز ایکٹ کے تحت کل آٹھ ہسپتال، جو جواب انہوں نے دیا ہے، یہ کونسے کیٹگری کے لوگ اس میں شامل ہیں، ڈاکٹرز، ساری جو بھرتیاں ہوئی ہیں، سوپیر تک، سر، یہ میرے خیال میں جو وارڈ منیجر اس نے اتنے بھرتی کئے ہونگے یہاں پر، یہ بہت کم بتایا گیا ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: دیکھیں، کوئسچن کے مطابق جواب تو ٹھیک ہے۔

<u>صاحبزادہ ثناء اللہ</u>: اس کوئسچن کو کمیٹی کو۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: کوئسچن میں Bifurcation نہیں مانگی گئی، اس میں تعداد مانگی گئی ہے سو، انہوں نے تعداد دے دی ہے۔ جناب سلطان خان صاحب۔

<u>وزیر قانون</u>: تھینک یو، مسٹر سپیکر، اور یہ جتنے بھی ممبرز ہیں سر، خاص کر عنایت اللہ صاحب، انہوں نے سوال پوچھا ہے، اور پھر آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن صاحب نے سپلیمنٹری کوئسچن کیا ہے، ہمارے آنریبل صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب، اللہ تعالی ان کو بھی صحت دے، ایکسیڈنٹ ہوا تھا ان کا کچھ دن پہلے، تو انہوں نے بھی سپلیمنٹری، میرے خیال میں ہسپتال جانا پڑا، تو اس لئے بڑے زیادہ پر جوش طریقے سے سپلیمنٹری وہ پوچھ رہے ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: سوائے نگہت اور کزئی صاحبہ کے سارے بیمار ہوتے رہتے ہیں۔۔۔۔

(قہقہے)

<u>وزیر قانون</u>: سر، یہ جتنے بھی سوالات ہیں، تو ایک تو سر، میں آتا ہوں عنایت اللہ صاحب نے جو Issue Raise کئے ہیں، بڑے Important Issues، ایک تو بنیادی بات سر، یہ ہے کہ ایم ٹی آئی کے تحت ادارے جو کام کر رہے ہیں تو یہ ایم ٹی آئی جو ہے، جس طرح پھر اکرم درانی صاحب نے بھی کہا، یہ Independent ہے، مطلب ہے اس طرح سے گورنمنٹ ادارے نہیں ہیں، اب ایم ٹی آئی ایکٹ کے آنے کے بعد، جس طرح پہلے تھے، تو A degree of independent has been given to

these institutions اور ان کے بورڈ آف گورنرز اور ان کے جو معاملات ہیں، وہ ایک Independent طریقے سے چل رہے ہیں لیکنHaving said this یہ بھی نہیں ہے کہ وہ بالکل آزاد ہیں کہ یہ بس بورڈ آف گورنرز آ گئے ہیں، ایم ٹی آئی آ گئے ہیں، اور بس حکومت کا کام ہی نہیں ہے ان کے ساتھ اور جناب سپیکر، جو پچھلے سیشن میں ایم ٹی آئی ایکٹ میں جو امنڈ منٹس لائے تھے، اور اس پر بڑی ڈیبیٹ بھی ہوئی تھی، تو اس کا مقصد بھی یہی تھا کہ یہ ایم ٹی آئی جو ادارے ہیں، تو جہاں پر ضرورت پڑی تو ان کو زیادہ مانیٹر کرنے کی ضرورت ہے، ان پر زیادہ چیک رکھنے کی ضرورت ہے، تو یہ امنڈ منٹس جو ہیں، اس وجہ سے ہم لائے بھی ہیں، تو یہ تو بہر حال ایک جنرل میں نے بات کر دی ہے۔ سر، انہوں نے کلینیکل اور فنانشل آڈٹ کی جو وہ بات کر رہے ہیں، عنایت اللہ صاحب، میں سر، ایک ریکویسٹ یہ کرنا چاہوں گا، کہ اچھا طریقہ کار یہی ہوگا، کہ انہوں نے جو سوالات اٹھائے ہیں، ایمپلائمنٹ کے حوالے سے کہ کس طرح یہ ایمپلائمنٹ ہوئی ہے، صاحبزادہ صاحب نے بھی اس میں ضمنی سوال کیا ہے، لیڈر آف اپوزیشن نے بھی کیا ہے، کہ یہ کس طرح ہوئی ہے، اس کا طریقہ کار کیا ہے، اس کا ٹیسٹ کیا ہے، اس کے نمبر جس طرح وہ پوچھ رہے ہیں، آپ کس معیار پر آپ دیتے ہیں، کس چیز کے کتنے نمبر اور کیا میرٹ ہوتا ہے؟ تو سر، میری ریکویسٹ یہ ہوگی کہ آنریبل ممبرز جو ہیں، جو اس میں Interested ہیں، تو میں ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو ڈائریکشنز ایشو کر رہا ہوں کہ وہ یہ سارا جو طریقہ کار ہے ایمپلائمنٹ کا کہ وہ کس طریقے سے کس Yard stick سے وہ ایمپلائمنٹ کرتے ہیں، تو یہ اس کا سارا Criteria آنریبل ممبرز کو جنہوں نے سوال پوچھا ہے اور جنہوں نے سپلیمنٹری پوچھا ہے وہ ان کو Provide کر دیں اور اس کے علاوہ جو انہوں نے فنانشل آڈٹ کی بات کی، تو بالکل میرے خیال میں اس میں کوئی شک نہیں ہے اس میں اگر ہم کہیں کہ نہیں ہونی چاہیئے تو یہ تو بہت غلط بات ہوگی تو I fully sport that، مجھے کوئی انفارمیشن یہ بھی دی گئی کہ کچھ Clinical and financial audit ہوا بھی ہے، تو ایک تو اس کی کاپی جو ہے وہ آنریبل جو عنایت اللہ صاحب ہیں اور لیڈر آف اپوزیشن ہے، صاحبزادہ صاحب کو بھی وہ Provide کر دی جائے تاکہ وہ چیک کر سکیں کہ فنانشل آڈٹ کی رپورٹ کیا ہے اور جو کلینکل آڈٹ ہے اس کی رپورٹ کیا ہے؟ تو اگر اس کے بعد ان کے کوئی اعتراضات ہوں گے یا وہ آڈٹ میں کوئی تبدیلی لانا چاہتے ہیں کہ آڈٹ کا طریقہ کار ٹھیک نہیں تھا یا ٹھیک تھا ایمپلائمنٹ کا طریقہ کار ٹھیک تھا یا ٹھیک نہیں تھا، تو میرے خیال میں اس کے بعد جو سوالات جنم لینگے تو وہ ضرور ہم اس کو Respond کرینگے Important question جو لیڈر آف

اپوزیشن نے Raise کیا، اس کے اوپر میں آتا ہوں سر، ایک تو اپوائنمنٹ کی بات خلیفہ گل نواز ہاسپٹل جو ہے ہمارے لئے وہ آنریبل ہیں، کسی بھی دوسرے شخص سے زیادہ ان کی بات جو ہے اس میں Weight زیادہ ہوگا اگر وہ کہہ رہے تھے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہمارے منسٹر صاحب کی آواز سے زیادہ ممبران کی آوازیں گونج رہی ہیں، پلیز خاموشی سے کارروائی کے دوران اس میں Participate کریں It's a very serious thing کہ یہ ایوان ہے پورے صوبے کا and the student of Cadet College Butrasi are witnessing to all of us تو اگر ان کی کلاس اور ہماری اسمبلی ایک جیسی ہوئی تو پھر بڑا افسوس ہوگا، یہ کلاس میں بھی اتنی وہ نہیں ہوتی جتنی اسمبلی میں یہ گفتگو ہو رہی ہے اور منسٹر صاحب بھی ڈسٹرب ہو رہے ہیں ادھر سے Movers بھی ڈسٹرب ہو رہے ہیں تو پلیز کوئی بات کرنی ہے، بڑی خاموشی سے کریں۔

وزیر قانون: سر، بالکل یہ رولز کے مطابق۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر۔

وزیر قانون: ڈیکورم بھی ہونا چاہیئے لیکن میرے خیال میں سر، صوبے کی سب سے بڑی۔

جناب سپیکر: نہیں، مجھے شرم ان سٹوڈنٹس سے آرہی ہے۔

وزیر قانون: صوبے کی سب سے بڑی کلاس تو یہی ہے، اپوزیشن ہماری کلاس لیتی ہے اور ہم اس کا جواب دیتے ہیں، تو وہ تو ہے ہی اس میں کوئی شک نہیں ہے (تالیاں) لیکن سر، یہ خلیفہ گل نواز ہاسپٹل کے بارے میں لیڈر آف اپوزیشن نے چونکہ ان کی بات کو ہم نے بڑا Weight دینا ہے تمام ممبرز کو دینا ہے لیکن پھر ان کی بات کو ہم As a former Chief Minister, as a Leader of Opposition اگر وہ کہہ رہے ہیں کہ 122 نہیں ہیں یہ زیادہ ہیں تو ایک تو یہاں سے یہ بھی ڈائریکشن کہ چونکہ ایم ٹی آئی ادارہ ہے اور لیڈر آف اپوزیشن کا جو اعتراض آیا ہے تو از سر نو، ان سے یہ ڈیٹیلز منگوالی جائیں کہ آپ ہمیں ایک بار پھر دے دیں اور میں لیڈر آف اپوزیشن سے بھی ریکویسٹ کروں گا کہ اگر کوئی میٹریل ان کے پاس ہے تو Kindly مجھے Provide کر دیں اگر اس طرح کی کوئی بات ہوئی کہ انہوں نے غلط بیانی کی ہے تو I promise on the floor of the House کہ پریویلج موشن جو ہے وہ ان کے خلاف آئے گی اور ان کے خلاف سخت ایکشن لینگے۔

جناب سپیکر: تھینک یو، منسٹر صاحب۔ عنایت اللہ صاحب۔

وزیر قانون: سر، آخر میں کوئی تھوڑا وہ چونکہ لیڈر آف اپوزیشن کے پوائنٹس تھے۔

Mr. Speaker: Ji, yes, yes.

وزیر قانون: دوسرا سر، یہ جو انہوں نے بات Raise کی ہے کہ میرٹ کے اوپر نہیں ہوا ہے، یہ سارا سلسلہ تو وہ بھی جو ریکروٹمنٹ پراسیس ہے وہ سارا اشفاف طریقے سے وہ بتائیں تاکہ ہم ان کو ڈیٹیل دے سکیں پھر بھی ان کا اگر کوئی اعتراض ہوا ہم پھر حاضر ہیں۔ سر، جو بنوں میڈیکل کالج میں ڈائریکٹ ریکروٹمنٹ کی بات انہوں نے کی ہے تو بالکل جی This should be seen، انہوں نے سیکرٹری صاحب سے خود بھی بات کی تھی لیکن میں بھی یہاں سے یہ آج ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے لئے ڈائرکشن ہو تو وہ یہ سارے نوٹ کر لیں اور Within days جو ہیں وہ Respond کرے تاکہ ان چیزوں کا فیصلہ ہو سکے سر، میں یہی جو دو تین چیزیں تھی وہ میں اس کا جواب سپلیمنٹریز میں جو آیا ہے، بالکل We are very open very transparent MTI اگر ہے بھی Independent اس کی ہے، بورڈ آف گورنرز ان کا ہے پھر بھی Overall چیف منسٹر صوبے کا چیف ایگزیکٹو ہوتا ہے، کیبنٹ Overall responsible ہوتی ہے تمام صوبے کے لئے اور کیبنٹ کیا ہے جی، کیبنٹ اسی ہاؤس سے ہے؟ وہ کیبنٹ بنتی ہے اور کیبنٹ جوابدہ ہوتی ہے اس ہاؤس کو، تو یہ کوئی نہ سمجھے کہ اگر لاء میں تھوڑی بہت Independence دی گئی، وہ ان کو پرفارمنس اچھی بنانے کے لئے دی گئی ہے، یہ اس ہاؤس کو پورا اختیار حاصل ہے کہ وہ ان اداروں اور ہر ادارے کے بارے میں سوال بھی پوچھے Probe بھی کرے اور ان میں اگر جو بھی کمی بیشیاں ہونگیں ان شاءاللہ وہ ہم ختم کرینگے۔

Mr. Speaker: Thank you very much. Ji Inyatullah Sahib.

جناب عنایت اللہ: ایک تو جب یہ بات کی جاتی ہے کہ سیکرٹری صاحبان کہتے ہیں اور منسٹر صاحب، اور میں مشکور ہوں ان کا، انہوں نے تو یہ بات نہیں کی ہے سلطان خان نے کہ یہ Autonomous ہے، یہ بات آپ کو معلوم ہونی چاہیئے کہ یہ ہاؤس جو ہے Provincial Consolidated Fund کا کسٹوڈین ہے، اور جو Single penny خرچ ہوتی ہے حکومت کے اندر، ہسپتالوں کے اندر اور اس ہاؤس سے Approve ہوتی ہے، تمام سرکاری ملازمین، تمام سرکاری ادارے، تمام اٹانومس ادارے جو اس ہاؤس سے ایک بھی پیسہ نکالتے ہیں They are accountable in front of this House اور یہ اس ہاؤس کی کمیٹیز کے سامنے Accountable ہے کیونکہ یہ اس ہاؤس، کسٹوڈین ہے Provincial Consolidated Fund کا According to the Constitution of Islamic

Republic of Pakistan تو اس لئے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جب میں نے یہ سوال کیا ہے کہ کلینکل آڈٹ نہیں ہو رہا ہے فنانشل آڈٹ ہو گا، کلینکل آڈٹ نہیں ہو رہا ہے اور یہ Main issue ہے ان ہاسپٹل کے اندر ان کی Efficiency بہتر نہیں ہو رہی ہے، ان کے اندر گورننس بہتر نہیں ہو رہی ہے، سروسز بہتر نہیں ہو رہی ہیں، اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ دونوں فگرز کے اندر جو آپ نے ریکروٹمنٹ کے دیئے ہوئے ہیں، جو آپ نے ریوینو کے دیئے ہوئے ہیں دونوں کے اندر مجھے Fudging لگتی ہے اور میں یہ بھی چاہوں گا کہ جو ریکروٹمنٹ کا پراسیس ہے وہ پراسیس بھی ٹرانسپرنٹ نہیں ہے۔ سپیکر صاحب، سچی بات یہ ہے کہ یہ اس لئے کہہ رہا ہوں کہ بحیثیت مجموعی آپ نے ایک پروسیجر اختیار کیا ہوا ہے آپ نے ٹیچنگ، میں ٹیچرز کی ریکروٹمنٹ پے کیوں سوال نہیں ہوتا کیونکہ وہ ٹرانسپرنٹ طریقے سے ہو رہا ہے، اگر یہاں نہیں ہو رہا ہے تو میں نے یہ سوال اس لئے لایا ہے کہ اس کو Further, probe کیا جائے اور Further probe کرنے کا طریقہ یہ رہے گا کہ آپ اس کے لئے کوئی پارلیمانی کمیٹی بنا دیں، یہ آپ کے لئے بھی Important ہے، یہ جو ایم ٹی آئی ہے اس کی Implementations یہ ٹیچنگ ہاسپٹل کے اندر گورننس اور سروس ڈیلیوری کی بہتری، یہ آپ کے لئے بھی Important ہے، آپ کی حکومت کے لئے Important ہے، اس لئے اس کے اوپر اگر حکومت کی اور پارلیمنٹری کمیٹیز کی Watchful eye ہو گی تو یہ پرفارم کرینگے، یہ بہتر ڈیلور کرینگے، اس لئے میں تو ڈیمانڈ کرتا ہوں کہ یہ فگرز کے اندر Fudging موجود ہے یہ صحیح نہیں ہے، اس لئے میں ڈیمانڈ کرتا ہوں کہ پارلیمنٹری کمیٹی آپ بنا دیں اور اس کے سامنے یہ سارے چیزیں لے آئے، Presentation دے دیں اور ان Presentations کے اندر ہم کو نسچنز کو پوچھیں گے، ہم یہ فلور آف دی ہاؤس پہ کہنا بھی چاہتے ہیں، ہم پروسیجر کا پوچھیں گے کہ آپ نے ریکروٹمنٹ کا پروسیجر کیا اختیار کیا ہے؟ ہم یہ پوچھیں گے کہ جو آپ نے ہمیں فگرز فراہم کئے ہیں، کیا آپ نے اتنے لوگ بھرتی کئے ہیں؟ ہم ان سے یہ پوچھیں گے کہ جو آپ نے Revenue show کیا ہے اس ریونیو کو واقعی یہ ریونیو ہے یا اس سے زیادہ ہے؟ کیونکہ کے ٹی ایچ اور ایل آر ایچ میں بہت بڑا فرق ہے لیکن ان کے ریونیو کو پندرہ کروڑ Show کیا گیا ہے اور چوتھا یہ ہے کہ کیا آپ کوئی کلینکل آڈٹ کرتے ہیں کہ آپ کیسے پرفارم کرتے ہیں؟ آپ کی Bed occupancy کیا ہے، آپ کی سرجری کتنی ہوتی ہے؟ آپ کے او پی ڈی کے اندر لوگ کتنے آتے ہیں Indoor patients کتنے ہوتے ہیں؟ تو یہ ساری چیزیں ایسی ہے کہ اس کو دیکھیں اور یہ حکومت، یہ اسمبلی جو ان کو

مینڈیٹ دیتی ہے، ان کو پیسے دیتی ہے، ان پیسوں کو صحیح خرچ کرنے کا ہم دیکھ سکیں کہ کیا وہ صحیح خرچ ہو رہے ہیں کہ نہیں خرچ ہو رہے؟

جناب سپیکر: جی بابک صاحب، سردار حسین بابک صاحب کا مائیک کھولیں۔

جناب سردار حسین: شکریہ جناب سپیکر، میں یہی ریکویسٹ آپ سے کرنے والا تھا، یہ کمیٹی کا بلکہ میں ساتھ ایڈ بھی کر لوں حکومت کے نالج میں لانے کے لئے کہ ان ہسپتالوں میں اسی حد تک کرپشن ہو رہی ہے کہ جو ٹینڈرز ہیں، مقابلے میں جو ٹھیکیدار جیت لیتے ہیں، ہم ثبوت پیش کر سکتے ہیں، تو اسی لئے میرا بھی یہ مطالبہ ہے کہ ایک کمیٹی بنائی جائے اور یہ میرے خیال میں حکومت کے لئے بھی آسانی رہے گی اور یہ تو میں یہ بھی ساتھ ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں جناب سپیکر، کہ ہیلتھ منسٹر صاحب کو معلوم ہے کہ آج ان کا بزنس ہے لیکن جب سے یہ اجلاس شروع ہوا ہے وہ نہیں آ رہے ہیں، فنانس منسٹر نہیں آ رہے ہیں، اسی طرح ایجوکیشن کے جو ایڈوائزر ہیں وہ نہیں آ رہے ہیں، دوسری طرف جناب سپیکر، وزیر اعلیٰ کے پاس سترہ محکمے ہیں وہ خود بھی نہیں آ رہے ہیں اور ایک لاء منسٹر جو ہیں ہمیں یہ بتا رہے ہیں کہ یہ Collective responsibility ہے، تو Collective responsibility ہے جناب سپیکر، لیکن جب اجلاس شروع ہو، وزراء کو پتہ ہوتا ہے آج ان کا بزنس ہے اور وہ نہیں آ رہے ہیں تو میرے خیال میں ان ساری چیزوں کو مدنظر رکھتے ہوئے آج دوبارہ بھی رولنگ دے دیں اور یہ بھی بڑی معذرت کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آپ رولنگ دے بھی دے رہے ہیں اس پر عمل درآمد بھی نہیں ہو رہا، وزراء جو ہیں وزیر قانون صاحب ایشورنس بھی دے رہے ہیں اس پہ عمل درآمد بھی نہیں ہو رہا، تو یہی ہم ریکویسٹ کرتے ہیں کہ جو ایم ٹی آئی کے حوالے سے ایک کمیٹی آپ بنائیں ہم ثبوت پیش کریں گے کہ یہاں پہ لیڈی ریڈنگ میں، لیڈی ریڈنگ میں ایسے ٹھیکیدار کو، ایسے ٹھیکیدار کو ٹینڈر دیا گیا ہے جو وہ مقابلے میں جیتا نہیں ہے اور یہ میں بڑے ذمہ داری سے کہتا ہوں کہ آپ کمیٹی بنائیں، یہ ثبوت خود آپ کے سامنے پیش کر دوں گا ان شاء اللہ۔

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر۔

وزیر قانون: سر، میں ایک تو آنریبل ممبرز جتنے بھی ہیں اس دن بھی بات ہوئی تھی فلور آف دی ہاؤس پہ کہ چونکہ سارے صوبے کا نمائندہ یہ جرگہ ہے، نمائندہ ہاؤس ہے اور اس میں جو بندہ بات کرتا ہے وہ On the record وہ آ جاتا ہے اور وہ میڈیا جو بیٹھا ہوا ہے تو جو صوبہ ہوتا ہے اس میں وہ بات چلی جاتی ہے تو ایک تو میری ریکویسٹ ہو گی میں کوئی سختی سے میں یہ بات نہیں کر رہا ہوں لیکن

ریکویسٹ یہ ہوگی کہ Allegations کی جگہ کوئی بات اگر ٹھوس بنیادوں پہ ہے تو وہ زیادہ اس بات کا ایک Weight بھی ہوتا ہے پھر اگر روزانہ Allegations ہوتے ہیں پھر اس Allegations کی کوئی قدر و قیمت نہیں رہ جاتی، تو ایک تو میری یہی ریکویسٹ ہے اگر کسی کے اوپر بھی چھوٹے سے چھوٹے آفیشل سے لے کے بڑے سے بڑے عہدے تک اگر آپ Allegations لگاتے ہیں تو With proof یہاں پر، میری طرف سے تو جو میں نے ایشورنسز دی ہیں ہر ایک ایشورنس پہ جو ہے، بلکہ میری طرف سے نہیں، جو بھی اس ہاؤس میں ایشورنس دی جاتی ہے، اس پہ عمل درآمد ہوتا ہے، اگر نہیں ہوتا تو اس کے خلاف پھر حکومت کا یہی کام ہے کہ وہ ایکشن لے گا اور Assure کرے گا کہ وہ بات ہو، باقی سر، ہم سٹینڈنگ کمیٹیوں کو کیوں اتنا غیر فعال بنانا چاہتے ہیں؟ اگر ہم اس ہاؤس میں ہر ایک ایشو پہ میں مطلب Colleague کی طرح، بھائیوں کی طرح، بابک صاحب جو ہیں وہ میرے ساتھ بڑی کمیٹیز میں ہم نے کام بھی بہت کیا ہے اور Respect بھی میں کرتا ہوں بہت، سر سٹینڈنگ کمیٹیز موجود ہیں ٹھیک ہے کچھ ایشوز پہ پارلیمنٹری کمیٹیز بن گئی ہیں لیکن اگر ہم ہر ایک چیز پر پارلیمنٹری کمیٹی بنائینگے تو پھر تو سٹینڈنگ کمیٹیز کا وہ جو ایک جس طرح اپوزیشن کے لئے بھی اچھا ہے، حکومت کے لئے بھی اچھا ہے کہ ان کو فعال بنا کے اس کو ایک وزن دیا جائے تو میں بالکل میں Oppose نہیں کروں گا، یہ جو چیزیں انہوں نے پوائنٹ آؤٹ کی ہیں سر، اگر یہ اپوزیشن ممبرز Kindly, Sir اگر بابک صاحب سے بھی ریکویسٹ ہے اور آنریبل عنایت صاحب سے ریکویسٹ ہے، اب عنایت صاحب نے سر، بات کر لی ہے فنانشل اینڈ جو ریکر ٹمنٹ کے بارے میں جو آڈٹ وہ چاہتے ہیں تو سر، ڈیپارٹمنٹ کا جواب چونکہ انہوں نے سپلیمنٹری اس میں پوچھا ہے، فنانشل اور کلینکل آڈٹ کے بارے میں The department has given its comments کہ وہ ہو چکا ہے شفاء انٹرنیشنل جو تھرڈ پارٹی ہے، وہ کر چکی ہے، تو میری رائے یہی ہے کہ سر وہ دیکھ لے، کاپیز سارے اپوزیشن ممبرز کو Provide کر دیئے جائینگے وہ پڑھ لیں اگر اس میں پھر کوئی اعتراض ہے تو بیشک وہ اعتراض ہم لے سکتے ہیں۔ باقی جو بابک صاحب نے بات کی ہے یا لیڈر آف اپوزیشن یا عنایت صاحب یا صاحبزادہ صاحب نے یہ سارے ایشوز جو ہیں اگر جب بھی ضرورت ہوگی تو سر The Standing Committee on Health جو ہے وہ اس ہاؤس کی موجود ہے اس میں آپ لے جائیں۔ اس کے علاوہ جو Mover ہوگا کسی اعتراض کا، وہ بھی Invite ہو سکتا ہے اس کمیٹی میں وہ بیٹھ سکتا ہے، تو میرے خیال میں سر، ہمیں سٹینڈنگ کمیٹیز جو ہیں ان کو زیادہ فعال بنانا چاہیئے۔ اگر

ہر ایک بات پہ پارلیمنٹری کمیٹی بنے گی تو مطلب آپ کی رائے اپنی ہے لیکن میرے خیال میں تھوڑا بہت سٹینڈنگ کمیٹیز کو ہم نے فعال بھی بنانا ہے جی۔

جناب سپیکر: جی اکرم خان درانی صاحب کچھ کہنا چاہتے ہیں And the Question's Hour is over then because time already آگے نکل گیا ہے۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر صاحب، ہم خود بھی سٹینڈنگ کمیٹیوں کو اہمیت دینا چاہتے ہیں کیونکہ وہ اس ایوان کی ہی ہیں لیکن ابھی یہ سٹینڈنگ کمیٹیاں کس طرح چلیں گی؟ جب آپ نے Help دی ہے گورنمنٹ کو، اس پہ زیادہ کام ہے، اس کا چیئر مین اپوزیشن کا نہیں، وہ ہے گورنمنٹ کا، آپ نے ایجوکیشن کی جو Main ایک سٹینڈنگ کمیٹی ہے، وہ آپ نے دی ہے تو، اگر ہم اس وقت جو آپ سے مذاکرات کر رہے تھے ہم اس لئے ڈیمانڈ کر رہے تھے کہ جو Main کمیٹیاں ہیں، اصلاح کے لئے اس ہاؤس کی اور اس گورنمنٹ کی بہتری کے لئے اس کمیٹی کی چیئر مین شپ آپ دے دیں اپوزیشن کو، ابھی ایک کمیٹی دی گئی تھی وہ بھی واپس لی گئی، تو جو میر الاء منسٹر صاحب ابھی یہ بات کر رہا ہے کہ اس کے وزن میں کمی آئے گی جو سٹنڈنگ کمیٹیاں ہیں، سٹینڈنگ کمیٹیوں کی تو اہمیت آپ لوگوں نے خود ختم کی، پارلیمنٹ میں وہاں پر اسد قیصر صاحب ہیں وہ لسٹ آپ دیکھیں کہ وہاں پر جتنی بھی Main کمیٹیاں ہیں، وہاں پر میں پانچ سال فیڈرل منسٹر رہا وہ اپوزیشن کے پاس ہوتی ہیں جو بھی غلطیاں ہوتی ہیں، وہاں پر اپوزیشن کا جو چیئر مین ہوتا ہے، وہ اس کو بڑی باقاعدگی کے ساتھ دیکھتا ہے، تو یہاں پر بھی، آپ کو مزید بھی پارلیمانی کمیٹیاں آپ کے آئیں گی چونکہ ابھی وہ Trust، وہ اعتماد نہیں رہا تو اس لئے میں تو کہہ رہا ہوں کہ یہ ہیلتھ بھی بڑی اہم ہے اور یہ ایم ٹی آئی جو بنی ہے، اس میں بہت زیادہ کام ہے، تو جو ڈیمانڈ عنایت اللہ خان نے کی ہے بابک صاحب نے کی ہے، اس کو میں سپورٹ کر رہا ہوں اور اس لئے سپورٹ کر رہا ہوں کہ یہ چھ تدریسی ہسپتال یہ چھ تدریسی، یہ آٹھ ہسپتال پورے جو اس صوبے کے ہیں، اگر ہم آٹھ تدریسی ہسپتالوں کو درست کر لیں یقین جانیئے ہیلتھ کا بوجھ جو ہے وہ بہت کم ہو جائے گا اور اس میں کیا قباحت ہے؟ ہم آپ کے ساتھ تعاون کرنا چاہتے ہیں، اگر کسی نے غلطی کی، اس کی نشاندہی کرنا چاہتے ہیں اور پھر مل بیٹھ کر وہ طریقہ کار بھی آپ لائیں کہ اگر کسی نے غلطی کی، اس کو کیا سزا دینی ہے، واقعی کسی کے پاس Proof ہے؟ ابھی سب سے بڑی بات جو وہ بابک صاحب نے کی کہ میرے پاس Proof ہے، ایل آر ایچ میں جو ٹینڈرز ہوئے ہیں اور جب ٹینڈر مشینری کا ہو جاتا ہے اور اس میں Low quality کی مشینری آ جاتی ہے تو وہ چلتی نہیں ہے، تو یہ تو ہم

آپ سے درخواست کر سکتے ہیں کہ آپ اس کو ایک پارلیمانی کمیٹی بنادیں اور ایک میری گزارش ہے کہ دو کمیٹیوں کا نوٹیفکیشن، تین کا آج آپ کرلیں، ایک تو جو بلین ٹری پہ بنی ہے، آپ کے پاس نام پڑے ہیں آج نوٹیفکیشن کرلیں۔ آپ کی میز تک پہنچی ہے اور بی آر ٹی کا میں نے اپوزیشن سے نام دے دیئے لاء منسٹر، کو اس کا بھی نوٹیفکیشن آج کرلیں اور ہیلتھ کا بھی آپ اعلان کریں، میں نام دے رہا ہوں اور اس کا بھی کریں کہ ہم اس صوبے کو Smoothly چلا لیں، یقیناً جی آج کا 'اوصاف اخبار' آپ دیکھیں اس میں Statement ہے سیکرٹری صاحب بھی بیٹھیں ہیں ہیلتھ کے، یہاں پر جو مقامی ہماری دواساز کمپنیاں ہیں، انہوں نے پچاس فیصد قیمتیں بڑھائی ہیں پندرہ فیصد گورنمنٹ نے Allow کی ہیں اور آج 'اوصاف اخبار' پہ بڑی ہیڈلائن ہے کہ مقامی کمپنیوں نے پچاس فیصد ادویات کی قیمتیں بڑھائی ہیں، تو کوئی تدارک نہیں ہے جی جس طرح کوئی لاوارث چیز پڑی ہے جس کا کوئی پوچھنے والا نہیں ہے، تو میرے خیال میں یہ ایوان اس کو صرف درست کر سکتا ہے۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی۔ میرے خیال میں لاء منسٹر صاحب، If you agree اس کو ہم سٹینڈنگ کمیٹی، ہیلتھ کو، سٹینڈنگ کمیٹی کو ریفر کر دیں اور جو یہ Movers ہیں، یہ بھی اس میں موجود ہوں Because جیسے بابک صاحب کہتے ہیں He has a proof, so we must۔

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): سر، میں ایک ریکویسٹ اگر کر سکوں، سر، آپ کی اجازت سے اور جو آنریبل لیڈر آف اپوزیشن ہیں میرے بزرگ بھی ہیں میں ریکویسٹ کرتا ہوں تو کبھی، کبھی نہیں، ہمیشہ انہوں نے میری ریکویسٹ مانی بھی ہے، سر، میں ریکویسٹ یہ ہے کہ چونکہ یہ جتنی رپورٹس، میں جن کی بات کر رہا ہوں، یہ عنایت اللہ صاحب نے جسطرح فنانشل اور کلینیکل آڈٹ جو ہیں وہ ایک مرتبہ آپ اپنی نظر سے گزار لیں، جو سینیئر یہاں پر لوگ بیٹھے ہیں، آپ ایک دفعہ اپنی نظر سے گزار لیں If you feel, if you feel کہ اتنا بڑا مسئلہ ہے کہ پھر پارلیمنٹری کمیٹی Even بنالیں لیکن سر، میں ریکویسٹ یہ ہوگی کہ ایک دفعہ کم از کم یہ پڑھ لیں اس کے بعد میں آپ کے ساتھ Agree کر جاؤں گا۔

جناب عنایت اللہ: They should refer it to the Standing Committee اس کا چیئرمین وہ بھی حکومتی ٹریژری بنچز کا ممبر اس کو چیئر کرتا ہے نا، موؤرز کو بلائیں اس کو موؤرز کو بلائیں اس کو۔

جناب سپیکر: نہیں، Question is not this ٹریژری بنچز والا کرتا ہے یا دوسرا کرتا ہے Question is this, the matter is very serious, if have the proof regarding about

any hospital, as Mr. Babak Sahib is saying that he has the proof regarding the LRH, so یہ ایسا Matter ہے، اس کو Ignore نہیں کیا جا سکتا، So جیسا یہ کہہ رہے ہیں میرے خیال میں پارلیمنٹری کمیٹی کی بجائے اس کو ہم ہیلتھ کی سٹینڈنگ کمیٹی کو ریفر کر دیتے ہیں، They will probe, وہ اپنا ثبوت جو وہاں پر پیش کر دیں گے And the thing will be clear, ہاں۔ So, the question before the House is that the matter shall be referred to the Standing Committee on Health? Those who are in favour may say 'Yes' and those who are against may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The matter is refered to the Standing Committee on Health. The Question's Hour is over.

جناب سپیکر: جی نگہت بی بی، اچھا یہ بلین ٹری اور بی آر ٹی، یہ دو اس کی ہم اناؤ سمنٹ کرتے ہیں۔ ان شاء اللہ جی، نگہت بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، آج گیارہ سال کے بعد شاہ صاحب کا بیٹا بیٹھا ہوا ہے، تو مجھے آج یاد آیا ہے کہ پورے بارہ بج چکے ہیں تو اگر Tea break کر دی جائے تو مہربانی ہو گی۔

جناب سپیکر: ہاں Tea break کرنی چاہیئے، So, far fifteen

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شاد محمد خان صاحب کا بیٹا بیٹھا ہوا ہے، تو جب، وہ بارہ بجے کی سوئی اس پہ چڑھ گئی ہے جی۔

جناب سپیکر: یہ Remaining Questions جو رہ گئے ہیں، یہ ٹیبل ہونگے، یہ دو کوئسچنز آپ کے رہ گئے ہیں، So پندرہ منٹ کا وقفہ کرتے ہیں For the tea break. The sitting is adjourned for fifteen minutes.

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

653_ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیا وزیر جیلخانہ جات ارشاد فرمائیں گی کہ:

ہری پور جیل میں قیدیوں کی تعداد کتنی ہے، کتنا سٹاف موجود ہے تمام سٹاف کی لسٹ مہیا کی جائے نیز جیل ہذا میں مریضوں کی دیکھ بھال کے لئے کتنے ڈاکٹر تعینات ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (الف) ہری پور جیل میں قیدیوں کی تعداد 1234 ہے اور اس جیل میں سٹاف کی تفصیل جز (الف) میں دی گئی ہے اور بیمار قیدیوں کی دیکھ بھال کے لئے ایک سینیئر میڈیکل آفیسر، ایک میڈیکل آفیسر اور ایک فیمیل میڈیکل آفیسر بمعہ پیرامیڈیکس سٹاف تعینات ہیں۔

Detailed List of Staff of Central Prison Haripur.

S. No.	Name of Post	Sanctioned	Filled	Vacant
01	Superitendent Jail (BPS-19)	01	Temporary	01
02	Senior Medical Officer (BPS-18)	01	01	Nil
03	Budget &Account Officer	01	01	Nil
04	Deputy Superitendent (BPS-17)	02	02	Nil
05	Medical Officer (BPS-17)	02	01	01
06	Medical Officer Female (BPS-17)	01	01	Nil
07	Psychology (BPS-17)	01	01	Nil
08	Senior Instructor (BPS-17)	04	Nil	04
09	Assistant (BPS-16)	01	01	Nil
10	Chief Technician (BPS-16)	01	01	Nil
11	Computer Operator (BPS-16)	03	03	Nil
12	Senior Technician (BPS-16)	01	01	Nil
13	Senior Assistant Superitendent Jail (BPS-16)	04	04	Nil
14	Assistant Superitendent Jail (BPS-14)	04	04	Nil
15	Assistant Superitendent Jail Female (BPS-14)	01	01	Nil
16	Instructor (BPS-14)	02	01	01
17	Senior Clerk (BPS-14)	03	03	Nil
18	Technician (BPS-14)	01	01	Nil
19	Junior Technician (BPS-12)	04	04	Nil
20	Junior Clerk (BPS-11)	02	01	Nil
21	Chief Head Warder (BPS-09)	09	09	Nil
22	Chief Head Warder Female (BPS-09)	02	01	01
23	LHV (BPS-09)	01	Nil	01
24	SVT (BPS-08)	01	01	Nil
25	Head Warder (BPS-07)	35	23	12
26	Head Warder Female (BPS-07)	02	01	01

27	Driver (BPS-06)	02	01	01
28	Junior Vernacular Teacher (BPS-06)	01	01	Nil
29	Religious Teacher (BPS-06)	01	01	Nil
30	Carpenter (BPS-06)	01	01	Nil
31	Electrician	01	01	Nil
32	Female Warder (BPS-05)	08	05	03
33	Masson (BPS-05)	01	01	Nil
34	Motor Mechanic (BPS-05)	01	01	Nil
35	Tailor Master (BPS-05)	01	01	Nil
36	Warder (BPS-05)	344	152	192
37	Weaving Master (BPS-03)	01	01	Nil
38	Band Master (BPS-03)	01	Nil	01
39	Drill Instructor (BPS-03)	02	02	Nil
40	Gate Keeper (BPS-03	02	Nil	02
41	Mali (BPS-03)	20	19	01
42	Sweeper (BPS-03)	481	258	223

658_ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیا وزیر داخلہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ حکومت نے E-FIR کی سہولت متعارف کروائی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مردان ڈویژن میں اب تک کتنی FIR درج ہو چکی ہیں۔ تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب) مردان ڈویژن میں اب تک 886 E-FIR رپورٹس درج ہو کر کارروائی عمل میں لائی گئی ہے۔

مردان۔ 309

صوابی۔ 187

چارسدہ۔ 183

نوشہرہ۔ 207

662_ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیا وزیر داخلہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ حکومت نے E-FIR کی سہولت متعارف کروائی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو کوہاٹ ڈویژن میں اب تک کتنی FIR درج ہو چکی ہیں۔ تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب) کوہاٹ ڈویژن کے دو اضلاع کرک اور ہنگو میں تا حال کوئی E-FIR رپورٹس درج نہیں ہوئی البتہ ضلع کوہاٹ میں 04 E-FIR درج ہوئی ہیں۔

663_ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیا وزیر داخلہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ حکومت نے E-FIR کی سہولت متعارف کروائی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ڈی آئی خان رینج میں اب تک کتنی FIR درج ہو چکی ہیں۔ تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب) ضلع ڈی آئی خان میں اب تک 261 کمپلینٹ موصول ہوئی ہیں جن میں 237 پر کارروائی عمل میں لائی گئی ہے۔ جن میں 24 پر کارروائی جاری ہے۔اسی طرح ضلع ٹانک میں 05 E-FIR درج ہوئی ہیں۔

664_ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیا وزیر کھیل ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ حکومت نے صوبہ بھر میں کھیل کے میدان بنانے کا اعلان کیا تھا؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ہزارہ ڈویژن میں کن کن مقامات پر کتنے کھیل کے میدان بنائے گئے ہیں۔ کتنے مکمل ہو چکے ہیں مذکورہ ڈویژن میں مقامات کی تفصیل علیحدہ علیحدہ و ضلع وائز فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (سینئر وزیر سیاحت، کھیل، ثقافت، اثار قدیمہ): (الف) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب) ہزارہ ڈویژن میں کھیل کے میدانوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام ڈویژن	ڈسٹرکٹ	تحصیل پلے گراونڈ	کیفیت
ہزارہ	ایبٹ آباد	تحصیل حویلیاں	مکمل ہو چکا ہے۔
		تحصیل ایبٹ آباد	کام جاری ہے۔
	مانسہرہ	تحصیل اوگی	مکمل ہو چکا ہے۔
		تحصیل بالاکوٹ	Site issue
		تحصیل مانسہرہ	ٹینڈر

	کوہستان	تحصیل پٹن	مکمل ہو چکا ہے۔
		تحصیل پالس	Not identified
		تحصیل داسو	Land issue
		تحصیل کندیہ	Site issue
	ہری پور	تحصیل غازی	مکمل ہو چکا ہے۔
		تحصیل ہری پور	مکمل ہو چکا ہے۔
	تورغر	تحصیل حسن زئی	مکمل ہو چکا ہے۔
		تحصیل جدبہ	سیکشن 5
	بٹگرام	تحصیل الائی	مکمل ہو چکا ہے۔
		تحصیل بٹگرام	سیکشن Issued 6, 7 & 17

قاعدہ 38 کے تحت ایوان کی میز پر رکھے گئے سوالات اور ان کے جوابات

756_ جناب عنایت اللہ: کیا وزیر داخلہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

آیا یہ درست ہے کہ اٹھارویں ترمیم کے بعد تمام اسلحہ لائسنس کا اختیار صوبوں کو دیا گیا جس میں ممنوعہ بور کے لائسنس کا اجراء بھی شامل ہے؛

اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو اب تک کتنے لوگوں کو ممنوعہ بور کے لائسنس جاری کئے گئے ہیں اگر نہیں تو وجوہات بیان کی جائیں؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ اٹھارہویں آئینی ترمیم کے بعد صوبوں کو ممنوعہ بور لائسنسز کے اجراء کا اختیار دیا گیا ہے تاہم صوبہ میں امن و عامہ کی خراب صورتحال اور حکام بالا کی جانب سے منظوری نہ ہونے کی وجہ سے ابھی محکمہ ہذا نے ایک بھی ممنوعہ لائسنس جاری نہیں کیا۔

690_ جناب عنایت اللہ: کیا وزیر منصوبہ بندی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ حکومت نے دبئی اور چائنہ میں روڈ انویسٹمنٹ شوز منعقد کئے تھے؛

(ب) اگر الف کا جواب اثبات میں ہو تو ان شوز پر حکومت کا کتنا خرچہ آیا تھا ان کانفرنسز کے نتیجے میں کل کتنے (MoUs) دستخط ہوئے تھے نیز ان ایم او یوز کے دستخط ہونے کے بعد عملاً کتنی سرمایہ کاری ہوئی اور کتنے منصوبوں پر عملی اقدامات اٹھائے جا چکے ہیں مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں یہ درست ہے۔

چائنا روڈ شو

صوبائی حکومت نے چائنہ میں روڈ شوز کا انعقاد کیا۔ جس میں مختلف چینی کمپنیوں کے ساتھ 84 معاہدے کئے یہ معاہدے تعلیم، فنی تعلیم، روڈ معدنیات، ٹرانسپورٹ، انڈسٹریز، انفارمیشن ٹیکنالوجی، زراعت، لوکل گورنمنٹ، انرجی اور پاور کے شعبہ جات شامل کئے گئے ہیں جو کہ مختلف مراحل میں ہیں۔ یہ تمام ایم او یوز صوبائی کابینہ سے منظور شدہ ہیں۔

مندرجہ ذیل ایم او یو، منصوبے تکمیل کے مراحل میں ہیں اور ان کے لئے مختلف چائنیز کمپنیوں نے سرمایہ کاری کی حامی بھری ہے۔

محکمہ انرجی اور پاور۔ ہائیڈرو پاور پراجیکٹ 610 میگاواٹ۔

محکمہ انفارمیشن ٹیکنالوجی (سکالرشپ اور ریسرچ)۔

محکمہ ہائر ایجوکیشن 19 پراجیکٹ (سکالرشپ اور ریسرچ)۔

تمام محکمہ جات نے فنانس ڈیپارٹمنٹ کی وضع کردہ پالیسی کے مطابق مجوزہ ہیڈ سے خرچہ کیا اور محکمہ کے پاس اس کی تفصیل موجود ہے، تمام ایم او یوز کی لسٹ ہے (تفصیل ایوان کو فراہم کی گی)۔

دبئی روڈ شوز

جی ہاں، گزشتہ حکومت نے فروری 2015 میں عالمی بینک کے تعاون سے دبئی میں ایک روڈ شوز منعقد کیا تھا۔ روڈ شو کا بنیادی مقصد صوبے میں دستیاب سرمایہ کاری کے وسائل کو ملکی اور عالمی سطح پر متعارف کروانا مقصود تھا اس روڈ شو پر صوبائی حکومت نے کوئی اخراجات نہیں کئے بلکہ جملہ اخراجات عالمی بینک نے برداشت کئے۔

مذکورہ روڈ شو میں صوبے کے تقریباً تمام شعبوں میں دستیاب سرمایہ کاری کے منصوبے پیش کئے گئے۔ جن مین توانائی، بجلی، سیاحت، ہاؤسنگ، زراعت ومال مویشی اور معدنیات شامل تھے۔ سرمایہ کاروں نے منصوبوں پر دلچسپی کا اظہار کیا۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی چائے کے لئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

<u>جناب سپیکر:</u> میں سب کو پوائنٹ آف آرڈر دوں گا، تھوڑا سا دو بل Introduce کر لیں اور سارا ٹائم آپ لے لیں۔ Where is the Law Minister، آپ کو بھی ٹائم دوں گا، ایک دو کال اٹینشن لے لیتے

ہیں، پھر میں دیتاہوں سب کو دراصل میں سارا ٹائم دیتاہوں آج ہمارے پاس کافی ٹائم ہے میں دیتاہوں آپ کو ٹائم۔

توجہ دلاؤنوٹس ہا

<u>Mr. Speaker</u>: Mr. Waqar Ahmad Khan, MPA, to move his call attention notice No. 130, in the House.؟وقار صاحب ہیں نا

<u>جناب وقار احمد خان</u>: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میں وزیر برائے محکمہ صحت کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ پورے سوات کی تقریباً آبادی 23 سے 25 لاکھ بشمول آباسین کوہستان کی آبادی بھی، سیدو شریف سے سوات سیدو گروپ ہسپتال پر انحصار کرتی ہے لیکن بد قسمتی سے پچھلے تین چار مہینوں سے ادارہ بنیادی سہولیات کی فراہمی سے بالکل قاصر ہے۔ایم آر آئی مشین، سٹی سکین، ڈاپلر الٹرا ساؤنڈ، ڈیجیٹل ایکسرے مشین خراب ہیں، مذکورہ مشینیں پچھلے پانچ سالوں میں لگائی گئیں لیکن ابھی تک فعال نہیں ہوئیں۔اس کے علاوہ بنیادی قسم کی ادوایات اور انجکشن بھی ناپید ہیں، لہذا حکومت بغیر کسی تاخیر کے ہسپتال میں بنیادی سہولیات فراہم کرنے کے لیے توجہ دے اور اپنے عملی نعرہ صحت ایمر جنسی پروگرام کو عملی جامہ پہنائے۔

جناب سپیکر صاحب! میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں، ڈی ایچ کیو ہسپتال سنٹرل ہسپتال ہے وہاں پہ نو الٹرا ساؤنڈ مشینیں ہیں سر، اس میں دو فعال ہیں اور سات خراب ہیں، پورے ہسپتال میں ایک ایکسرے مشین ہے سادہ ڈیجیٹل مشین نہیں ہے اور پوری آبادی بشمول بونیر، دیر، شانگلہ کے لوگ وہاں پہ آتے ہیں اور ایک بھی ویکسین Available نہیں ہے، Dog bite کی یہاں کوئی انٹی بائیوٹک یہاں تک کہ کینولہ بھی وہاں پہ میسر نہیں ہے سر، بہت ہی برے حالات ہیں سیکرٹری صاحب اگر بیٹھے ہوئے ہیں منسٹر صاحب کی توجہ میں چاہوں گا چونکہ پورے کے پورے سوات کے بشمول ساری آبادی جو ہے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: لاء منسٹر صاحب، آپ نے Respond کرنا ہے، لاء منسٹر صاحب، آپ نے Respond کرنا ہے، ابھی ذرا توجہ رکھیں۔

<u>جناب وقار احمد خان</u>: سٹی سکین مشین جو ہے سر، سٹی سکین مشین سر پچھلے چھ مہینے سے خراب پڑی ہے۔ ابھی گیارہ بجے مجھے اطلاع ملی ہے ایم آر آئی مشین ابھی سٹارٹ ہوئی ہے وہ بھی کیجولٹی کے ڈیپارٹمنٹ میں

نہیں ہے سر Doppler Ultrasound نہیں ہے، وہاں پہ ڈیپارٹمنٹ میں ڈیجیٹل ایکسرے مشین نہیں ہے اور روزانہ سیکڑوں ہزاروں وہاں پہ مریض آتے ہیں سر۔

<u>جناب سپیکر</u>: وقار خان، آپ کا کال اٹینشن آگیا ہے، آپ نے پڑھ بھی لیا ہے، ذرا منسٹر صاحب سے جواب لے لیں۔

<u>جناب وقار احمد خان</u>: ٹھیک ہے سر۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی لاء منسٹر صاحب۔

<u>جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون)</u>: تھینک یو سر۔ سر، میں شکریہ ادا کرتا ہوں جو ہمارے آنریبل ممبر ہیں، وقار احمد خان صاحب اور۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: وہ آج بڑے تیار ہو کے آئے ہیں۔

<u>وزیر قانون</u>: بڑے تیاری سے سر! اور ہیلتھ جو بڑا ایک Crucial subject ہے، اس پہ انہوں نے ایسی تیاری کی ہے کہ I must give credit کہ وہ اسمبلی میں یہ ایشوز لا رہے ہیں تو یہ بہت اچھی بات ہے سر، (تالیاں) تو سر، یہ جو انہوں نے ایشو Raise کیا ہے آج تو بڑے سوالوں میں بھی انہوں نے بڑے ایشوز کو اجاگر کیا ہے اور وہ ڈیپارٹمنٹ کے نوٹس میں بھی آگئے ہیں اور اس پہ ایکشن بھی لیا جائے گا اور جو ہم نے بتایا تو ان کو بھی Inform کر لیا جائے گا۔ چونکہ سر، This is a call attention انہوں نے جو سیدو گروپ آف ہاسپٹلز ہیں تو اس کے بارے میں وہاں پہ نشاندہی کی ہے کہ کوئی فقدان اگر یا کوئی Facilities جو ہیں They are not in working condition مثلاً ایم آر آئی مشین کے بارے میں بات کی ہے، سٹی سکین کے بارے میں بات کی ہے Doppler Ultrasound اور Digital X-ray مشین وہ کہہ رہے ہیں کہ خراب ہیں، تو سر چونکہ یہ کال اٹینشن ہے تو ان کا پوائنٹ جو ہے وہ ہم نے لے لیا ہے، یہ چار چیزیں جو انہوں نے پوائنٹ آؤٹ کی ہیں، وہ ہم نے نوٹ کر لی ہیں، میں اسی ابھی اسی سیشن کے دوران چونکہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ والے لوگ بیٹھے ہیں تو ان سے میں یہ کہہ رہا ہوں کہ ان چار چیزوں کا وہ جواب آنریبل ممبر کو دے دیں، اگر وہ کہہ رہے ہیں تو Obviously وہ وہاں کے مقامی ہیں ان کو پتہ ہوگا ان کی بات کو ہم Honor کریں گے، تو اگر کام نہیں کر رہے ہیں تو وہ اس پہ فوری طور پہ آپ یہ چیزیں فنکشنل بنائیں، یہ ڈائریکشنز ہیں، اگر کسی چیز کے اوپر آپ نے Improvement کے لیے کوئی اقدام اٹھایا ہے تو وہ بھی آنریبل ممبر کے نوٹس میں آپ لے آئیں۔

تو سر، ان شاء اللہ انہوں نے جو ایشوز اٹھائیں ہیں اپنے حلقے کے لیے اپنے ضلع کے لیے، اپنے لوگوں کے لیے یہ ایشوز اٹھائے ہیں We fully support him جو چیزیں بھی اس وقت فنکشنل نہیں ہیں نمبر ایک ڈائریکشنز ہیں کہ Make them functional, number نمبر ٹو اگر کوئی Steps آپ نے اٹھائے ہیں Inform the honorable Member right now، ابھی اسی اجلاس میں آپ Inform کر دیں تاکہ ان کی بھی تسلی بھی ہو جائے اور وہاں پہ کام بھی شروع ہو سکے چونکہ سر، کال اٹینشن ہے تو اس وقت ہم یہی کر سکتے ہیں، آگے اگر ان کو کوئی بھی پرابلم ہوا، Solve نہ ہوا تو ضرور ہم پھر اس پہ اقدامات لیں گے۔

جناب سپیکر: میں یہاں سے بھی رولنگ دیتا ہوں کہ ہیلتھ کے چونکہ لوگ بیٹھے ہوئے ہیں یہ بڑی Important چیزیں ہیں۔ پورے صوبے کی Health facility کی ہمیں رپورٹ پیش کریں جو ورکنگ میں ہیں اور جو ورکنگ میں نہیں ہیں اور جو نہیں ہیں تو ہمیں Date دیں کہ کب تک یہ Working condition میں ہو جائیں گی، اور آپ کے پاس ایک ہفتے کا ٹائم ہے (تالیاں) سردار اورنگزیب خان نلوٹھا صاحب، رکن صوبائی اسمبلی، توجہ دلاؤ نوٹس 136۔

سردار اورنگزیب: سر، مجھے تو نہیں ملا ہے توجہ دلاؤ نوٹس، کاپی مجھے نہیں ملی ہے۔

جناب سپیکر: آپ اس میں دیکھ لیں، دے دیں کاپی دے دیں۔

سردار اورنگزیب: سپیکر صاحب، مجھے کاپی مجھے نہیں ملی ہے اس کی ادھر بھی نہیں۔

جناب سپیکر: کاپی دے دیں، کاپی دیں، یہ سٹریٹ کرائمز کے بارے میں آپ کا کال اٹینشن ہے حیات آباد میں، مل گئی نلوٹھا صاحب؟

سردار اورنگزیب: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، صوبہ بھر میں بالعموم پشاور اور ایبٹ آباد میں بالخصوص سٹریٹ کرائمز میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے، میں وزیر برائے محکمہ داخلہ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ صوبہ بھر میں بالعموم پشاور اور ایبٹ آباد میں بالخصوص سٹریٹ کرائمز میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے، پچھلے دنوں حیات آباد یونیورسٹی ٹاؤن پشاور وغیرہ میں رات نو سے بارہ بجے کے درمیاں بے شمار سٹریٹ کرائمز ہوئیں جس کی وجہ سے غریب عوام پریشانی کا شکار ہیں، لہذا حکومت وقت فوری طور پر اس پر قابو پانے کے لئے عملی اقدامات کرے اور عوام کو تحفظ فراہم کرے۔

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر۔

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): تھینک یو مسٹر سپیکر۔ شکریہ، سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب۔ سٹریٹ کرائمز جو ہیں سر، Obviously یہ لاء اینڈ آرڈر کا وہ حصہ ہے جو ڈیلی ویسے بھی مطلب عام لوگ Affect ہوتے ہیں لیکن یہ Petty ہوتے ہیں لیکن روزانہ کی بنیاد پہ لوگ اس سے Affect ہوتے ہیں اور Obviously اگر ایک معاشرے میں آپ نے لاء اینڈ آرڈر قائم رکھنا ہے اور لوگوں کو یہ تحفظ دینا ہے کہ آپ بحفاظت باہر نکل سکتے ہیں، سڑکوں پہ گھوم سکتے ہیں، مارکیٹ جا سکتے ہیں، اپنے کام کاج کے لیے جا سکتے ہیں، ایمرجنسی میں رات دیر بھی باہر آ سکتے ہیں، تو اس کے لیے سٹریٹ کرائمز کو کنٹرول کرنا جو ہے کسی بھی لاء انفورسمنٹ ادارے کے لئے اور حکومت کے لئے بڑی اہمیت رکھتا ہے، تو میں شکریہ ادا کرتا ہوں انہوں نے پوائنٹ Raise کیا سر، تھوڑا بہت میں چونکہ کال اٹینشن ہے، میں بار بار کہہ رہا ہوں کال اٹینشن میں تو ڈیٹیلز میں تو جا نہیں سکتے لیکن ایک یہ ہے سر، کہ اس وقت جو ہے ابھی Recently جو انہوں نے نشاندہی کی ہے، تو پشاور ڈی آئی خان، مالاکنڈ اور ایبٹ آباد، ان ضلعوں میں سر تقریباً پچپن مقدمات، ایف آئی آرز درج ہو چکی ہیں صرف سٹریٹ کرائمز کی حد تک، تو یہ جس طرح انہوں نے پوائنٹ آؤٹ کیا تو حکومت بھی اس کے بارے میں سنجیدہ بھی ہے اور اس کا نوٹس بھی حکومت نے لیا ہوا ہے کہ اگر سٹریٹ کرائمز کو کنٹرول کرنا ہے اور پولیس نے جس طرح میں نے بتایا ہے، یہ ایف آئی آر بھی درج کی ہیں اور اس کے اوپر کارروائی بھی ہو گی۔ دوسرا میں آخر میں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ یہاں پر ہوم ڈیپارٹمنٹ کے لوگ بھی موجود ہیں، پولیس ڈیپارٹمنٹ تو، آنریبل ممبر نے اگر پوائنٹ آؤٹ کیا ہے تو انہوں نے کوئی واقعات دیکھ کر یا کسی سے فیڈ بیک لے کہ کیا ہو گا، تو سر، یہ ڈائرکشنز حکومت کی طرف سے میں جاری کر رہا ہوں کہ پولیس کی پٹرولنگ میں اضافہ کر دیا جائے، کیونکہ سٹریٹ کرائمز آپ پٹرولنگ بڑھا کہ کم کر سکتے ہیں، پولیس کو یہ ہدایات ہیں کہ ان ایریاز میں جہاں پر یہ سٹریٹ کرائمز ہو رہے ہیں تو وہاں پہ پٹرولنگ بھی زیادہ کریں اور جو سپیشل برانچ ہے، سپیشل برانچ پولیس کا ایک حصہ ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: For both the cities, Peshawar and Abottabad, وہاں بھی شروع ہو گیا، پہلے ایبٹ آباد میں یہ کچھ نہیں تھا۔

وزیر قانون: پشاور اور ایبٹ آباد میں اور جہاں بھی یہ ہو سر، اور سر جو سپیشل برانچ ہے جس کا کام ہی یہی ہے کہ Intelligence basis پر کام کر کے ایسی وارداتوں کو روکنا، ایسے افراد کو پہلے سے روکنا، یہ نہ ہو کہ واقعہ ہو جائے پھر آپ ایکشن لے لیں، تو سپیشل برانچ کو بھی ہدایات ہیں کہ آپ اس چیز کے بارے

میں اپنی Intelligence gathering زیادہ بہتر بنائیں، ایسے عناصر جو سٹریٹ کرائمز میں ملوث ہیں، واردات سے پہلے آپ انہیں کنٹرول کریں، تو یہ دونوں ہدایات یہاں سے جاری ہو رہی ہیں جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> آئٹم نمبر 9 لے لیتے ہیں اور پھر ہم ایڈ جرنمنٹ موشن لے لیتے ہیں اور پھر کال اٹینشنز پہ آجاتے ہیں، پوائنٹ آف آرڈرز پہ آئٹم نمبر 8۔

<u>جناب سردار حسین:</u> زہ بہ جی لا منسٹر سرہ یو خبرہ او کړم؟

<u>جناب سپیکر:</u> پہلے لے لیتے ہیں تاکہ یہ اپنا کر لیں، اسکے بعد ہماری بحث لمبی جاتی ہے تو لیجسلیشن رہ جاتی ہے، کر لیتے ہیں، 8 اور 9 لیتے ہیں، اسکے بعد ایڈ جرنمنٹ موشن نمبر 6، لے لیتے ہیں اور پھر پوائنٹس آف آرڈرز لے لیتے ہیں تاکہ Order of the day بھی کمپلیٹ ہو جائے اور ساری چیزیں ہو جائیں کیونکہ کہ پوائنٹ آف آرڈرز پہ بہت زیادہ ٹائم نکل جاتا ہے، تو یہ چیزیں اصل ایجنڈا رہ جاتا ہے۔

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا گھریلو تشدد تحفظ نسواں مجریہ 2019 کا متعارف کرایا جانا

<u>Mr. Speaker:</u> Item No. 8: Introduction of the Khyber Pakhtunkhwa, Domestic Violence Against Women, Prevention and Protection Bill, 2019, in the House. The Minister for Law, on behalf of honourable Chief Minister, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Domestic Violence against Women (Prevention and Protection) Bill, 2019, in the House.

<u>Minister For Law:</u> Thank you, Mr. Speaker. Mr. Speaker, on behalf of the honourable Chief Minister, I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Domestic Violence against Women (Prevention and Protection) Bill, 2019, in the House.

<u>Mr. Speaker:</u> It stands introduced.

<u>جناب عنایت اللہ:</u> جناب سپیکر، میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں، میری گزارش یہ رہے گی کہ اس لاء کو Haste میں پاس کرنے کے بجائے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> اس میں بات کرنے کی تو اپنی سٹیج ہے۔

<u>جناب عنایت اللہ:</u> اس سٹیج پہ ہم بات کریں گے لیکن میں صرف منسٹر صاحب کو Sensitize کرنا چاہتا ہوں کہ اس پہ ہم امنڈمنٹس بھی لائیں گے، اس پہ ہم بات بھی کریں گے، اس کو Thoroughly ہم Scrutinize بھی کریں گے، اس کو قرآن اور حدیث کی روشنی میں ہم Judge بھی کریں گے اور اگر اس

Sensitize میں تھا تو ہم اس کی مخالفت بھی کریں گے اس لیے میں پہلے سے Contravention کے
کرنا چاہتا ہوں کہ اس کو بڑا Seriously لے لیں، اس کو اس Haste میں پاس نہ کرنے دیا جائے۔

<u>وزیر قانون:</u> سر، میں اس کے بارے میں۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی جناب، لطف الرحمان صاحب کا مائیک کھولیں، جناب لطف الرحمان صاحب۔

<u>جناب لطف الرحمان:</u> تھینک یو جناب سپیکر صاحب۔ یہ جیسا عنایت اللہ خان صاحب نے کہا، انتہائی حساس مسئلہ ہے، یہ بل Violence کے حوالے سے پہلے پنجاب میں بھی ہو چکا ہے اور پھر Bill ان کو واپس لینا پڑا جناب سپیکر، اور یہ قومی اسمبلی میں بھی آ چکا ہے اور وہاں سے بھی وہ پاس نہیں ہو سکا ہے، تو میری ریکویسٹ یہ ہو گی حکومت سے بھی اور لاء منسٹر سے بھی کہ اس حوالے سے میں سمجھتا ہوں کہ باقاعدہ ڈیٹیل ڈسکشن کے لیے یہ کمیٹی میں جائے اور ایسے پاس نہ ہو کہ جس وجہ سے پورے ملک میں جو ہے، اس پہ جھگڑا پیدا ہوا اور پورے صوبے میں لوگ تشویش کا شکار ہوں، لہذا انتہائی حساس مسئلہ ہے کہ اس کو ہم تفصیلاً ڈسکس کریں اس وقت، ابھی میں صرف پہلے بات اس لیے کرنا چاہتا ہوں، موقع پہ امنڈمنٹ یا یہ ساری چیزیں آنی ہیں اور بات ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ پہلے ہی یہ کمیٹی میں جا کے ڈسکس ہونا چاہیئے تب جا کہ یہ اسمبلی میں آنا چاہیئے۔

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں جی، وہ Consideration stage پہ ہو سکتی ہے۔

<u>جناب لطف الرحمان:</u> نہیں وہ میں سمجھ رہا ہوں، جناب سپیکر، میں آپ کو یہی بات کہنا چاہتا ہوں ہاؤس کو، حکومت کو یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ ہم بل لے آتے ہیں اسمبلی میں، پہلے کمیٹی میں ڈسکشن اس کی ہونی چاہیئے تاکہ تفصیلی جائزہ اس کا لیے جانے کے بعد وہ اسمبلی میں آنا چاہیئے، صرف Introduce کرنے کا تو کوئی مطلب نہیں بنتا ناجی۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ Haste میں پاس نہیں کریں گے، آپ کو پورا موقع دیا جائے گا، اس کے اوپر بات کرنے کا، آپ کو پورا موقع دیا جائے گا۔ جی لاء منسٹر صاحب۔

<u>وزیر قانون:</u> سر، آنریبل لطف الرحمان صاحب اور عنایت اللہ صاحب نے جو بات کی ہے تو سر، Introduce آج ہوا ہے، میں ایشورنس دینا چاہ رہا ہوں کہ یہ کسی جلدی میں پاس نہیں ہو گا، اس میں کوئی ایسی، کوئی ایمرجنسی اس وقت نہیں ہے اور یہ Introduce ہو چکا ہے، میں بلکہ آپ سے یہ ریکویسٹ کر رہا ہوں سارے اپوزیشن ممبرز سے بھی اور صرف اپوزیشن ممبرز سے نہیں ٹریژی ممبرز سے بھی اور

خاص کر خواتین جو ممبرز دونوں سائڈ پہ ہیں، تو میں یہ ریکویسٹ کر رہا ہوں کہ آپ ذرا اس کو پڑھ لیں، اس میں جو امنڈ منٹس آپ لانا چاہتے ہیں، آپ امنڈ منٹس لے آئیں کیونکہ اگر آپ امنڈ منٹس نہیں لائینگے تو اس کے اوپر بات پھر نہیں ہو سکے گی۔ میں یہ بھی کہہ رہا ہوں کہ اگر امنڈ منٹس آپ لے آئیں تو پھر کمیٹی میں بھی ڈسکس ہو جائے گا، کوئی مسئلہ نہیں ہے لیکن امنڈ منٹس ضرور آپ لے آئیں۔

جناب سپیکر: یہ اس پہ ابھی، دیکھیں یہ ساری چیزیں Consideration stage پہ ہوں گی، We all are just wasting the time، وہ ٹائم آئے گا تو پھر بات کریں، پھر کمیٹی میں بھی جا سکتا ہے ہر چیز ہو سکتی ہے But آج تو صرف Introduction stage ہے، Item No. 9: Introduction.

جناب منور خان: ہمارے پاس تو کاپی بھی نہیں ہے اس بل کی، کاپی دے دیں۔

جناب سپیکر: دے دیتا ہوں آپ کو کاپی، منور خان صاحب کاپی کہہ رہے ہیں، کاپی آپ کو مل جائے گی یا مل گئی ہو گی یا مل جائے گی۔

وزیر قانون: منور خان صاحب کو میں Personally copy دے دوں گا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، میں نے بس ایک منٹ بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: اس سٹیج پہ بات نہ کریں یہ سٹیج نہیں ہے نا اس پہ بات کرنے کی۔

وزیر قانون: سر، نگہت بی بی کو دو منٹ دے دیں سر۔

جناب سپیکر: آپ اس بل کے خلاف ہیں؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، بس ایک منٹ، نہیں میں بات کرنا چاہتی ہوں، سر، دیکھیں۔

جناب سپیکر: یہ تو آپ کے حقوق کو Protect کر رہا ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: دیکھیں جناب سپیکر صاحب، آپ جو بھی بل یہاں پہ لے کر آتے ہیں، اپوزیشن ہمیشہ جو بل ہوتا ہے، اس پہ آپ سے اتفاق کرتی ہے۔ جناب سپیکر، اس اسمبلی نے ہمیں ٹریننگ کے لیے جب UK بھجوایا تو وہاں پہ جب ہم لوگ وزٹ کر رہے تھے مطلب سکاٹش پارلیمنٹ کو، جب ہم برطانیہ کی پارلیمنٹ کو وزٹ کر رہے تھے وہاں پہ ہمیں یہ بتایا گیا Isle of Man کو جب ہم وزٹ کر رہے تھے تو وہاں پہ ہمیں یہ بتایا گیا تھا کہ جب بل آتا ہے تو وہ فوراً فلور پہ نہیں آتا وہ پہلے جاتا ہے کمیٹی کے پاس،

کمیٹی اس کو سارا دیکھتی ہے، پھر اس کے بعد اس کو پبلک کرتی ہے، پھر پبلک سے بھی اس پہ رائے آتی ہے اور اس کے بعد وہ فلور آف دی ہاؤس پہ آ کے پاس ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: وہ ان کے رولز ہیں، آپ کے رولز جو کہہ رہے ہیں، ہم اس کے مطابق چل رہے ہیں اور وہ اگر آپ کسی سٹیج پہ امنڈ منٹس لے آئیں تو وہ اس وقت دیکھا جا سکتا ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ٹھیک ہے سر، میں نے اپنی بات کی ہے، باقی سر، تو۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا کے وزراء کی تنخواہیں، الاؤنسز و استحقاقات مجریہ 2019 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: So, Item No 9: Introduction of the Khyber Pakhtunkhwa, Ministers Salaries, Allowances and Privileges (Amendment) Bill, 2019, in the House. The Minister for Law, on behalf of the honourable Chief Minister, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Ministers (Salaries, Allowances and Privileges) (Amendment) Bill, 2019, in the House.

Minister for Law: Thank you, Mr. Speaker. On behalf of the honourable Chief Minister, I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Ministers (Salaries, Allowances and Privileges) (Amendment) Bill, 2019, in the House.

Mr. Speaker: It stands introduced.

جناب منور خان: سر، اس کی بھی کاپی نہیں ملی۔

جناب سپیکر: مل جائے گی، ابھی آ گئی جی پریویلج موشن، نہیں پریویلج نہیں، یہ ایڈجرنمنٹ ختم نہ کر لیں؟

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر میں نے رولز کے حوالے سے بات کرنی ہے، اس بل کہ ذرا آپ دیکھ لیں۔

جناب سپیکر: جی جی، جی خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: تھینک یو، ابھی جو منسٹر صاحب نے امنڈمنٹ جو بل پیش کیا ہے، Introduce کر دیا ہے، اس میں میں ان سے ایک چیز کہتا ہوں کہ یہ رولز میں ہے Rule 78 sub rule (3): ‘‘The notice shall be accompanied by the copy of the Bill together with the Statement of Objects and Reasons’’ اب یہ Sub rule (2) says کہ اگر آپ کسی بل کو لا رہے ہیں، Introduce کر رہے ہیں یا اس میں کوئی امنڈمنٹ، تو وہ

بھی بل کے اس میں ہوتا ہے، اس میں Reason نہیں ہے، اب وہ مطلب جو امنڈمنٹ لا رہا ہے What are the reasons, what are the causes? کہ وہ پانچ لاکھ سے دس لاکھ بڑھاتے ہیں It says to furnish the bungalows and the residences of the Ministers تو یہ اتنی زیادہ Mandatory requirement ہے تو جب تک یہ Mandatory requirement حل نہ ہو یا اس کی وجوہات نہیں بتائیں گے تو یہ اس کو Introduce نہیں کر سکتے According to this green book، جب سر آپ نے فرمایا تھا کہ ہم اس اسمبلی کو، اس سیشن کو اس گرین بک کے مطابق چلائینگے تو اس گرین بک میں بہت کلیئر لکھا ہوا ہے اور یہ Mandatory provision ہے کہ جہاں پر Shall کا Word آجائے تو وہاں یہ Mandatory ہو جاتا ہے، Mandatory by Law تو Sub rule (2) says: ''The notice Shall be accompanied by copy of یہ the Bill together with the statement of Objects and Reasons'' اب آپ سر، ادھر بل کو آجائیں، دیکھ لیں یہ، جو انہوں نے لایا ہے تو ابھی انہوں نے Introduce کر دیا سر، سر، یہ دیکھیں سر آپ کے ساتھ بھی ہے، یہ ایجنڈے کے ساتھ،

1. Short title and commencement.- (1) This Act may be called Khyber Pakhtunkhwa, Ministers (Salaries, Allowances and Privileges) (Amendment) Act, 2019.
(2). It shall come into force at once.

2. Amendment of section 8 of the Khyber Pakhtunkhwa اب یہ جو ہے Act No IV of 1975, In the Khyber Pakhtunkhwa Ministers (Salaries, Allowances and Privileges) Act, 1975, Khyber Pakhtunkhwa Act No. IV of 1975) in Section 8, in sub-section (2), for the words "five hundred thousand", the words "ten hundred thousand''. Shall be substituted۔ اب یہاں پر Reason دینی چاہیئے، This is the Mandatory requirement, Sir تو یہ بہت ضروری ہے، لہذا میں یہ ایک اس میں وہ نہیں ہے Reason تو یہ Introduce نہیں کر سکتے۔ تھینک یو سر۔

<u>جناب سپیکر:</u> لاء منسٹر۔

<u>وزیر قانون:</u> تھینک یو، مسٹر سپیکر، اور خوشدل خان صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ہر وقت Legal Dose ہمیں دے رکھتے ہیں کہ ہم سارے لیگل چیزیں Cover کر سکیں، اچھی بات ہے، ہاؤس اگر رولز

Sub جو انہوں نے نشاندہی کی ہے اس میں ہے کہ جو Rule 78 ہے 78 جو سر، لیکن گا چلے مطابق کے
Rule (2) انہوں نے بتایا ہے کہ ''The notice shall be accompanied by copy of the Bill'' ایک تو کاپی میں سر، کاپی یہ ہے سر، میں آپ کی توجہ چاہ رہا ہوں سر، سر، میں اگر آپ کی توجہ سر۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی۔

<u>وزیر قانون</u>: سر، میں پہلے کاپی کی بات کرتا ہوں کہ کاپی Provide کی گئی یا نہیں کی گئی سر یہ Last tenure میں جب یہ سسٹم آیا، ہاؤس میں جو ہمارے سامنے Monitors لگے ہوئے ہیں، خوشدل خان صاحب کے سامنے بھی جو ایک Monitor وہ لگا ہوا ہے، تو اس میں یہ Digitalize ہوا اور ساری چیزیں Digital جو ہیں اس Monitor کے اوپر موجود ہیں، تو اگر وہ Bills میں جائیں اور Bills میں دیکھ لیں تو کاپی اس میں ہے، Having said that اس میں تو کاپی موجود ہے کیونکہ یہ سسٹم ہم نے اسی لیے متعارف کروایا کہ ہم کاغذ Save کر سکیں لیکن کچھ لوگ، میں بھی کاغذ کو زیادہ پسند کرتا ہوں، اخبار بھی اگر کمپیوٹر پہ پڑھ لیں تو تسلی نہیں ہوتی کہ اخبار میں نے پڑھا ہوا ہے، تو اگر ممبرز کو جو پیپر Prefer کرتے ہیں، تو سامنے ہمارے سیکرٹری صاحب جو بیٹھے ہیں، ان کے پاس پیپر بھی پڑے ہوئے ہیں، کاپی آپ کے پاس آ گئی ہے لیکن اگر کسی کو In paper چاہیئے تو That is already available۔ دوسری سر، Objects and Reasons والی بات تو سر، میرے خیال میں I don't know خوشدل خان صاحب نے پورا پڑھا نہیں ہوگا، یہ جو بل ہے، امنڈمنٹ بل ہے، اس کو اگر آپ End میں دیکھ لیں، Minister In charge کے دستخط سے اوپر تو وہاں ہے۔

Statement of Objects and Reasons: It is desirable to amend the Khyber Pakhtunkhwa, Ministers (Salaries, Allowances and Privileges) Act, 1975 (Khyber Pakhtunkhwa Act No. IV of 1975). Hence this Bill، تو جو Formality ہے Law کے اندر کہ آپ نے بتانا ہے کہ، آپ کا مقصد کیا ہے، یہ بل لانے میں تو مقصد اس بل کے لانے میں یہ ہے کہ ہم Amend کر سکیں جو 1975 والا جو ایکٹ ہے Ministers Salaries, Allowances and Privileges Act تو ہمارا مقصد اس بل میں یہ ہے کہ ہم اس کو Amend کر سکیں، دونوں چیزیں میرے خیال میں اس میں موجود ہیں According to the rules , according to the Law.

Mr. Speaker: Thank you, Minister Sahib. The Bill already introduced. Ms. Nighat Orakzai.

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سر میں اس بل پر کچھ بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: Introduce ہوگیانا، اگلی سٹیج پہ پھر بات کرلیں گے ناں۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سر، خیر ہے اگلی سٹیج پر بھی بات کرلیں گے لیکن یہی سٹیج ہے کہ اس پر ہم بات کرلیں جی، مجھے تھوڑا وقت دے دیں جناب سپیکر، کہ یہ ایک Formality ہے، It is not a formality، یہ اس نے ابھی فرمایا کہ یہ Formality، یہ Formality نہیں ہے It is a mandatory requirement of law، یہ Shall کا لفظ ہے، اب انہوں نے جو دیا ہے Statement of object and reason اب سر، آپ ایک منجھے ہوئے سیاستدان ہیں، Experience والے ہیں Reason is something quite different from the objects، Object کا مطلب ایک مقصد کہ اس کا کیا Aim ہے اس کا کیا Aim ہے اور Reason جو ہے وہ علیحدہ ہے کہ اس اس وجہ سے سے اب چاہئے کہ یہ Reason دیتے کہ اس لئے ہم نے پانچ لاکھ سے دس لاکھ بڑھادیا کیونکہ ہمیں یہاں پر میٹیریل مہنگے ہو گئے ہیں یا کمروں کی ضرورت زیادہ ہو گئی، اس کو Reason کہتے ہیں۔

جناب سپیکر: پانچ لاکھ میں گھر کا سامان نہیں آ سکتا۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: نہیں آ سکتا، یہی وہ بتا دیتے یہیں پر، اس کتاب میں لکھا ہوا ہے اور یہ میں اس بھائی کو کہہ دیتا ہوں کہ یہ Formality نہیں ہے It is a mandatory requirement ہے اس میں Shall کا لفظ استعمال ہوا ہے اور آپ بیرسٹر ہیں، آپ مجھ سے اچھے اس کے بارے میں، تو یہ Reason یہ اس میں نہیں ہے کیونکہ یہ آپ Justification دینگے، اب Reason کا مطلب ہے Justification جب آپ نے پانچ لاکھ سے دس لاکھ بڑھادیا What is the justification for such enhancement تو آپ کی Reason اس میں نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ویسے خوشدل خان صاحب، آپ والی بات جو ہے، بہتر ہوتا کہ اس طریقے سے ہوتا، بالکل میں آپ سے Disagree نہیں کر رہا لیکن انہوں نے بھی چونکہ اس میں دے دی ہے Reason اور اسی کے تحت وہ آگے اس میں امنڈمنٹ آنی ہے، So میں آپ کی بات سے Disagree نہیں کرتا کہ

وہReasonاس میں اگر آ جاتی تو ٹھیک تھا لیکن چونکہ انہوں نے یہ جو فقرہ لکھ دیا ہے کہ یہ اس میں کر رہے ہیںSo accept کر لیتے ہیںAccept کر لیتے ہیں۔ نگہت اور کزئی صاحبہ، ایڈ جرنمنٹ موشن۔

تحاریک التواء

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جی شکریہ سپیکر صاحب، اسمبلی کی کارروائی روک کر ایک اہم مسئلے پر بات کرنے کی اجازت دے دی جائے وہ یہ کہ 'کرنل شیر خان کیڈٹ کالج' جو کہ شہید مجاہد کے نام پر بنا۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> پہلےRuleتوRelaxکروائیں نا۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> ہاں جی، اوکے سر، رول تو وہ قرارداد ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> اوکے، ٹھیک ہے۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> اسمبلی کی کارروائی روک کر ایک اہم اور مسئلے پر بات کرنے کی اجازت دے دی جائے، وہ یہ کہ 'کرنل شیر خان کیڈٹ کالج' جو کہ ایک شہید مجاہد کے نام پر بنایا گیا تاکہ اس طرح کی بہادر جوانوں کو ترتیب دے کر ملک اور قوم کے دفاع کے لئے مزید کرنل شیر پیدا کئے جا سکیں لیکن مجھے افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ اس کالج کا انتظام ایسے لوگوں کو سونپا گیا ہے جو بچوں کو کرنل شیر بنانے کے بجائے کالج سے نکالنے پر تلے ہوئے ہیں اور قوم کے معماروں کا مستقبل اپنی نااہلی کی وجہ سے تباہ کر رہے ہیں، نظم و ضبط قائم نہ رکھنے اور پسند اور ناپسندیدہ طور پر بچوں کے ساتھ زیادتی پر اتر آئے ہیں۔ جناب سپیکر، حال ہی میں کلاس دہم یعنی کہ میٹرک کے طلباء مسمی عمار کٹ نمبر 819 قاسم ہاؤس، مسمی عاطف اعجاز، کٹ نمبر 903اور مسمی باسط کٹ نمبر 854 پر معمولی نوعیت کے الزامات لگا کر کالج سے نکالے گئے ہیں جو کہ سراسر ان بچوں اور ان کے والدین کے ساتھ نہ صرف ناانصافی ہے بلکہ اپنی نااہلی چھپانے کی ناکام کوشش بھی ہے، اس لئے ڈائرکٹر کالجز کے چیئرمین کو فوری طور پر ہدایت جاری کریں کہ مذکورہ طلباء کو کالج سے نکالنے کے فیصلے پر نظرثانی کر کے ان طلبہ کے مستقبل کو تاریک ہونے سے بچایا جائے۔

جناب سپیکر، میں اس پہ تھوڑی سی بات ضرور کرنا چاہوں گی کہ رمضان کے مہینے کے تین مہینے کے بعد ان پہ انکوائری ہوئی ہے، کسی کو کہا ہے کہ آپ سگریٹ نوشی کر رہے ہیں، کسی پہ کچھ اور الزام لگایا کیونکہ جب الیون کلاس میں بچے آتے ہیں تو یہ چاہتے ہیں کہ Civilian بچے جو ہیں وہ اس کلاس میں نہ آئیں اور اس میں آپ کو اگر کچھ تصاویر بھیجوں تو ایک بچہ تو اتناDisheartہوا اور اس کے والد ابھی تک ہسپتال میں ہیں جب اس کے بچے کو اس کوExpelکیا گیا تو اس بچے کا ایکسیڈنٹ ہوا اور وہ ابھی تک ہسپتال

میں ہے۔ اسی طرح دوسرے بچے کو اسے لئے نکالا گیا کہ وہ ظاہر ہے اپنی کلاس کا اور اس ہاسٹل کا کمانڈر تھا اور اس کو یہ کہا گیا کہ آپ نے رپورٹ نہیں دی۔ جناب عالی، ایک کرنل ہے، ریٹائرڈ کرنل ہے سر، حاضر سروس لوگوں کے بارے میں ہم سمجھتے ہیں کہ وہ سرحدوں کی حفاظت کر رہے ہیں لیکن جب ریٹائرڈ ہو جاتے ہیں تو پھر انہوں نے اپنی زندگی گزارنی ہوتی ہے تو جناب سپیکر، اس کا کوئی تجربہ نہیں ہے ایجوکیشن میں، ایجوکیشن میں بھی اس کا کوئی تجربہ نہیں اور اسی کی ناتجربہ کاری کی وجہ سے آج جو ہمارے بچوں کو نکالا جا رہا ہے اور ان کو در بدر ٹھوکریں کھانے کے لئے مجبور کیا جا رہا ہے تو جناب سپیکر، اس پہ آپ کیونکہ کور کمانڈر صاحب اس کے Patron-in-Chief ہوتے ہیں، ساتھ ہے جو ہے تو چیف ایگزیکٹیو ہوتے ہیں، تو میں سمجھتی ہوں جناب سپیکر، کہ پوری کمیٹی کو بلا کر اس کے سامنے یہ معاملہ رکھا جائے اور ان بچوں کا مستقبل جو ہے تو محفوظ کیا جائے تاکہ یہ امتحان دے سکیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: لاء منسٹر، جی بابک صاحب، بابک صاحب کا مائک کھولیں۔

<u>جناب سردار حسین</u>: جناب سپیکر، شکریہ منسٹر صاحب کا بھی شکریہ، وہ ایک ساتھ جواب دیں گے۔ جناب سپیکر، یہ جو مسئلہ نگہت بی بی نے اٹھایا ہے، بالکل اسی طرح ہی ہے اور یہ بڑا اچھا اقدام ہے کہ ہماری سیکورٹی فورسز اس طرح کیڈٹ کالجز جو ہیں وہ Manage کرتے ہیں لیکن پھر یہ بڑا عجیب رہتا ہے کہ میٹرک تک بچے اسی کالج میں پڑھتے ہیں اور پھر جو نشاندہی جن بچوں نے کی ہے، یہ ان سے کہیں زیادہ ہے، اب ہونا تو یہ چاہیئے کہ جو بچے اسی کالج میں پڑھ رہے ہیں، فرسٹ ائر میں آگے ان بچوں نے جانا ہوتا ہے لیکن مختلف حیلے بہانے بنا کے ان بچوں کو انہی اداروں سے نکالا جاتا ہے جناب سپیکر، اور یہ وہ صرف اسے وجہ سے آج بھی جس کالج کا ذکر کیا گیا ہے 'کرنل شیر کیڈٹ کالج' صوابی میں بہت ہے بڑا حصہ جو ہے، یہ کالج اس ایریا پر مشتمل ہے، دیکھا جائے تو Civilian ہیں، جو عام لوگ ہیں، ان کے بچوں کا اتنا کوٹہ نہیں ہوتا، وہ بھی ہمارے بچے ہیں، سیکورٹی فورسز کے بچے بھی ہمارے بچے ہیں، وہ کسی اور کے بچے تو نہیں ہیں، کسی اور ملک کے بھی نہیں ہیں، لیکن یہ بہانا بنانا، اگر کوئی بچہ اس پہ یہ الزام ہے کہ وہ سگریٹ پیتا ہے تو اس کے والدین کو بلانا چاہیئے، اس کو بٹھانا چاہیئے ضرور اس کو سزا دینی چاہیئے لیکن یہ کون سی سزا ہے کہ آپ اس کو اس ادارے سے نکال دو اور پھر یہاں پہ صبح بھی Parents آئے تھے کہ ایک بچے پہ الزام تھا اس کے باپ کو بلایا گیا اور بغیر نوٹس کے اس بچے کو اس کالج سے نکالا گیا، جب وہ موٹروے پہ جا رہے تھے، وہ بچہ بھی ہسپتال میں ہے، بارہ ٹانکے اس کے ہیڈ میں لگے ہیں، ان کی آنکھ بالکل مکمل طور پر سوج گئی ہے، تو جناب

سپیکر، یہ بالکل حالانکہ ہمیں پتہ ہے کہ اپنے دور حکومت میں ہم نے بھی ان کیڈٹ کالجز کو صوبائی حکومت کی طرف سے کافی فنڈ دیا ہے، مجھے یہ بھی یقین ہے کہ پچھلی حکومت پی ٹی آئی کی حکومت نے بھی ان کالجوں کو کافی فنڈ دیا ہوا ہے اور اس سے ہٹ کر جناب سپیکر، وہاں پہ بورڈ آف گورنرز اور بورڈ آف ڈائریکٹر ہوتے ہیں، اب یہ کون سا طریقہ ہو گیا ایک بندہ ایک ادارے سے ریٹائرڈ ہو جاتا ہے Sixty plus آ کے وہاں پہ ٹیچر بن جاتا ہے Sixty plus آ کے وہاں پہ Managerial staff میں بیٹھ جاتا ہے جناب سپیکر، یہ تو ہمارا ملک ہے، یہ ہمارا صوبہ ہے یہ جو رویہ ہے، اسی رویے کے خلاف بالکل میں تو سارے ہاؤس کو یہ ریکویسٹ کروں گا کہ یہ کون سا طریقہ ہے، دسویں جماعت ایک بچہ یا جو بچے وہاں پہ پڑھ رہے ہیں، اسی لئے ان کو نکالا جا رہا ہے کہ جو Civilian کا کوٹہ ہے آگے جا کے وہ ختم ہو جائے اور صرف ان کے بچے وہاں پہ آ جائیں، تو میرے خیال میں یہ بات جو ہے یہ قابل افسوس ہے اور ضرور لاء منسٹر صاحب جواب دیں لیکن اس کا حل نکالنا چاہیئے، اس مسئلے کا۔

<u>Mr. Speaker</u>: Law Minister, to response, please.

<u>وزیر قانون</u>: سر، تھینک یو اور ایڈ جرنمنٹ موشن نگہت بی بی نے Move کیا ہے، ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں، بابک صاحب سر، میرے خیال میں جہاں تعلیم کی بات آ جاتی ہے اور قوم کے بچے ہیں، ان کی تعلیم کی بات آ جاتی ہے تو یہ ایک ایشو ایسا ہے چند ایشوز میں جو سیاست سے بالاتر ہو جاتے ہیں سارے اور بابک صاحب، نگہت بی بی ہم سب نے یونیورسٹی کمیٹی جو بنی تھی، اس میں ہم اکٹھے ہم نے کام بھی کیا اور پھر ہم وہ رپورٹ بھی ہم نے جمع کرائی ہے، تو اس میں بھی ہمارا یہی رویہ تھا، میں چیئر کر رہا تھا، یہ آنریبل ممبرز میرے ساتھ تھے کہ سٹوڈنٹ جو ہے آپ نے اس کو ایک Criminal کی حیثیت سے کبھی نہیں دیکھنا ہے، نہ آپ نے آخری Extreme step تک آپ نے جانا ہے، (تالیاں) آپ سٹوڈنٹ کو، مجھے ابھی بھی یاد ہے، بابک صاحب نے اس کمیٹی میں ایک دفعہ بات کی ہے اور ہمیں بھی اپنے کالج یونیورسٹی کے جو دن تھے وہ بھی یاد آ گئے کہ جب اس طرح کا کوئی مسئلہ سکول یا کالج یا یونیورسٹی میں ہوتا تھا تو وہ مسئلہ جو ہے آخری حد تک ایڈمنسٹریشن تک نہیں جاتا تھا، Parents کو بلوا لیتے تھے Guardians کو بلوا لیتے تھے، یہ پریشر ہوتا تھا بچے کے اوپر یا سٹوڈنٹ کے اوپر اور مقصد یہی ہوتا تھا کہ Reforms کر کے اس کو ایک اچھا شہری بنا دیا جائے اور وہ تعلیم حاصل کر سکے، تو میرے خیال میں کچھ چیزیں بالکل سیاست سے بالاتر ہیں، میری بات بھی ہوئی ہے، اپنے گورنمنٹ کولیگز کے ساتھ تو کوئی بھی اس کے اوپر کسی کو اعتراض بھی نہیں ہے، اگر یہ ایشو ہے، یہ ایک سنگین ایشو ہے اور اہم ایشو ہے، اس کو زیادہ جو ہے

Investigate بھی ہونا چاہیئے، دیکھنا بھی چاہیئے کہ ہوا کیا ہے۔ اگر کوئی غلط ہوا ہے تو کسی کو Accountable-----

جناب سپیکر: سٹینڈنگ کمیٹی کو بھیج دیں۔

وزیر قانون: سر، میں کمپلیٹ کر رہا ہوں، سر Accountable کوئی ٹھہرا دیا جائے اور دوسرا یہ ہے کہ صرف Accountable نہیں، کوئی ریفارمز بھی Suggest ہونی چاہئیں تاکہ اس طرح کے انسٹی ٹیوشنز جو ہیں، وہ ریفارم بھی ہو سکے زیادہ بہتر بھی ہو سکے تو سر، رولز تو یہ ہیں کہ چونکہ ایڈ جرنمنٹ موشن نگہت بی بی کی تو ایڈ جرنمنٹ موشن تو آپ ڈیبیٹ کے لئے آپ Accept کر سکتے ہیں لیکن اگر کوئی Suspend کرنا چاہتے ہیں یا اپنے صوابدید سر، اگر صوابدید استعمال کرنا چاہتے ہیں اور آپ بیشک کمیٹی کو بھی بھیجنا چاہتے ہیں تو گورنمنٹ کو اس کے اوپر کوئی اعتراض نہیں ہوگا جی۔

جناب سپیکر: میرا تو خیال ہے کہ کمیٹی کو بھیجا جائے اور دس دن میں کمیٹی رپورٹ پیش کرے یہاں پر۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: The question before the House is that the matter should be referred to the Standing Committee on Elementary Education? Those who are in favour may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The matter is referred to the Standing Committee on Education and the report should be submitted after ten days. اور اس میں نگہت اور کزئی صاحبہ اور بابک صاحب کو بھی اس میں بلایا جائے۔ جی، مس نگہت اورکزئی میں بلاتا ہوں آپ کو۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، رول 124 کو-----

جناب سپیکر: جی عنایت اللہ بابک صاحب سوری (قہقہہ) عنایت اللہ صاحب، سوری۔

جناب عنایت اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب، اسمبلی کی معمول کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلے پر بحث کرنے کی اجازت دی جائے، وہ یہ کہ اخبارات میں یہ بات آئی ہے فاٹا کے انضمام کے عبوری دور میں کچھ انتظامی اختیارات کو گورنر کے سپرد کئے جا رہے ہیں۔ سر، یہ ایڈ جرنمنٹ موشن تھوڑی زیادہ لمبی تھی، مجھے نہیں پتہ یہ ایک لائن کا کیوں آگیا ہے لیکن میرا بنیادی Intend اس سے تھا کہ فاٹا کا انضمام اس صوبے کے لئے بہت بڑی معنی رکھتا ہے اور Twenty-fifth

Constitutional amendment کے نتیجے میں جو ایک سال کا پیریڈ دیا گیا تھا کہ Within one year وہاں الیکشنز ہوں گے اس کے نمائندے اس اسمبلی کے اندر آئیں گے اور وہاں جو یہاں صوبے کا ریگولر نظام ہے، وہ وہاں Extend ہو گا۔ اخبارات میں کچھ ایسی خبریں آ رہی ہیں کہ وہ پورا جو پراسیس ہے، وہ نظر آ رہا ہے کہ وہ Deadlock کا شکار ہے اور اس میں یہ بھی نظر آ رہا ہے کہ گورنر صاحب اور چیف منسٹر صاحب کے دونوں جو Power centers ہیں، ان کے درمیان بھی اختیارات کا تنازعہ لگ رہا ہے اور یہ بھی سامنے آ رہا ہے کہ جو ہمارے دو سروسز گروپس ہیں، پولیس سروس آف پاکستان اور پاکستان ایڈمنسٹریٹیو سروس، ان کے درمیان بھی لگ رہا ہے کہ Rift موجود ہے اور جو کل اخبارات کے اندر آیا ہے کہ چیف سیکرٹری خیبر پختونخوا اور آئی جی خیبر پختونخوا کا ٹرانسفر ہو گیا ہے تو اس میں بھی اسی بات کو اٹھایا گیا ہے کہ کوئی لیویز ایکٹ آ رہا ہے اس کے اوپر اختلافات ہیں۔ اس کے بعد پولیس کا نظام کیسے Extend ہو گا، آئی جی اس کو وہ Strikedown کر چکا ہے، سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ میں، تو اس لئے یہ سارے معاملات ایسے ہیں کہ اس پہ اسمبلی کے اندر تشویش موجود ہے۔ اور ہم چاہتے ہیں کہ اس مسئلے پہ ڈیبیٹ کی جائے ایوان کے اندر، اس پہ بحث کی جائے اور حکومت کی طرف سے ایک ایک چیز کا Response آ جائے تاکہ یہ جو Constitutional requirement ہے جو Twenty-fifth Constitution amendment ہے، اس کی روح اور Spirit کے مطابق اور عدالتی فیصلوں کی Spirit کے مطابق وہاں فاٹا کا جو Merger ہے اس کا پراسیس جو ہے وہ Mature ہو اور وہ عملی طور پر جون، جولائی سے پہلے یہاں الیکشن بھی ہو اور اس کے نتیجے میں وہ صوبے کے اندر Merge ہو کے صوبے کے نظام کے اندر آ جائیں، اس پہ میں بحث چاہتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر</u>: اکرم خان درانی صاحب۔

<u>جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف)</u>: جناب سپیکر صاحب، عنایت اللہ خان صاحب نے بڑا اہم مسئلہ اٹھایا ہے اور چونکہ فاٹا ہمارا بہت بڑا ایریا ہے، سات ایجنسیاں تھیں اور وہاں پر جو تقریباً دس بارہ پندرہ سال جو صورتحال رہی، وہ پوری آپ کے سامنے اور قوم کے، اس اسمبلی کے سامنے ہے۔ انتہائی تشویش کن صورتحال ہے وہاں پر جو رہائشی لوگ ہیں، آج کل اگر کوئی مسئلہ بن جاتا ہے تو وہاں پر جو ایڈمنسٹریشن ہے، وہ بھی مجبور ہے، نہ کوئی ایکشن لے سکتے ہیں اور وہاں پر اس طرح غیر یقینی کی صورتحال ہے کہ، اور ہے بھی بڑا مشکل، جو فیصلہ جلد بازی میں کیا گیا، اس کی ہماری جماعت کا جو موقف تھا وہ یہ تھا کہ آپ یہ کر تو لیں گے

لیکن کر نہیں سکیں گے اور پھر وہ پیچیدہ صورتحال ہو گی جو فاٹا میں پہلے جو کچھ ہے وہ بھی ختم ہو جائے گا اور میں آپ کچھ کر بھی نہیں سکتے ہیں۔ اب جنگ آ گئی گورنر ہاؤس کی اور چیف منسٹر ہاؤس کی، ابھی ایک دفعہ جب صوبہ بن گیا تو یہ پورے اختیارات چیف منسٹر صاحب کے پاس آنے چاہئیں۔ ابھی کچھ اختیارات گورنر ہاؤس میں اور کچھ چیف منسٹر کے پاس ہیں، اور عجیب سی صورتحال ہے کہ ایک صوبے میں پہلے تو ملاکنڈ کی جو بات تھی اور وہاں پر یہ مسئلہ تھا کہ اس لیویز کو اب پولیس کی شکل میں بھی وہ لوگ لینے کے لئے تیار نہیں تھے، ابھی وہاں پر لیویز بھی ہو اور لیویز کے پاس اختیارات بھی ہوں اور وہ اختیارات کل کنٹرول کرے وہاں پر ڈپٹی کمشنر اور وہاں پر جو پولیس کا ڈی پی او ہے، وہ بھی ماتحت ہو گا اس کا اور یہاں پر جو امنڈمنٹ پولیس میں کی گئی کہ نہیں پولیس بالکل خود مختار ہے، اس کو ہم نے آزاد کیا تو جو عنایت اللہ خان نے بات کی، میرے خیال میں عجیب سی تبدیلی ہے۔ میں نے تین مہینے، چار مہینے میں چیف سیکرٹری کے لیول اور آئی جی کے لیول کے تبادلے کبھی زندگی میں نہیں دیکھے، یہ جب اس مقام کو پہنچتے ہیں تو اس کی جو ذات ہے، اس کا جو دفتر ہے وہ Manage کرتا ہے پورے صوبے کے وہاں پر اس کے نیچے جو ڈیپارٹمنٹس ہیں، اگر آپ اس کو اس طرح کمزور کریں گے چیف سیکرٹری کے آفس کو اور آئی جی کے آفس کو تو پھر اس کے نیچے جو لوگ ہیں وہ پھر اس موثر انداز سے کام نہیں کریں گے، تو یہ اگر ہم اس وقت چونکہ یہ صوبائی اسمبلی اہمیت کی حامل جگہ ہے اور جو نقصانات اس صوبے کے ہوتے ہیں، اس کا تدارک بھی ادھر سے ہونا چاہیئے، تو جو مسائل ہیں اور عجیب عجیب قسم کے، ٹی وی پہ میں صبح دیکھ رہا تھا، وہ 'ماموں' جس نے وہاں پر کہا تھا کہ فورسز نے کوئی زیادتی نہیں کی ہے، آج رات اس کو کسی نے قتل کیا ہے، وہ آدمی جس نے اس کے ساتھ اختلاف کیا تھا کہ حیسور کے واقعہ میں جو واقعہ ہے وہ اسی طرح نہیں ہے، آج اس کی لاش پڑی تھی، اس آدمی کی، تو کب تک یہ اپنے قبائلی اضلاع کے لوگوں کی لاشوں کو اٹھائیں گے، وہاں پر کب تک ہم اپنے لوگوں پہ روئیں گے؟ خدارا، آپ پورا موقع دے دیں اس ایڈجرنمنٹ موشن پہ تفصیلی بحث کے لئے، یہاں پر سب کے دلوں میں باتیں ہیں لیکن میرے خیال میں نکالنے میں ہمت ہونی چاہیئے۔ آپ اس پر خاموش ہیں ابھی رہنا جو ہے، وہ مشکلات پیدا کرے گا (تالیاں) آپ کے لئے، آپ کی اولاد کے لئے، آئندہ نسلوں کے لئے، تو تھوڑا سا آپ بھی پورا ٹائم دے دیں، جو ممبر اس پر بات کرنا چاہیں، تو میری گزارش ہے کہ اس کو تفصیلی بحث کے لئے آپ یہ Approve کر لیں، ہماری طرف سے ان شاء اللہ چودہ ممبران جو ہیں اس کی حمایت کریں گے اور اس پہ بھی مکمل ڈیبیٹ ہونی چاہیئے۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر۔

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): میں بتاتا ہوں پھر، نگہت بی بی پھر آپ کہہ دیں، آپ اس کے بعد پھر، نگہت بی بی، آپ اس کے بعد پلیز، میں سر، میں صرف ایک بات کہنا چاہ رہا ہوں، سر میں۔۔۔۔۔

ایک آواز: آپ ان کی باتوں کا جواب دے دیں۔

وزیر قانون: سر، میں دیتا ہوں، جواب دیتا ہوں۔ سر، دو تین چیزیں، میں کلئیر کرنا چاہ رہا ہوں اور میری یہی ریکویسٹ ہے کہ ہمیں بھی سن لیا کریں، مطلب، آپ کو جواب دینا پڑتا ہے۔ تو سر، ہم نہیں جا رہے ہیں، اس کے بعد کوئی نیا ایشو، دوسرا اس کا بھی جواب دیں گے۔ سر، یہ دو تین چیزیں میں کلئیر کرنا چاہ رہا ہوں۔ ایک تو یہ ہے کہ اس دن بھی میں نے فلور آف دی ہاؤس پہ کہا تھا، اس وقت جو ایکس فاٹا جو تھا پہلے اس کو فاٹا کہتے تھے، آج اس صوبے کا وہ حصہ ہے، جس طرح چارسدہ ہے، جس طرح پشاور ہے، جس طرح بنوں ہے، جس طرح جو بھی ضلع ہے، آج یہ سات اضلاع جو ہیں، جو پہلے فاٹا ہوا کرتے تھے، آج وہ اس صوبے کا حصہ ہیں۔ نمبر دو، چیف ایگزیکٹیو جو ہے اس صوبے کے، وہ ہے چیف منسٹر، جو لیڈر آف دی ہاؤس بھی ہیں یہاں پر اس ایوان کے، اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ نمبر تین، جو کام بھی، چھوٹے سے لے کر بڑے سے بڑا کام جو بھی سینکشن ہوگا ان سات اضلاع میں، اس کی منظوری صوبائی کابینہ ہی دے سکتی ہے، کوئی فورم دوسرا نہیں ہے، کوئی مشاورت بھی کر سکتا ہے، اپنی رائے بھی دے سکتا ہے، کچھ بھی کر سکتے ہیں لیکن اگر منظوری دینی ہے تو وہ صوبائی کابینہ نے دینی ہے۔ صوبائی کابینہ سر کیا ہے؟ میں بار بار بتا رہا ہوں، It is a part of this House، اسی ہاؤس کو وہ جواب دہ ہے، صوبائی کابینہ، یہ چیزیں سر کلئیر ہونی چاہیئے۔ سر، میری ایک ریکویسٹ یہ ہے کہ In principle، میں اس کے ساتھ بالکل Agree کر رہا ہوں کہ اس کے اوپر بحث بھی ہو، اس بحث سے سر یہ ہے کہ جو چیزیں، اپوزیشن کے خدشات ہیں، وہ حکومت اس کا جواب دے دیتی ہے، ڈیٹیل میں آجاتی ہے کچھ چیزیں، اچھے مشورے آجاتے ہیں، سر، صوبائی حکومت جو اس وقت تو اس پہ ڈیٹیل پہ میں نہیں جا سکتی کیونکہ یہ صرف موشن ہی ہے ایڈ جرنمنٹ کی، لیکن صوبائی حکومت Steps لے رہی ہے اور آپ نے دیکھا ہوگا کہ ایک دو دن پہلے وہ سمری بھی سائن ہو گئی ہے کہ جو سات اضلاع ہیں، ان میں سیشن اور سول جو عدالتیں ہیں، ان کے قیام کے لئے، نوٹیفیکیشن بھی ہو گیا ہے۔ جتنے بھی ڈیپارٹمنٹس ہیں اس وقت صوبے میں، وہ سارے اور ایکس فاٹا کے جتنے وہ ادھر کام کر رہے

تھے، وہ سارے Merge ہو چکے ہیں۔ صرف اس وقت جوڈیشری اور پولیس جو ہے، چونکہ یہ بڑے Sensitive ادارے ہوتے ہیں تو اس کے اوپر کام شروع ہے اور اس میں کوئی اس طرح کا اختلاف بھی نہیں ہے، سارے ایک پیج پر ہیں مقصد یہی ہے کہ ان اضلاع کو پاکستان کے دوسرے حصوں کی طرح برابر لایا جاسکے۔ ابھی سر، میں ایڈجرنمنٹ موشن کی طرف آتا ہوں۔ سر، جو ایڈجرنمنٹ موشن عنایت اللہ صاحب نے لائی ہے تو میں In principle تو میں Agree کر رہا ہوں عنایت اللہ صاحب کے ساتھ، کہ اس کے اوپر جس طرح لیڈر آف دی اپوزیشن نے بھی کہا کہ اس کے اوپر بحث ہونی چاہیئے، سب نے کہا، لیکن مسئلہ خوشدل خان صاحب جو ہے وہ چونکہ زیادہ ان باتوں میں انٹرسٹ رکھتے ہیں، گرین بک اور یہ رولز Follow کرنے میں، تو میری صرف ایک یہ ریکویسٹ ہے کہ یہاں پر چونکہ ایک ایڈجرنمنٹ موشن آج Already جو ہے وہ Take up کر لی جا چکی ہے نگہت بی بی کی، (مداخلت) مجھے کمپلیٹ کرنے دیں، جو بھی ہے مطلب اس کے بعد آپ جو بھی کہنا چاہتے ہیں، میں Agree ہوں، میں Agree ہوں تو سر، میری جو ریکویسٹ یہ ہے کہ اگر آپ رولز نمبر 71 کو دیکھ لیں اور اس میں (a) 71 کو دیکھ لیں تو یہ ایڈجرنمنٹ موشن کے بارے میں اس میں "Not more than one such motion shall be made"، (مداخلت) سر، پورا کرنے دیں، پھر خیر ہے آپ بتادیں، "Shall be made on any one" موشن بھی نہیں کر سکتے ہیں، ڈیبیٹ تو دوسری بات ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: کل سب ایڈمٹ بھی ہوئیں، ایڈجرنمنٹ موشن ون میں نے کمیٹی کو بھیج دی۔

<u>وزیر قانون</u>: تو سر، پھر۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: تو یہ اگر ایڈجرنمنٹ موشن میں لے آتے ہیں۔

<u>وزیر قانون</u>: سر پھر یہ کلئیر ہونا چاہیئے کہ وہ پھر ایڈجرنمنٹ موشن نہیں تھی۔

<u>جناب سپیکر</u>: وہ نہیں ہے۔

<u>وزیر قانون</u>: وہ اب اس کو Convert کر لیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: وہ کل (مداخلت) کمیٹی میں چلی گئی، ایلیمنٹری ایجوکیشن۔

<u>وزیر قانون</u>: تو سر، کس میں، سر کال اٹینشن ہے پھر وہ کیا ہے؟ وہ جو اس سے پہلے جو تھا۔

<u>جناب سپیکر</u>: وہ تھی ایڈجرنمنٹ موشن ہی، (قہقہہ) لیکن۔

<u>وزیر قانون</u>: تو سر، یہ (قہقہہ) سر، کال اٹینشن تو، لے جا نہیں سکتا۔

جناب سپیکر: لیکن بھیج دیا اس کو، ہم نے بحث کے لئے نہیں کیا، اس کو ہم نے کمیٹی میں بھیج دیا۔

وزیر قانون: سر، کال اٹینشن کمیٹی میں جا نہیں سکتا پھر یہ پرابلم ہو گیا آپ کو۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر، میں ان کے علم میں ایک بات لانا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

وزیر قانون: سر، میں Disagree، نہیں کر رہا ہوں لیکن میں کہہ رہا ہوں یہ باتیں کلئیر ہو جائیں، یہ لاء جو ہے، Define

جناب سپیکر: یہ ہاؤس بھیج سکتا ہے، This House is supreme، کال اٹینشن کو بھی بھیج سکتا ہے پوائنٹ آف آرڈر کو بھی بھیج سکتا ہے، کسی چیز کو بھی بھیج سکتا ہے۔

(تالیاں)

وزیر قانون: تھیک شو سر، پھر سر پھر میری درخواست ہو گی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بات کریں اگر ایڈجرنمنٹ موشن کے اوپر، یہ جو انہوں نے کی ہے۔

وزیر قانون: سر، پھر میری درخواست، سر پھر میری درخواست یہ ہے کہ پھر آپ رولنگ دیں کہ وہ ایڈجرنمنٹ موشن نہیں تھی، وہ کوئی دوسری چیز تھی، جو بھی موشن تھی، سر وہ لکھ لیں، جو بھی موشن۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ جو بھی موشن تھی وہ چلی گئی۔

وزیر قانون: ٹھیک ہے، اگر وہ ایڈجرنمنٹ نہیں تھی، پھر میں Agree کرتا ہوں جی، بالکل۔

جناب سپیکر: (قہقہہ) جی محمود جان صاحب، اصل میں جان اور خان میں ہم بھول جاتے ہیں، محمود جان، پھر وہ بات کریں گے۔

جناب محمود جان (ڈپٹی سپیکر): تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: محمود جان صاحب۔

جناب محمود جان (ڈپٹی سپیکر): جناب سپیکر صاحب، Rule-124، کو Rule-240 کے تحت Suspend کر کے مجھے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: پہلے یہ ایشو ختم ہو جائے نا، پہلے یہ ایشو ختم ہو جائے، پھر وہ کرتے ہیں۔

جناب محمود جان (ڈپٹی سپیکر): اوکے جی۔

جناب سپیکر: پہلے جو، وہ ابھی ایڈجرنمنٹ موشن میں پھنسے ہوئے ہیں۔

جناب محمود جان (ڈپٹی سپیکر): اچھا، وہ تو ہو گیا پھر۔

جناب سپیکر: تو یہاں سے نکلیں تو پھر آپ بھی بات کریں۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: ما تہ اجازت دے سر۔

جناب سپیکر: جی جی، خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: تھینک یو سر، تھینک یو سر۔ Twenty fifth amendment 2018 کے بعد فاٹا کے جتنے علاقے ہیں They become part and parcel of Khyber Pakhtunkhwa، اب خیبر پختونخوا جس طرح ہمارے بھائی محترم وزیر قانون صاحب نے فرمایا کہ Chief Minister is chief executive, no doubt.، کون کہتا ہے کہ وہ چیف ایگزیکٹیو نہیں ہیں؟ وہ کہہ رہے ہیں کہ He is the leader of the House. کون کہتا ہے کہ وہ لیڈر آف دی ہاؤس نہیں ہے؟، یہ تو Conceded facts ہیں اس سے کوئی انکار نہیں، ہمارا یہ ہے کہ ان میں خود اپنے Guts کام کرنے کے نہیں ہیں یا ان کو کوئی کام کرنے نہیں دیتا ہے اور آرٹیکل 129 میں جو گورنمنٹ کی Definition ہے کہ Chief Minister and Cabinet گورنر کا Role ختم ہو چکا ہے، پچیسویں ترمیم کے بعد گورنر کا Role بالکل ختم ہو چکا ہے۔ فرض کرو انہوں نے میٹنگ بلا کر ایڈوائزری کمیٹی بنائی ہے اور جس میں جن لوگوں کو لیا گیا ہے، وہ سارے مطلب ہے کہ وہ لوگ ہیں جو اس فاٹا کے انضمام کے خلاف تھے، تو ان کے پاس Under which law and rules he constituted advisory committee to overlook, to look after, to supervise the activities in the Khyber areas, no department of the یہ ایک بات، سر، دوسری بات یہ ہے کہ Good governance کس کو کہتے ہیں؟ یہ لوگ کہہ رہے ہیں کہ ہم Good governance لا رہے ہیں۔ اس کو کہتے ہیں کہ صبح ایک سیکرٹری لگ جاتا ہے شام کو وہ پھر مطلب، تبدیل ہو جاتا ہے، جب ہم یہاں پوچھتے ہیں تو یہ کہتے ہیں کہ یہ ہمارے لئے کام نہیں کرتا، وہی عابد مجید جو سیکرٹری ہیلتھ صبح کو لگایا گیا، شام کو اس کو ہٹایا گیا، آج پھر اس کو اسٹیبلشمنٹ سیکرٹری لگایا گیا، تو وہ کون سے مطلب ہے صابن ہے وہ کون سے 'ڈرائی کلین' ہے کہ جس سے صفائی ہوتی ہے سر، آپ یہ لے لیں، ہمارے آئی جی پی صاحب، ہمارے چیف سیکرٹری کو کس بناء پر فوراً ٹرانسفر کر دیا Without any solid reason، اس کو گڈ گورننس کہہ رہے ہیں، اس سے مطلب ہے جو، اس سے مطلب ہے حکومتیں چلتی جاتی ہیں۔

جناب سپیکر: تھینک یو، خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان (ایڈوکیٹ): اس سے تو یہ سارے ہمارے۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ چونکہ آپ Admit کر رہے ہیں For detailed discussion اس میں آ جائے گا۔ کمیٹی کے حوالے تو نہیں کرتے For debate کرتے ہیں، میں Put کرتا ہوں۔ Is this the desire of the House to admit this adjournment motion for detail discussion? Those who are in favour may say 'Yes' and those whose who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The adjournment motion is admitted. اب آ جائیں جی قرارداد کے اوپر، مس نگہت اورکزئی صاحبہ۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

Ms: Nighat Yasmeen Orakzai: Thank you Mr. Speaker. Rule 124 may be suspended under rule 240 and I may be allowed to move a resolution in this august House.

Mr. Speaker: Is it the desire of the House rule 124 may be relaxed under rule 240, to allow the honourable Members, to move their resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it.

قراردادیں

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، میری قرارداد پہ جن لوگوں نے سائن کئے ہیں، ان میں میں خود، بابر سلیم سواتی صاحب، احمد کنڈی صاحب، سلطان محمد خان صاحب، اورنگزیب نلوٹھا صاحب، اکبر ایوب صاحب، سردار حسین بابک صاحب، منور خان ایڈوکیٹ صاحب۔ جناب سپیکر، میں اس ہاؤس میں، میں اور یہ ہاؤس صوبائی حکومت سے پرزور سفارش کرتا ہے کہ وہ مرکزی گورنمنٹ سے پرزور مطالبہ کرے کہ نیشنل اسمبلی کی طرح تمام صوبائی اسمبلی کے اہلخانہ یعنی شوہر بیوی اور بچوں کے لئے بلیو پاسپورٹ فراہم کرے۔

ایک آواز: شوہر؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شوہر، یہ جواب ظاہر ہے میرا شوہر ہوگا، آپ کی بیوی ہوگی (قہقہہ) تو جناب سپیکر صاحب، میں چاہتی ہوں کہ یہ ایوان، کیونکہ جناب، نیشنل اسمبلی میں جو ہے تو وہ تو ایک

Forever جو قرار داد ہوئی ہے، ایک تو آپ اس کو Follow نہیں کروا رہے ہیں جو Forever کے لئے ہے۔ جناب سپیکر، اس میں یہ ہوتا ہے کہ اگر جو بچے ہوتے ہیں یا شوہر ہوتا ہے تو وہ اپنے اخراجات پہ اگر کوئی بیرونی ملک جانا ہوتا ہے، تو وہ کہتے ہیں ہم بھی ساتھ جاتے ہیں، تو ان کا ویزہ تو وہ نہیں لگتا ہے، تو اس وجہ سے ہم چاہتے ہیں کہ یہ بلیو پاسپورٹ وہ اہلخانہ کو یعنی بچوں کو بیوی اور شوہر کو بھی مہیا کیا جائے جیسے کہ نیشنل اسمبلی میں ہے، تو اس کو آپ Follow بھی کریں گے اور وہ جو پہلی والی قرار داد ہے اس کو بھی Follow کریں گے، پہلے ہاؤس سے پاس کروالیں۔

جناب سپیکر: میں اس کو Put کرتا ہوں۔ Is it the desire of the House that the resolution, move by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of this resolution may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr .Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

ایک اور بھی ریزولیوشن تھی کوئی محمود جان صاحب کی ریزولیوشن ہے، جی محمود جان صاحب۔

جناب محمود جان (ڈپٹی سپیکر): سر، ایسے بھی رولز سسپنڈ ہیں، تو مجھے بھی قرار داد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: محمود جان صاحب۔

جناب محمود جان (ڈپٹی سپیکر): جی سر، یہ قرار داد ہے سر، ہر گاہ کہ واپڈا ہاؤس ہیڈ آفس اور سوئی گیس ہیڈ آفس لاہور میں واقع ہونے کی وجہ سے ملک کے دیگر حصوں کے عوام اور سرکاری اہلکاروں کو واپڈا اور سوئی گیس کے متعلقہ مسائل کے حل کے لئے مشکلات اور دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ چونکہ اسلام آباد پاکستان کا دارالخلافہ ہے اور دوسرے محکمہ جات کی منسٹریز اور ہیڈ آفسز اسلام آباد میں موجود ہونے کی وجہ سے عوام کے مسائل آسانی اور بروقت حل ہو جاتے ہیں، لہذا یہ صوبائی اسمبلی حکومت سے پرزور سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ عوام کی مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے واپڈا ہیڈ آفس اور سوئی گیس ہیڈ آفس کو لاہور سے دارالخلافہ اسلام آباد منتقل کرنے کے لئے ضروری اقدامات کئے جائیں۔ جناب سپیکر، سر آپ کو پتہ ہے واپڈا ہاؤس لاہور میں ہے اور سوئی گیس کا دونوں کے ہیڈ آفسز لاہور میں ہیں تو جس طرح ہمارے باقی ہیڈ آفسز اسلام آباد میں ہیں تو عوام کو آسانی ہوتی ہے، سب منسٹریز بھی ادھر ہیں تو اگر یہ قرار داد اسمبلی سے پاس کی جائے تو عوام کو ریلیف ملے گا۔

Mr. Speaker: The question before the House is that the resolution, moved by the honourable MPA, may be passed? Those who are in

favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Ji janab.

جناب منور خان: قرارداد Already rules suspended ہیں تو اس قرارداد کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: رنگیز خان، آپ قرارداد پیش کر رہے ہیں۔

جناب رنگیز خان: نہیں، میں پوائنٹ آف آرڈر پہ جی۔

جناب سپیکر: بس ایک قرارداد منور خان صاحب پیش کر لیں، آپ پوائنٹ آف آرڈر لے لیں اس کے بعد۔ جی، منور خان صاحب۔

جناب منور خان: تھینک یو سر۔

جناب سپیکر: نہیں، قرارداد ہے آپ کی، قرارداد کے بعد پوائنٹ آف آرڈر لیتے ہیں، اس ریزولیوشن کے بعد لے لیں Rule relexed ہے۔ منور خان صاحب۔

جناب منور خان: تھینک یو سر، سر یہ میں، یہ صوبائی اسمبلی صوبائی حکومت سے یہ مطالبہ کرتی ہے کہ لکی سٹی میں سیشن جج کی بلڈنگ اور سول جج کی بلڈنگ موجود ہے اور اس سلسلے میں یہ اسمبلی پر زور مطالبہ کرتی ہے کہ ان بلڈنگ میں ایڈیشنل سیشن جج اور ایک سول جج کی تعیناتی کی جائے۔ تھینک یو سر۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable MPA, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: ایک ہم سے رہ گیا تھا ایجنڈا آئٹم Leave applications، وہ لے کے پھر کر لیتے ہیں۔ آج کے لئے جو چھٹی کی درخواستیں ہیں: جناب جمشید خان، ایم پی اے، میں اس کے بعد رنگیز خان ہوں آپ کو ٹائم دیتا ہوں، یہ چھٹی پھر سارے غیر حاضر ہو جائیں گے۔ جناب جمشید خان، ایم پی اے آج کے لئے، جناب محمد نعیم خان، ایم پی اے آج کے لئے، جناب فیصل امین خان، ایم پی اے آج کے لئے، جناب

محمود احمد خان، ایم پی اے آج کے لئے، محترمہ ثمر بلور صاحبہ، ایم پی اے آج کے لئے، جناب شکیل احمد خان، منسٹر آج کے لئے، محترمہ نادیہ شیر، ایم پی اے آج کے لئے، جناب نذیر احمد عباسی، ایم پی اے آج کے لئے، جناب کامران خان بنگش، ایم پی اے آج کے لئے، محترمہ سمیرا شمس، ایم پی اے آج کے لئے، ڈاکٹر سمیرا شمس یہ دو دو درخواستیں آ رہی ہیں۔ ہیلتھ منسٹر صاحب کی بھی Application آ گئی تھی، وہ بھی آج کے لئے، Leave sanctioned, Is it the desire of the House۔

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Okay, leave sanctioned. Ji, Rangiz Khan.

جناب رنگیز احمد: شکریہ جناب سپیکر۔ سر، میں ٹوبیکو کے حوالے سے بات کرنا چاہ رہا تھا، پاکستان میں ٹوبیکو سیس کا جو ٹیکس اکٹھا ہوتا ہے، تقریباً 84.4 بلین روپے ٹوبیکو سے وہ جو ٹیکس اکٹھا ہوتا ہے، اس میں اٹھانوے فیصد حصہ کے پی کے کا ہے اور اس اٹھانوے فیصد میں صوابی سے پینسٹھ فیصد جو ورجینیا پیداوار ہے، وہ صوابی سے ہوتا ہے۔ میری درخواست ہے کہ جو ٹوبیکو بورڈ بنا ہے اس کی کوئی پرفارمنس نہیں ہے اور جو زمیندار ہے، اس بیچارے کو اپنی فصل کی وہ قیمت نہیں ملتی بلکہ کارخانہ دار اور مڈل مین سارا وہ منافع لے جاتے ہیں، تو ٹوبیکو بورڈ زمینداروں کے لئے کچھ نہیں کرتا، میرا یہ مطالبہ ہے کہ صوبائی سطح پہ ایک ٹوبیکو بورڈ بنایا جائے، آنریبل لاء منسٹر سے بھی میں نے بات کی ہے جس میں کوئی قانونی رکاوٹ نہیں ہے، صوبائی بورڈ بن سکتا ہے اور لاء منسٹر صاحب میرے ساتھ یہ بھی Agree کر چکے ہیں کہ اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے جو، ایگریکلچر کی کمیٹی ہے تو میری ریکویسٹ ہو گی سر، کہ اس کو کمیٹی میں بھیجا جائے تاکہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: رنگیز خان، اس پہ آپ ریزولیوشن لے آئیں۔

جناب رنگیز احمد: تاکہ اس پہ تفصیل سے گفتگو ہو سکے۔

جناب سپیکر: ریزولیوشن لے آئیں اس کے اوپر۔ جی، لاء منسٹر۔۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): سر، چونکہ یہ ایشو بہت زیادہ Important ہے، ان کے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ جس طرح فیڈرل لیول پر ٹوبیکو بورڈ موجود ہے، ہمارے صوبے میں ٹوبیکو سیس بہت زیادہ اکٹھا ہوتا ہے تو میرے خیال میں صوبے کو یہ چیزیں جو ہیں یہ Devolve ہونی بھی چاہئیں اور یہاں پر ان کے ادارے بننے بھی چاہئیں۔ سر، میری ریکویسٹ یہ ہے کہ چونکہ ایشو بڑا Important ہے جس طرح

آپ نے دیگر ایشوز پہ اپوزیشن ممبرز نے جو اٹھائے تھے اور اس پہ آپ نے رولنگ دیتے ہوئے فوراً اس کو وہ کر دیا ہے تو سر، میری ریکویسٹ اس میں بھی یہی ہے کہ چونکہ بڑا Important issue ہے، اس میں صرف ایگریکلچر نہیں جی یہ ایکسائز ڈیپارٹمنٹ سے اس کا تعلق ہے تو ایکسائز ڈیپارٹمنٹ کو بھی اس میں آپ لے آئیں اور میرے خیال میں ایک ورکنگ اس کے اوپر ہونی چاہئے کہ ہم لیجسلیشن لے آئیں تاکہ ٹوبیکو بورڈ ہم اپنے صوبے کے اندر بھی بنا سکیں، تو سر، میرے خیال میں قواعد کو تھوڑا Relax کر کے آپ اپنی صوابدید استعمال کرتے ہوئے ایسی ڈائرکشن آپ دیں کہ ایگریکلچر اور جو ہے ایکسائز اور لاء ڈیپارٹمنٹ جو ہے، یہ تینوں ڈیپارمنٹس اس کے اوپر کام کر سکیں۔ بے شک آپ اس کے اوپر اگر کوئی سپیشل کمیٹی کیونکہ دو تین ڈیپارٹمنٹس کے وہ آرہے ہیں اس کے اوپر تو اگر آپ۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: That's why I am saying کہ یہ ریزولیوشن لے آئیں۔

<u>وزیر قانون</u>: سر، یہ موشن ابھی زبانی پیش کر دیں گے، وہ کوئی مسئلہ تو نہیں ہو گا۔

<u>جناب سپیکر</u>: ابھی پیش کر دیں موشن۔

<u>وزیر قانون</u>: میرے خیال میں سب Agree بھی ہوں گے اس مسئلے پر۔

<u>جناب سپیکر</u>: ہاں رولز ویسے بھی Relaxed ہیں، ابھی موشن پیش کر دیں۔ جی لائق محمد خان صاحب۔

<u>جناب لائق محمد خان</u>: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، میرا حلقہ تورغر جس میں کہ ایک ایکسئین ہے پبلک ہیلتھ کا، چار ماہ سے وہ اپنے دفتر نہیں گیا چار ماہ سے اور کام وہ سارا ٹھپ ہو گیا ہے، مہربانی کر کے یا اس کو ٹرانسفر کیا جائے یا اس کو ہدایت کی جائے کہ کم از کم دفتر، اس نے ایک پرائیویٹ سکول اپنے علاقے میں کھولا ہوا ہے اور وہ سرکاری ہماری جو گاڑی ہے پبلک ہیلتھ تورغر وہ استعمال کر رہا ہے اور چار ماہ سے وہ نہیں گیا اپنے آفس جدبا، مہربانی کر کے اس پہ کوئی ایکشن لیا جائے۔ دوسری گزارش یہ ہے کہ یہ میرے پاس بجلی کا بل ہے جو آپ کو پیش کر رہے ہیں۔ یہ ایک مہینے گھریلو تین بلب جو جلتے ہیں اس کا چار چار لاکھ تین تین لاکھ روپے بل آیا ہے یعنی تورغر میں پسماندہ ضلع ہے، سب سے پسماندہ ضلع ہے جو کہ چار سو سال سے ہے، ابھی آٹھ سال پہلے حیدر خان نے مہربانی کی ضلع بنایا اور وہاں پر بجلی میں نے لگائی، جب میں پچھلے اس سے پچھلے Tenure میں ایم این اے تھا، گیلانی صاحب نے مجھے پچاس کروڑ روپیہ دیا تو وہاں پر گھریلو، ہیٹر نہیں ہے، فریج نہیں ہے، تین بلب جلتے ہیں اور چار چار لاکھ، پانچ پانچ لاکھ، تین لاکھ اگر یہ دیکھ سکتے ہیں، آپ یہ دیکھ لیں چار چار لاکھ روپیہ تورغر کا ایک مہینے کا بل آیا ہے، تو یہ مہربانی کر کے اس کی بھی درستگی کی جائے،

محکمہ والوں کے پاس گئے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ آدھے پیسے جمع کر دیں جن لوگوں کے پاس اپنے بچوں کے کھانے کے لئے کچھ نہیں ہے تو چار چار، تین تین لاکھ روپے کس طرح وہ جمع کریں گے؟ تو مہربانی کر کے اس پہ بھی ایکشن لیا جائے۔ شکریہ جی۔

(اس مرحلہ پر جناب محمود جان، ڈپٹی سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی میاں نثار گل صاحب۔

میاں نثار گل: شکریہ جناب سپیکر۔ سپیکر صاحب پہلے، تو یہ میں سپیکر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے رواج رکھا کہ پوائنٹ آف آرڈر پہ صبح دس منٹ، پندرہ منٹ ایم پی ایز بات کر سکتے ہیں، یہ بڑی اچھی بات ہے، یہ روایت قائم ہونی چاہیئے۔ جناب سپیکر، اب جس مسئلے پہ میں بات کر رہا ہوں وہ پورے کوہاٹ ڈویژن اور Specially ضلع کرک کا ہے۔ جناب سپیکر، ہم پورے ملک کو اور اس صوبے کو چار سو ایم ایم سی ایم ڈی گیس دے رہے ہیں، لیکن آپ دیکھ لیں کہ کرک میں ابھی بھی آج چولہے بند پڑے ہیں، گیس پریشر نہیں ہے۔ بہانا م یہ بنایا جا رہا ہے کہ کرک کے لوگ میٹر نہیں لگا رہے۔ جناب سپیکر، میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ درانی صاحب موجود ہیں، اس کے وقت میں تقریباً چار پانچ ارب روپے کی سکیم ہماری ہوئی تھی اور ایک علاقہ میں بتا رہا ہوں یونین کونسل بہادر خیل اور یونین کونسل لری پنوس ان لوگوں نے ابھی تقریباً ایک مہینہ ہوا ہے میٹر لگائے ہیں۔ میرے اپنے گھر میں بھی تین میٹرز لگے ہیں، گیس کے بل تیس ہزار پچیس ہزار بیس ہزار روزانہ کے حساب سے ہمیں آ رہے ہیں لیکن گیس ہمیں نہیں مل رہی ہے۔ آج صبح جناب جب میں آ رہا تھا تو میں نے کوہاٹ ڈویژن کے انچارج کو فون کیا، تین دن سے نشپہ فیلڈ کے Round about کے علاقے پہ انہوں نے گیس کو بند کیا ہوا ہے۔ مجھے کیا بتایا جا رہا ہے کہ جی آپریشن شروع ہے Illegal connections ہیں ہم ان کو صاف کر رہے ہیں۔ جناب سپیکر میں اس فلور پہ کہنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سلطان صاحب یہ آپ سن لیں پھر آپ Respond کریں گے تو۔

میاں نثار گل: مجھے لاء منسٹر کی توجہ بھی چاہیئے کہ کرک میں ستر اسی فیکٹریاں جپسم کی چل رہی ہیں جو گیس والوں کو ماہانہ لاکھ دو لاکھ روپے بھتہ دیتے ہیں۔ ہمارے اس ضلعی انتظامیہ کے ساتھ کمپنیوں کی گاڑیاں بھی ہیں، ایک ہفتہ آپریشن ہو جاتا ہے، پھر دو سال تین سال یہی لوگ اسی طرح چوری کرواتے ہیں اور بل ہمارے غریب لوگوں کے پاس آ جاتے ہیں۔ جناب سپیکر، اگر ہم ہائی وے بند کریں تو پھر آپ لوگ ناراض

ہوتے ہیں، اگر ہم احتجاج کریں تو پھر حکومت کو تکلیف ہوتی ہے۔ ہمارے ساتھ راستہ کیا ہے کہ ایک ضلع، ایک علاقہ جو پورے خیبر پختونخوا کا اور گیس پیدا کر رہا ہے، اس کے بچے اور اس کی عورتیں لکڑیاں کاٹ کے چولہے جلا رہی ہیں۔ خدا کے لئے انصاف ہونا چاہیئے۔ یہ ایس این جی پی ایل مرکز بھی بھجوائیں ٹھیک ہے ہم مانتے ہیں، نہ وہ ہمارے ساتھ بات کرتے ہیں، نہ کوئی ہمیں پائپ لائن بچھا کے دیتے ہیں، ہم بڑے خوش ہوتے ہیں کہ مردان میں گیس کا افتتاح ہو ہم بڑے خوش ہوتے ہیں کہ صوابی میں گیس کا افتتاح ہو، ہم بڑے خوش ہوتے ہیں کہ جدھر بھی گیس کا افتتاح ہو لیکن کم از کم ہمارے جنوبی اضلاع، ہمارا کرک جو، جناب سپیکر! آج میں بتا رہا ہوں کہ روزانہ کے حساب سے اس ملک کو یومیہ ایک ارب روپے دے رہا ہے اور میرے خیال میں اس بار ادھر بات بھی ہو گئی تھی، لاء منسٹر بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں اپنی بات کو تھوڑا Add کرنا چاہتا ہوں کہ 7 ارب 84 کروڑ روپے جو ہماری رائلٹی بنتی ہے، وہ بھی نہیں مل رہی، گیس بھی نہیں مل رہی، تکلیف میں بھی ہم ہیں، تو ہم کدھر جائیں؟ ہم بڑے خوش ہیں کہ ملک میں وسائل پیدا ہوں اور بھی کوئی ایک دریافت ہو لیکن ہمارا حق بھی ہمیں ملنا چاہیئے۔ میں آج پھر دہرانا چاہتا ہوں کہ ہمارے 7 ارب 84 کروڑ روپے صوبائی حکومت کے ساتھ جو ذمہ ہیں، اس میں کچھ گیس پہ بھی لگنے چاہئیں، کچھ ڈیویلپمنٹ کام پہ بھی ہونے چاہئیں اور میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ایس این جی پی ایل والوں کے ساتھ ہمیں بٹھایا جائے؟ یا تو بل بند کر لیں یا ہمیں پراپر گیس دے دیں، ہم میٹرز کے لئے تیار ہیں، میٹرز لگانا چاہتے ہیں لیکن جو کچھ پیسے نہیں دیتا، نیٹ ورک نہیں بچھاتا تو ہم کیا کر سکتے ہیں؟ ہم یہ ریکویسٹ کرنا چاہتے ہیں، براہ مہربانی یہ ہمارا ملک ہے، یہ ہمارا صوبہ ہے، صبح درانی صاحب نے کہا تھا، ظفر اعظم صاحب کا ایک بیان آج مشرق میں آیا ہوا ہے کہ ہم جنوبی لوگ، ساؤتھ والے لوگ اس بات پہ مجبور ہیں کہ ہم اس اسمبلی میں قرارداد لائیں گے کہ ہم اس اسمبلی میں قرارداد لائیں گے کہ یا تو ہمیں اپنا حق دیا جائے یا ہمارا جنوبی صوبہ بنایا جائے، اس لئے کہ ہم اور بول نہیں سکتے کدھر جائیں؟ نہ ہمارا پانی ہے نہ بجلی ہے، نہ گیس ہے اور وسائل سے بھرا ہوا علاقہ ہے۔ جناب سپیکر، نہ اے ڈی پی سکیم ہے اور یہ کہا جائے کہ ہم آپ کو رائلٹی دے رہے ہیں۔ لاء منسٹر نے بڑی اچھی بات کی، کہتا ہے کہ ہم Committed لوگ ہیں، اسمبلی فلور پہ جو بات کرتے ہیں، اس کو Commit کرتے ہیں، میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں لیکن یہ کس طرح Committed ہیں، برائے مہربانی آپ تو بڑے شریف آدمی ہیں، تین مہینے سے آپ نے کہا کہ وزیر اعلیٰ صاحب سے آپ کی ملاقات کروائیں گے، تین مہینے چار مہینے میں، آپ لوگوں نے کوہاٹ ڈویژن کے لوگوں کو ٹائم نہیں دیا،

بات نہیں کی۔ ہم آپ کی بات پہ اب بھی اعتماد کرنا چاہتے ہیں لیکن خدا کے لئے ہماری رائلٹی، ہماری گیس، ہمارے مسائل کو حل ہونا چاہیئے ورنہ ہم اور کیا کر سکتے ہیں؟ پھر ادھر بیٹھیں گے چار پانچ ایم پی ایز اور اپنے سر پیٹیں گے کہ ہم ادھر اپنا حق نہیں ادا کر سکتے، ادھر بیٹھ کے آپ لوگوں کے سامنے بیٹھ جائیں گے۔ جناب سپیکر، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں لیکن یہ ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں کہ حق، حقدار کو ملنا چاہیئے، ہم مینڈیٹ والے لوگ ہیں، تیس پینتیس ہزار ووٹ لوگوں نے دیئے ہیں وہ ہم سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ آپ لوگ ایک ارب، ڈیڑھ ارب روزانہ ملک کو دے رہے ہیں، نہ پانی ہے نہ گیس ہے، نہ بجلی ہے، اور نہ اے ڈی پی سکیمیں ہیں۔ اس پہ تھوڑی ہماری ناراضگی ہے، ہماری ناراضگی کو دور کیا جائے برائے مہربانی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: تھینک یو جی۔ خوشدل خان صاحب بات کرنا چاہتے ہیں۔ تا سو خه ویئل جی؟

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: ان کے بعد میں کروں گا جی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جناب سلطان محمد خان صاحب۔

<u>جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون)</u>: تھینک یو مسٹر سپیکر۔ یہ ہمارے جو بڑے آنریبل ممبر ہیں سینئیر بھی ہیں صوبائی وزیر بھی رہ چکے ہیں، ہمارے تو بزرگ بھی ہیں کیونکہ ان کے جو کسٹران ہیں ان کے ساتھ ہمارے تعلقات ہیں تو ہمارے لئے بہت زیادہ قابل احترام ہیں۔ بالکل سر، میرے خیال میں انہوں نے ایشوز، ایک وائڈ ایریا آف ایشوز ہیں جو کہ ان کے ضلعوں کے ساتھ اس کا تعلق ہے گیس کے حوالے سے، رئلٹیز کے حوالے سے اس طرح کچھ اور ایشوز بھی مجھے پتہ ہے کہ وہ ہیں تو سر، آج جس طرح آج یہ اسمبلی کا ٹائم ختم ہو گا، بالکل ان کی یہ بات درست ہے کہ Commitment تو ہم پورا کریں گے ان کو ضرور، ان کے ساتھ میٹنگ ہو گی اس میں کوئی شک نہیں ہو گا لیکن آج میں فلور آف دی ہاؤس پہ یہ Commit کر رہا ہوں آج اسمبلی کا ٹائم ختم ہو گا تو میں چیف منسٹر صاحب کی Engagement کو دیکھ کر، یہ بے شک، میں ریکویسٹ کروں گا کہ یہ نہ جائیں، ہم دونوں بیٹھ کر Coordinate کر لیں گے۔ تو آج یا کل جو بھی ٹائم ہوا، وہ لے لیں گے، آپ ان کے ساتھ بیٹھ جائیں میں بھی بیٹھوں گا جو Concerned اور منسٹرز ہوں گے ان کو بھی بلوالیں گے، یہ اپنی بات کر لیں، یہ جتنے بھی ایشوز ہیں۔ تو میرے خیال میں نوبت اس تک نہیں آئے گی کہ یہ پھر اسمبلی کے فلور پہ یا کسی وار فورم پہ جائیں گے۔ ایک دفعہ آپ بیٹھ جائیں آج

بالکل، آج میں نے Commitment پوری نہ کی، ٹائم میں نے نہ لے کر دیا تو ٹھیک ہے پھر میں گناہگار ہوں، جو یہ اسمبلی جو مجھے سزا دینا چاہتی ہے پھر میں اس کے لئے بالکل تیار ہوں جی۔ (تالیاں)

میاں نثار گل: جناب سپیکر میں یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ لاء منسٹر بڑے شریف آدمی ہیں، ہمارے بھائی بھی ہیں، یقین کریں کہ اسمبلی بڑے اچھے طریقے سے چلاتے ہیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ آج جلدی میں ہماری میٹنگ ہو جائے، ایک ہفتہ کے اندر اندر ہماری میٹنگ کرا دیں تو کوئی بھی، ہو سکتا ہے آپ سارے سیکرٹریز کو بلالیں ہم چار پانچ ایم پی ایز ہیں، ہمارے بھائی ہیں جو ہنگو سے تعلق رکھتے ہیں وہ آپ کے ممبرز ہیں ان کو بھی بلالیں کہ یہ مسئلہ حل ہو جائے اور ہمارے لوگوں کی تکالیف بھی ختم ہوں۔ ہمیں اتنی جلدی نہیں ہے کہ آج آپ میٹنگ کروالیں، ہفتے میں، چار دن میں پانچ دن میں لیکن پھر مہینوں میں نہیں، شکریہ۔

جناب منور خان: جناب سپیکر! جیسے لاء منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ ذرا اس طرف، آج آپ نے کہا کہ میں نے چیف منسٹر صاحب سے ملنا ہے اور یہ ایشو ان کے ساتھ ڈسکس کرنا ہے۔ Kindly اگر آپ یہ جو ڈیڈک چیئرمینز ہیں ابھی تک ان پہ Decisions نہیں ہوئی ہیں، یہ ہم آپ سے یہ بھی ریکویسٹ کر سکتے ہیں کہ ان کے ساتھ یہ بھی ڈسکس کر لیں اور ہمیں، مجھے خاص کر جیسے پچھلے دور میں، میں نے اسمبلی کے فلور پہ جس طرح ڈیڈک چیئرمین لیا تھا تو مجھے میرے خیال میں اس طرح پھر مجبور نہ کریں کہ میں پھر * +آپ لوگوں سے ڈیڈک چیئرمین لے لوں۔ تھینک یو سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ جو ہمارے آنریبل ممبر نے یہ ہو Word use کیا ہے * + تو میں اس کو Expunge کرتا ہوں یہ ذرا ٹھیک نہیں آتے۔ تاسو څه وائی جی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب، ډیره مننه۔ د هغه سپیکر صاحب هم ډیره مننه چې ستاسو نه مخکښې په کرسئی ناست وو، نن چې په کومه طریقه باندې دا هاؤس اوچلیدو، کوم بزنس اوشو او کوم پوائنټ آف آرډر باندې زمونږ ممبرانو

* بحکم جناب سپیکر حذف کیا گیا۔

ممبرانو ته موقع ملاؤ شوه نو دا يو ډير ښه ماحول هم دے او دا د دې حالاتو تقاضه هم ده ځکه چې دا يوه جرګه ده او د پښتنو جرګه کښې هر سړے خپله يو خبره کوی خو د قانون مطابق باندې، نو زه ډير زيات مشکور يمه۔ زه ستاسو توجه يو خاص خبرې ته هغه کومه، دا يو ليټر ما ته راغلے دے او د دې کاپی تاسو ته هم شوې ده او ججانو صاحبانو ته هم شويده او دا ددې رائټر چې کوم دے دوست محمد خان موضع کوټ تحصيل و ضلع ملاکنډ دے دوئ دا وائی چې دې اسمبلئی بی پی ايس۔ 19 سپيشل سيکرټری يو پوسټ ايډور ټائزډ شوے دے آو په هغې باندې مطلب دے يو Concealment يو Clandestine manner کښې اپوائنمنټس کيږی نو زه دا ستاسو په نوټس کښې راولمه چې يو خو که تاسو زمونږه جنرل لاء اوګورئ، پراونشل جنرل لاء دا وائی چې تاسو به مطلب دے ايډورټائزمنټ کوائې نو In two leading newspapers کښې به ورکوئی۔ دوئ مطلب دے چې دا کوم ايډورټائزمنټ شويدے۔ دا ايډورټائزمنټ Open Test Service کښې شوے دے چې يوه Illegality ده۔ بل ستاسو دا خپل رولز دادے، دا ستاسو د اسمبلئ رولز دے *(رولز کی بک دکھاتے ہوئے)* خيبر پختونخوا پراونشل اسمبلی سيکرټريټ ريکروټمنټ رولز 1974 او دے لاندے اپوائنمنټ چې هغه اسپيشل سيکرټری چې کوم پوسټ دے هغه پروموشن کوټے نه به کيږی۔ نو دا مطلب دے ځکه چې سپيکر صاحب، زمونږ د اسمبلئی يو ډير احترام دے، يو ډير مطلب دے چې په ټوله نړې باندې مطلب دے ددے خپل يو Status دے آو نن تاسو اوګورئی زيات تر کيسونه د اسمبلئی په مختلف عدالتونو کښې دی، کوم کيسونه په Contempt کښې دی څه کيسونه پکښې مطلب او Disqualification د پاره تلی دی نو دا يو ښه Impression مطلب دے نه پريوځی، نو زه دا وايمه چې دا کوم ايډورټائزمنټ شوے دے دا بالکل Illegal دے، غلط دے ځکه ستاسو خپله ډير مطلب دا دے چې تاسو ډپټی سپيکر ئی تاسو ان شاء الله او بيا به ايکټنګ سپيکر مطلب دے کار به هم کوائې، تاسو دا رولز را اوغواړئې په دې رولز کښې دا پوسټ چې کوم دے Fill کيږی نو By promotion په دې باندې اسپيشل نه کيږی نو دا مطلب دے مونږ له پکار دا دی چې د نوے پاکستان دا تقاضا ده دا ډيمانډ دے چې ديکښې مطلب دے

شفافیت د وی، دیکښې د انصاف دا ډیمانډ دے، دا نه چې یره مطلب دے په یوه پټه طریقه باندے خلق راځی دې اسمبلئی ته، مخکښې هم په دې باندې مطلب دے داسے شوی دی نو دا زه به تاسو ته خواست کومه دیکښې هیڅ شک نشته د چې تیر شوی دور کښې هم مطلب دے سپیکرانو به کار کړے وی خو هغه به هم په یو قانون، خو دا خو داسې قانون دے چې یعنی مطلب دې رولز کښې پرویژن نشته دے نو د دې مطلب دے د دې کول پکار ده چې زمونږ کوم دا Impression دے، دا کوم مطلب چې یره د اسمبلئی دے نو زه به دا یو خواست کومه، اول دا ایډورټائزمنټ غلط دے، پکار ده چې دا نیوز پیپر کښې راغلې وے چې ډیرو خلقو ته پته لګیدلې وے، اوس دا چا ته، دویمه خبره ستاسو په نوټس کښې راولمه سر چې زمونږ همیشه این ټی ایس او اوپن ټیسټ، او ټی ایس ورته وائی زه خو اول په دې باندې حیران یم چې آخر زمونږ انسی ټیوشنز دومره کمزورے شو، زمونږ په دې انسی ټیوشنز باندې هډو اعتماد ختم شو چې مونږ د دې پاره اسلام آباد نه، این ټی ایس مونږه د اسلام آباد نه راولو چې اربونه روپئی مطلب دے دې پختونخوا نه ئې یوړې چې په هغې کښې به د زمونږه د خلقو به هم ورسره حصې به وے اؤ د دې به ئې ټیسټونه کیده، د استاذانو به هزار، پانچ سو، سات سو چھ سو روپئی به ئې هغوی نه اخستے، په دیکښې هم تاسو اوګورئې چې مطلب دے تین سو روپئې مطلب دے، دې د پاره به څومره خلق ایډورټائزمنټ ته به Apply به کوی، اؤ کیږی به یو تن۔ نو دغه څیزونه مخ نیوے کول پکار دے ځکه چې مطلب دے، قام مطلب دے کوم حکومت راغلے دے خلقو چې کوم ووټ ورکړې دے یا چا په کومه ذریعه راغلے دے نو د دې څیز د پاره چې هغه به هر یو څیز کښې به په میرټ باندې کیږی، هغې کښې به انصاف به وی د چا حق به نشي وهلې کیدې نو زما سر تاسو ته ډیره مننه، ډیره مهربانی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جناب فضل حکیم صاحب جی۔

<u>جناب فضل حکیم خان یوسفزئی</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِیمِ۔ شکریه ډیره مهربانی سپیکر صاحب۔ زمونږ لاء منسټر صاحب ناست دے ده، دې باندې یو کوئسچن اوشو زه بهر وومه چې زمونږه د سوات یو عزت ناک ممبر وقار صاحب اوکړو چې سی ټی سکن خراب دے او ایم آر آئی هم خرابه ده۔ نو هغه خو بهرحال دوئ نه وو خبر۔

زه هغې کښې دا خبره کوم چې سی ټی سکن هم فنکشن دے او ایم آر آئی هم فنکشن ده۔ دوانړه لګیا دی کار کوی۔ دریم کوم سی ټی سیکن چې خراب دے ان شاء الله تعالیٰ لاء منسټر صاحب ته وایم چې هغې کښې، هغه ورکړے دریم به هم ان شاء الله تعالیٰ ډیر دستی ټهیک شی۔ دوئ سپیکر صاحب هفته ټائم ورکړو زما د الله نه امید دے په هفته لس ورخو کښې به هغه سی ټی سکن هم ټهیک شی۔ شکریه ډیره مهربانی۔

<u>جناب ډپټی سپیکر</u>: زه Response کومه جی تاسو چې کومه خبره اوکړله د ټیسټنګ حوالے سره نو لیډنګ نیوز پیپر متعلق ما خپل سیکرټریټ سټاف نه تپوس اوکړو جی۔ دوئ وائی جی چې په فرنټیئر پوسټ کښې او په ایکسپریس نیوز کښې دا ایډ لګیدلې جی او که بیا هم دیکښې څه غلطی وی او که څه خبره وی نو ان شاء الله دا اسمبلئی زمونږه د ټولو اسمبلی ده او په دې باندې چې خا مخا چې کومې غلطیې پکښې وی نو هغه به ترې نه اوکاږو ان شاء الله۔

<u>وزیر قانون</u>: سر! پوائنټ آف آرډر، سر پوائنټ آف آرډر۔ سر! دیکښې۔

<u>جناب خوشدل خان ایډوکیټ</u>: زه دا وایم چې په دې پوسټ باندې به د رول مطابق By promotion به کیږی او که By initial recruitment باندې به کیږی۔ بل دا چې د خیبر پختونخوا رولز آف بزنس 1985ء دا وائی چې هر کله مطلب دا داسې یو خبره راشی۔۔۔۔

<u>جناب ډپټی سپیکر</u>: خوشدل صاحب! ستاسو خبره واورئې زمونږه سلطان خان په دې باندې Comments کوی۔

<u>وزیر قانون</u>: په دې باندې یو خبره کلیئر کوم بیا د خوشدل خان صاحب بې شکه چې څه دغه کوی۔ سر! پوائنټ آف آرډر سر، چونکه د رولز خلاف ورزی کیږی لګیا دے۔۔۔۔

(شور)

<u>وزیر قانون</u>: سر د رولز خلاف ورزی دلته کیږی زه ځکه پوائنټ آف آرډر لګیا دے دغه کوم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خوشدل خان! یو منټ جی تاسو ما نه زیات پوهیږئ جی۔ ما نه مخکښې ډپټی سپیکر پاتې شوې ئی جی خو چې د اسمبلئ باره کښې چې کومې خبرې وی هغه د اسمبلئ په فلور باندې نشي کیدې، تاسو څه پکار وی سپیکر صاحب چیمبر نه زما چیمبر نه تاسو ما سره کیښنئی تاسو ته به ډیټیل درکړے شی خو د اسمبلئ په باره کښې خبرې چې کوم دے نو اسمبلئ په فلور نشی کیدې جی۔

جناب ډپټی سپیکر: جناب سپیکر، دا هغه Matter نه دے، دا ایډورټائزمنټ دے، دا لا په هوا کښې دے، زه په هغې خبره نه کومه هغه ما ته پته ده That rule is 42 rule دے هغه، اوس دیکښې دا دی چې دوه پوائنټس دی لکه تاسو خو یو جواب، سیکرټری صاحب دا اووئیلې چې دا مونږ فرنټیئر پوسټ کښې هغه کښې به هم بیا وی، دوئې نه دا تپوس اوکړئ چې آیا دا ستا سره رول شته دے، تاسو رولز کښې امینډمنټ کړے دی؟ او په کومه لاره (مداخلت) یومنټ جی خیر دے کنه جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خوشدل خان څنګه چې، نه نه یو منټ جی تاسو ته ما موقع درکړه جی۔ تاسو خبره اوکړله تاسو خبره واؤریدلې شوه چې ستاسو څه Requirement وی څه پکار وی تاسو، سپیکر صاحب او ډپټی سپیکر صاحب آفس شته دے تاسو هلته نه خپل دغه اخستې شئی۔

وزیر قانون: سپیکر صاحب، سر زما ریکویسټ دا دے سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

وزیر قانون: چې خوشدل خان صاحب زمو نږ ډیر آنریبل ممبر دے او بل دا ده چې په قانون باندې ئې دسترس شته۔ مونږه د یو فیلډ سره هم تعلق ساتو خو سر، لکه زما ریکویسټ جی دا دے چې یو رول دیکښې شته دے په دې کتاب کښې Rule 42 په هغه کښې" Any matter" لیکلی دی۔ په دیکښې دا نشته چې اشتهار ډسکس کولې شې او بل څه خبره نشی ډسکس کولې، " Any" دے نو زما ریکویسټ به دا وی یا خو دا رول چینج کړئې او سر، که روزانه دا دلته کښې Violate کیږی نو سر، دا به زمونږ د اسمبلئ د سیکرټریټ د آفسرانو په مورال

باندې هم غلطه، په دې سرهېو د ډيبيټ او د ډسکشن ضرورت نشته۔ Privately د اوليکې In writing د Communicate کړی څنګه چې په دے رولز کښې شامل دی۔ تاسو به ئې Consider کړې سپيکر صاحب به ئې Consider کړی، زما خيال دے دغه به ټهيک طريقه وی او دا به د دې هاؤس ډيکورم هم ساتی، داسې به د دے هاؤس ډيکورم خدائے مه کړه خرابی دے شی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ټهيک ده جی۔ تاج محمد صاحب اور دوسرے ممبرز حضرات ایک جوائنٹ ریزولیوشن پیش کرنا چاہتے ہیں۔تاج محمد صاحب آپ پیش کریں۔

جناب تاج محمد: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر۔ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ جس طرح گیس وغیرہ کے پیداواری ضلعوں کو رائلٹی میں حصہ دیتی ہے، اسی طرح بجلی پیدا کرنے والے اضلاع کو بھی بجلی کے رائلٹی میں حصہ دیں تاکہ وہ فنڈز ان اضلاع کی پسماندگی دور کرنے کے لئے استعمال کیا جائے، شکریہ۔

میاں نثار گل: Rule relax کروائیں جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Rule پہلے سے Relax تھے۔

جناب تاج محمد: Rule relax تھے جی، مخکښې نه Rule relaxed دی۔

Mr. Deputy Speaker: Is it desire of the House that the resolution, moved by the Honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. The resolution is passed unanimously. Next, Departmental Committee under the Chairmanship of Law Minister may be constituted to process legalization for the establishment of Tobacco Board at Provincial level, membership may also be given to Excise and Taxation and Agriculture Department. The sitting is adjourned till 10:00 am of Tuesday morning on 12-02-2019.

(اجلاس بروز منگل مورخہ 12 فروری 2019ء صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)